حَيَّ عَلَى الصَّلاة



محمد نجیب سنبھلی قاسمی

حَیَّ عَلَی الصَّلاۃَ

(آؤ، نماز کی طرف)

اس کتاب میں نماز کی فرضیت، اہمیت اور فضیلت کے متعلق
تقریباً (۷۵) آیات اور (۲۲۵) احادیث مذکور ہیں

محمد نجیب قاسمی سنبھلی

www.najeebqasmi.com
najeebqasmi@gmail.com
najeebqasmi@yahoo.com

"Hayya Alasslah"

By Maulana Dr. Mohammad Najeeb Qasmi

نام کتاب:	حی علی الصلاۃ
مصنف:	مولانا ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی
پہلا ایڈیشن:	دسمبر ۲۰۰۵ء
دوسرا ایڈیشن:	جون ۲۰۰۷ء
تیسرا ایڈیشن:	ستمبر ۲۰۱۱ء
چوتھا ایڈیشن (Only soft copy):	مارس ۲۰۱۵ء

www.najeebqasmi.com

Deepa Sarai, Sambhal, Moradabad, U.P. Pin Code: 244302

مفت ملنے کا پتہ:

ڈاکٹر محمد مجیب، دیپاسرائے، سنبھل، یوپی، ہندوستان (244302)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیۡ مَعَکُمۡ لَئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوۃَ

(سورۃ المائدۃ ۱۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں‘

اگر تم نماز قائم رکھو گے .... سورہ المائدہ ۱۲

جُعِلَتۡ قُرَّۃُ عَیۡنِیۡ فِی الصَّلٰوۃِ

(النسائی و البیھقی و الحاکم و مسند احمد)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

حَيَّ عَلَى الصَّلاةَ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاح

آؤ نماز کی طرف
آؤ کامیابی کی طرف

(یعنی نماز کا اہتمام کر کے دونوں جہاں کی کامیابی حاصل کرو)

فہرست عناوین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

نماز' ایمان کے بعد دینِ اسلام کا سب سے اہم اور بنیادی رکن ہے جسکی ادائیگی ہر عاقل وبالغ مسلمان پر فرض ہے...... نماز اللہ جلّ شانہ سے تعلق قائم کرنے اور اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کو مانگنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے...... نماز میں اللہ تبارک وتعالٰی سے مناجات ہوتی ہے...... نماز ایسا مہتم بالشان عمل اور عظیم عبادت ہے کہ اسکی فرضیت کا اعلان زمین پر نہیں بلکہ ساتوں آسمانوں کے اوپر بلند واعلٰی مقام پر معراج کی رات ہوا۔ نیز اسکا حکم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ تک نہیں پہنچا، بلکہ اللہ تعالٰی نے فرضیتِ نماز کا تحفہ بذاتِ خود اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا۔

نماز ہی کو اسلام اور کفر کے درمیان حدِ فاصل (فرق کرنے والی چیز) قرار دیا گیا...... نماز میں غفلت اور سستی کرنے کو منافقین کا عمل بتایا گیا..... نماز ضائع کرنے والے کو جہنم کی وادی: غی میں ڈالا جائیگا جہاں خون اور پیپ بہتا ہے..... نماز میں سستی اور کاہلی کرنے والے کے لئے ہلاکت اور تباہی ہے..... نماز کا اہتمام نہ کرنے والے کا حشر فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا..... اسلام میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں جو نماز نہ پڑھے..... جو شخص فرض نماز جان کر چھوڑ دیتا ہے اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے.....

لیکن انتہائی افسوس اور فکر کی بات ہے کہ مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد اِس اہم فریضہ سے بے پرواہ ہے۔ کچھ تو ان میں سے بالکل ہی نماز نہیں پڑھتے، کچھ جمعہ اور عیدین پر ہی اکتفا کرتے ہیں اور کچھ نماز میں کوتاہی اور سستی کرتے ہیں یعنی جب جی چاہا پڑھ لی جب جی چاہا نہ پڑھی۔ جو طبقہ نماز پڑھتا بھی ہے وہ عموماً جماعت کا اہتمام نہیں کرتا نیز خشوع وخضوع اور اطمینان وسکون کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتا حالانکہ اصل نماز وہی ہے جو اوقات کی پابندی کر کے خشوع وخضوع اور اطمینان وسکون کے ساتھ ادا کی جائے۔

مؤمنین کی نماز کے تعلق سے اِس صورتِ حال نے مجھے اس پر آمادہ کیا کہ میں نماز کی اہمیت وفضیلت کے متعلق ایک کتاب تحریر کروں۔ ویسے تو نماز کے متعلق بے شمار کتابیں موجود ہیں، لیکن

میرا بنیادی مقصد، قرآن وحدیث کی روشنی میں اہمیتِ نماز کو بیان کرنا ہے تا کہ لوگوں کے سامنے نماز کی اہمیت واضح ہوجائے اوران میں نماز پڑھنے کی رغبت پیدا ہوجائے، نیز نماز کو خشوع وخضوع اوراطمینان وسکون کے ساتھ ادا کرنے والے بن جائیں۔

چنانچہ نماز کے مسائل کو نہ بیان کرکے صرف نماز کی اہمیت وفضیلت سے متعلق تقریباً ۷۵ آیات اور ۲۲۵ احادیثِ صحیحہ کو مختلف ابواب کے تحت اس کتاب میں ذکر کیا ہے تا کہ تارکِ نماز اور نماز میں غفلت کرنے والا اپنے انجامِ بد پر غور وفکر کرکے بیدار ہو، اور سچے دل سے توبہ کرکے نماز کا پابند بن جائے اور نماز کی پابندی کرنے والا شخص، حقیقی نماز کو پہچان کر، خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کا اہتمام کرنے والا بن جائے۔ اگر امت مسلمہ کا بڑا طبقہ واقعی نماز کی پابندی کرنے لگے تو قرآن کا اعلان ہے کہ انفرادی اوراجتماعی ساری برائیاں خود بخود دور ہوجائیں گی۔

سنن ونوافل کو بھی الگ الگ ابواب میں تفصیل سے ذکر کیا ہے تا کہ ہر شخص فرائض کے ساتھ سنن ونوافل کو بھی پابندی سے ادکرنے لگے۔ کتاب کے آخر میں امر بالمعروف اورنہی عن المنکر کی ذمہ داری کو بھی بیان کیا ہے کہ ہر شخص اپنی ذات سے نمازوں کو قائم کرکے اس بات کی فکراورکوشش کرے کہ ہر کلمہ گو نماز کا اہتمام کرنے والا بن جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میری اس کوشش کو قبول فرماکراس کتاب کو مسلمانوں کے لئے حقیقی نماز پڑھنے کا ذریعہ بنادے۔

احادیث کے انتخاب اوراس کے ترجمہ میں انتہائی احتیاط کا پہلو اختیار کیا ہے پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ناشر کو مطلع کردیں تا کہ اگلے ایڈیشن سے قبل، اسکی تصحیح کرلی جائے۔

آخر میں اُن تمام احباب کا شکرگزار ہوں جنہوں نے اِس کتاب کے آغاز سے لیکراشاعت تک کسی نہ کسی پہلو سے کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں حصہ لیا۔ بالخصوص استاذِ محترم حضرت مولانا عبدالخالق صاحب کا ممنون ہوں کہ انھوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود مقدمہ تحریر فرمایا۔ نیز اللہ جل شانہ سے دعا کرتا ہوں کہ ان کی خدمات کو قبول فرماکران کو دونوں جہاں کی کامیابی وکامرانی عطا فرمائے۔ قارئین کرام سے بھی درخواست ہے کہ ان کے لئے اور میرے لئے دعائیں فرمائیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

محمد نجیب سنبھلی

مقیم حال، ریاض، سعودی عرب

١٨ جمادی الاولی ١٤٢٤

تعارف

(حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی۔ استاذ حدیث وعربی ادب دارالعلوم دیوبند)

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم وبعد !

ہر مؤمن جانتا ہے کہ اسلام میں نماز کا کیا مقام ہے کہ فرائض کے اندر اس کو اولین مقام حاصل ہے۔قرآن پاک میں جگہ جگہ نماز کا حکم اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے، چنانچہ کہیں فرمایا: ﴿انّ الصّـــــلاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤمِنِيْنَ كِتَاباً مَوْقُوتاً ﴾ تو کہیں فرمایا:﴿حَافِظُوا عَلَى الصّلوٰاتِ وَالصّلاةِ الْوُسْطىٰ وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ﴾۔ نیز کہیں فرمایا: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤمِنُونَ الّذِيْنَ هُمْ فِی صَلاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ﴾۔ اور حضور اکرم ﷺ نے ﴿الصّلاةُ عِمَادُ الدّيْنِ، مَنْ اَقَامَها فَقَدْ اَقَامَ الدّيْنَ، وَمَنْ تَـرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدّيْنَ ﴾ فرما کر دین اسلام کے لئے نماز کو اصل اصول قرار دیا۔ حدیث بالا کی تشریح' حضرت عمر فاروق ؓ نے اِن الفاظ سے کی: (میرے نزدیک تمہارے امور میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے۔جس نے نماز کی پابندی کر کے اس کی حفاظت کی اس نے پورے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ دین کے دیگر ارکان کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا)۔ اس تشریح سے نماز کا اصل اصول، عظیم عبادت اور مہتم بالشان عمل ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔

ملت اسلامیہ کے سامنے علماء کرام قرآن وحدیث کی روشنی میں راستی کی راہ دکھاتے رہتے ہیں اور ہر شعبہ زندگی سے متعلق قرآن پاک کی تعلیمات اور اسوۂ رسول ﷺ پیش کرتے رہتے ہیں۔ بحمد اللہ پیاسی ملت کو زمزم اسلام کے جام فراہم ہوتے رہتے ہیں۔ دینی وتعلیمی کتب کی شکل میں بھی خاصا مواد برابر فراہم ہو رہا ہے جس سے نئی نسل تشنگی کو دور کرتی رہتی ہے

اور جن مقامات پر علماء دین نہیں ہیں یا ان کو ملت اسلامیہ کا درد نہیں ہے تو وہاں لوگ تاریکی میں رہتے ہیں اور ارکان دین کی درستی کا حق ادا نہیں ہوتا جبکہ احکام سے بھی غافل رہتے ہیں۔

نماز کی اہمیت اور فضیلت سے متعلق عزیز مکرم مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی سلمہ نے بھی یہ مجموعہ....(حَـیّ عَلَی الصّلاَة) تیار کیا ہے۔تقریبا ۷۵ آیات اور ۲۲۵ احادیث رسول ﷺ سے اپنے موضوع کو مزین کیا ہے۔ مؤلف موصوف دارالعلوم دیوبند کے نوجوان فاضل ہیں۔ مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں اساتذہ کے لئے مرکز توجہ رہے۔علمی خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں۔ان کے جد امجد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سنبھلی رحمہ اللہ بھی کئی بڑے اداروں میں شیخ الحدیث کے عہدے پر فائز رہے ہیں۔مصنف بھی بحمد اللہ محنتی اور باصلاحیت ہیں۔ دیار حبیب ﷺ (حجاز مقدس) میں مقیم ہیں۔ دینی جذبہ ان میں شروع ہی سے کارفرما ہے۔اب ان کی صلاحیتیں سامنے آرہی ہیں اور اپنے قلمی سفر کا آغاز موصوف نے دین کے اہم رکن نماز کے موضوع سے کیا ہے۔بہت صاف ستھرا انداز ہے کہ جسکو خاص وعام یکساں طور پر سمجھ لیں۔کتاب میں تیس سے زیادہ ابواب ہیں۔ترتیب عمدہ ہے اور نماز کی اہمیت اور فضیلت سے متعلق تمام ضروری چیزیں آگئی ہیں اور مدلل کر کے ہر بات کو پیش کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید قوی ہے کہ موصوف کی یہ مخلصانہ کاوش قدر کی نگاہ سے دیکھی جائیگی اور اس کو قبولیت عامہ حاصل ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے افادہ کو عام و تام فرمائے اور آئندہ عزیز مؤلف سلمہ کو مزید علمی خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

خیر خواہ :

عبدالخالق سنبھلی

استاذ دارالعلوم دیوبند (الہند)

نماز کی فرضیت

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد سب سے پہلا اور اہم فریضہ نماز ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر مسلمان پر عائد کیا گیا ہے، خواہ مرد ہو یا عورت، غریب ہو یا مالدار، صحت مند ہو یا بیمار، طاقت ور ہو یا کمزور، بوڑھا ہو یا نوجوان، مسافر ہو یا مقیم، بادشاہ ہو یا غلام، حالتِ امن ہو یا حالتِ خوف، خوشی ہو یا غم، گرمی ہو یا سردی، حتیٰ کہ جہاد و قتال کے عین موقعہ پر میدانِ جنگ میں بھی یہ فرض معاف نہیں ہوتا ہے۔

قرآن وحدیث میں اس اہم اور بنیادی فریضہ کو کثرت سے بیان کیا گیا ہے۔ صرف قرآنِ پاک میں تقریباً سات سو مرتبہ، کہیں اشارۃً اور کہیں صراحۃً مختلف عنوانات سے نماز کا ذکر ملتا ہے۔ یہاں صرف چند آیات اور بعض احادیثِ شریفہ ذکر کی جا رہی ہیں:

آیاتِ قرآنیہ:

☆ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (سورۃ النساء:۱۰۳)

یقیناً نماز مؤمنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔

☆ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (سورۃ البقرۃ:۴۳)

اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

☆ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

(سورۃ النور:۵۶)

نماز کی پابندی کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

☆ حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ

(سورۃ البقرۃ: ۲۳۸)

نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز (یعنی عصر) کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

☆ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡھُوۡدًا (سورۃ بنی اسرائیل:۷۸)

نماز کو قائم کرو آفتاب کے ڈھلنے سے لیکر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی۔ یقیناً فجر کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے (یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں)۔

دُلُوك الشَّمس: سے ظہر اور عصر کی نمازیں اور غَسَقِ الَّیلِ: سے مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں۔ قُرآنَ الفَجرِ: سے فجر کی نماز مراد ہے۔

☆ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡھِبۡنَ السَّیِّاٰتِ (سورۃ ہود:۱۱۴)

دن کے دونوں سروں میں نماز قائم رکھ اور رات کے کچھ حصہ میں بھی۔ یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

احادیثِ نبویہ:

عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: بُنِیَ الۡاِسۡلَامُ عَلَی خَمۡسٍ: شَھَادَۃِ اَنۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَسُوۡلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلَاۃِ وَاِیۡتَاءِ الزَّکَاۃِ وَالۡحَجِ وَصَوۡمِ رَمَضَانَ (صحیح البخاری ۔ کتاب الایمان ۔ قول النبی ﷺ بُنِیَ الۡاِسۡلَامُ عَلَی خَمۡسٍ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے۔ لا إله إلا الله محمد رسول اللہ کی گواہی دینا (یعنی اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ کے سواء کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے

رسول ہیں)، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج ادا کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ: اِنَّكَ تَاْتِیْ قَوْماً مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلَی شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِنْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِفْتَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلٰوَاتٍ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَّ لَیْلَةٍ.... (صحیح البخاری ـ وجوب الزکاۃ / وصحیح مسلم ـ الدعاء الی الشهادتین..)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں، لہذا سب سے پہلے ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جب اس بات کو مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ پانچ نمازیں ان پر (ہر مسلمان پر) فرض کی ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلَاةَ، وَیُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ...(صحیح البخاری ـ باب فان تابو اقاموالصلاۃ / وصحیح مسلم ـ باب الامر بقتال الناس حتی......)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نمازوں کو قائم کریں، اور زکاۃ ادا کریں۔ جب وہ ایسا کرلیں گے تو انکی جان ومال مجھ سے محفوظ ہو جائیگا اِلّا یہ کہ کسی اسلامی حکم کی رو' جان ومال زد میں آئے۔اوران کے اعمال کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالَكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلَی جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: اَیُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِیٌٔ بَیْنَ ظَهْرَانِیْهِمْ، فَقُلْنَا: هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْیَضُ الْمُتَّكِیُٔ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ ابْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ: قَدْ اَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِیِّ: اِنِّیْ سَآئِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَیْكَ فِی الْمَسْأَلَةِ، فَلَا تَجِدُ عَلَیَّ فِیْ نَفْسِكَ. فَقَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ: اَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلِكَ، آللّٰهُ اَرْسَلَكَ اِلَی النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ: اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نُصَلِّیَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ؟ قَالَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ (صحیح البخاری ۔ باب ما جاء فی العلم وقوله تعالیٰ وقُل رب زدنی علماً)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے۔ ایک شخص اونٹ پر سوار ہوکر آیا، اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر باندھ دیا پھر کہنے لگا تم میں محمد کون ہیں؟ حضور اکرم ﷺ صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے۔ہم نے کہا یہ صاحب جو گوری رنگت والے اور ٹیک لگائے ہوئے ہیں یہی حضور ہیں۔اس شخص نے حضور ﷺ سے کہا آپ ہی عبدالمطلب کے فرزند ہیں۔حضور نے فرمایا ہاں، پھراس شخص نے حضور سے کہا کہ میں آپ سے کچھ سوالات کرونگا اور سوالات میں روکھا پن ہوگا آپ میری بات کا برا نہ مانئے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو چاہو معلوم کرو۔وہ شخص کہنے لگا میں آپ کے اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس شخص نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم روزانہ پانچ نمازیں پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔......

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالَكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ لَیْلَۃَ اَسْرٰی بِہٖ خَمْسِیْنَ ثُمَّ نَقَصَتْ حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْساً ثُمَّ نُوْدِیَ یَا مُحَمَّد! اِنَّہُ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَاِنَّ لَکَ بِھٰذِہِ الْخَمْسِ خَمْسِیْنَ

(الترمذی ۔ باب ما جاء کم فرض اللہ علی عبادہ من الصلوات)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب معراج میں نبی اکرم ﷺ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں، پھر کم ہوتے ہوتے پانچ رہ گئیں۔ آخر میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اعلان کیا گیا۔ اے محمد! میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی، لہذا پانچ نمازوں کے بدلے پچاس ہی کا ثواب ملے گا۔

﴿وضاحت﴾ صرف نماز ہی دین اسلام کا ایک ایسا عظیم رُکن ہے جس کی فرضیت کا اعلان زمین پر نہیں بلکہ ساتوں آسمانوں کے اوپر بلند واعلیٰ مقام پر معراج کی رات ہوا۔ نیز اسکا حکم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ تک نہیں پہنچا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرضیتِ نماز کا تحفہ بذاتِ خود اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا۔

قَالَتْ عَائِشَۃُ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَرَضَ اللّٰہُ الصَّلَاۃَ حِیْنَ فَرَضَھَا رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاۃُ السَّفَرِ وَزِیْدَ فِیْ صَلَاۃِ الْحَضَرِ (صحیح البخاری ۔ کتاب الصلاۃ ۔ باب کیف فرضت الصلاۃ فی الاسراء / مسلم ۔ باب صلاۃ المسافرین و قصرھا)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شروع میں اللہ تعالیٰ نے نمازیں سفر وحضر دونوں حالتوں میں دو دو رکعت ہی فرض کی تھیں، اس کے بعد حالت سفر میں نماز پہلی حالت پر باقی رکھی گئی (یعنی دو دو رکعت) اور حضر کی نماز میں اضافہ کردیا گیا (یعنی ظہر، عصر اور عشاء میں چار چار رکعت)۔

نماز کی اہمیت

نمازؔ ایمان کے بعد اسلام کا اہم ترین رُکن ہے۔قرآنِ کریم اور احادیث نبویہ میں نماز کی اہمیت وفضیلت کو کثرت سے ذکر کیا گیا ہے جن میں نماز کو قائم کرنے پر بڑے بڑے وعدے اور نماز کو ضائع کرنے پر سنگین وعیدیں وارد ہوئیں ہیں۔یہاں بعض آیات واحادیث شریفہ کا ذکر کیا جارہا ہے۔

آیاتِ قرآنیہ:

☆ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (سورۃ العنکبوت:۴۵)

جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کیجئے، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

﴿وضاحت﴾ نماز میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت وتأثیر رکھی ہے کہ وہ نمازی کو گناہوں اور برائیوں سے روکدیتی ہے مگر ضروری ہے کہ خاص مدت تک اس پر پابندی سے عمل کیا جائے اور نماز کو اُن شرائط وآداب کے ساتھ پڑھا جائے جو نماز کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں،جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ فلاں شخص راتوں کو نماز پڑھتا ہے مگر دن میں چوری کرتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اُس کی نماز عنقریب اُس کو اِس برے کام سے روک دے گی۔ (مسند احمد، صحیح ابن حبان، بزاز)

☆ یٰـاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (سورۃ البقرۃ:۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں

کے ساتھ ہے۔

☆ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ

(سورۃ البقرۃ:۴۵)

صبر اور نماز کے ذریعہ مدد طلب کرو، یہ چیز شاق و بھاری ہے مگر (اللہ کا) ڈر رکھنے والوں پر (آسان ہے)۔

﴿وضاحت﴾ جب بھی کوئی پریشانی یا مصیبت سامنے آئے تو مسلمان کو چاہئے کہ وہ اُس پر صبر کرے اور نماز کا خاص اہتمام کر کے اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرے۔ حضور اکرم ﷺ بھی ہر پریشانی کے وقت نماز کی طرف متوجہ ہوتے تھے جیسا کہ حدیث میں ہے: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جب بھی کوئی اہم معاملہ پیش آتا، آپ فوراً نماز کا اہتمام فرماتے (ابوداوٗد ومسند احمد)۔

(نبی اکرم ﷺ پانچ فرض نمازوں کے علاوہ نمازِ تہجد، نمازِ اشراق، نمازِ چاشت، تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کا بھی اہتمام فرماتے۔ اور پھر خاص خاص مواقع پر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار کے لئے نماز ہی کو ذریعہ بناتے۔ سورج گرہن یا چاند گرہن ہوتا تو مسجد تشریف لے جاتے۔ آندھی حتی کہ تیز ہوا بھی چلتی تو مسجد تشریف لے جا کر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ فاقے کی نوبت آتی یا کوئی دوسری پریشانی یا تکلیف پہنچتی تو مسجد تشریف لے جاتے۔ سفر سے واپسی ہوتی تو پہلے مسجد تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے)۔

اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ نمازوں کا خاص اہتمام کریں۔ اور اگر کوئی پریشانی یا مصیبت آئے تو نمازیں ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

☆ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ (سورۃ المائدۃ:۱۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکاۃ

دیتے رہو گے.........۔

﴿وضاحت﴾ یعنی نمازوں کی پابندی کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ قریب ہوجاتا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ کو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب سجدے کی حالت میں حاصل ہوتا ہے۔غرض اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجا لانے، خاصکر نماز کا اہتمام کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ ہوجاتا ہے۔

احادیثِ نبویہ:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃَ مِنْ عَمَلِہٖ صَلاَتُہُ، فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ، وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ...(الترمذی ۔ باب ما جاء ان اول ما یحاسب بہ العبد...، ورواہ ابن ماجہ والنسائی وابوداود واحمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائیگا۔اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا، اوراگر نماز درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اورخسارہ میں ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قُرْطٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الصَّلاَ ۃُ، فَاِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِہٖ، وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِہٖ (رواہ الطبرانی فی الاوسط ۔ الترغیب والترھیب ۔ الترھیب فی الصلوات الخمس والمحافظۃ علیھا)

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو باقی اعمال بھی اچھے ہوں گے، اوراگر نماز خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلصَّلاَۃُ عَلٰی وَقْتِھَا۔ قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَیْنِ۔ قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ؟ قَالَ: اَلْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.(البخاری ۔ باب فضل الصلاۃ لوقتھا/ ومسلم ۔ بیان کون الایمان باللّٰهِ افضل الاعمال)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کی فرمانبرداری۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَرَدَّدَھَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدَّمْنَا اَیْدِیْنَا فَبَایَعْنَاہُ، فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَدْ بَایَعْنَاكَ فَعَلَامَ؟ قَالَ: عَلٰی اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئاً وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ۔ وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِیْفَةً ۔ اَنْ لَا تَسْأَلُوْا النَّاسَ شَیْئاً (النسائی ۔ باب البیعة علی الصلوات الخمس/ ورواہ ابن ماجہ وأبو داود وھذا لفظ النسائی)۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے تین مرتبہ اسکو کہا، تو ہم نے اپنے ہاتھ بیعت کے لئے بڑھادئے اور بیعت کی۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے کس چیز پر بیعت کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: صرف

اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور نمازوں کی پابندی کرو۔ اس کے بعد آہستہ آواز میں کہا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ ذَکَرَ الصَّلاۃَ یَوْماً فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا کَانَتْ لَهُ نُوراً وَّ بُرْهَاناً وَّ نَجاۃً یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْهَا لَمْ یَکُنْ لَّهُ نُورٌ وَّلَا بُرْهَانٌ وَّلَا نَجاۃٌ یَّوْمَ الْقِیَامَةِ وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وقَارُوْنَ وهَامَانَ وَاُبَیِّ ابْنِ خَلَفٍ

(صحیح ابن حبان ۔ ذکر الزجر عن ترك المرء المحافظة علی الصلوات/ ورواه الطبرانی والبیهقی واحمد)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔ اور جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا۔ اور وہ قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

﴿وضاحت﴾ علامہ ابن قیمؒ نے (کتاب الصلاۃ) میں ذکر کیا ہے کہ ان کے ساتھ حشر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اکثر ان ہی باتوں کی وجہ سے نماز میں سستی ہوتی ہے جو ان لوگوں میں پائی جاتی تھیں۔ پس اگر اسکی وجہ مال و دولت کی کثرت ہے تو قارون کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر حکومت و سلطنت ہے تو فرعون کے ساتھ اور وزارت (یا ملازمت) ہے تو ہامان کے ساتھ اور تجارت ہے تو ابی بن خلف کے ساتھ حشر ہوگا۔

جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے باوجود بالکل نماز ہی نہیں پڑھتے یا کبھی کبھی پڑھ

لیتے ہیں، وہ غور کریں کہ ان کا انجام کیا ہوگا۔ یا اللہ! اس انجامِ بد سے ہماری حفاظت فرما۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:...... وَالصَّلَاۃُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ وَالصَّبْرُ ضِیَآءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّۃٌ لَّكَ اَوْ عَلَیْكَ........(صحیح مسلم ۔ کتاب الطهارة ۔ باب فضل الوضوء)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں دلیل ہے یا تمہارے خلاف دلیل ہے (یعنی اگر اسکی تلاوت کی اور اس پر عمل کیا تو یہ تمہاری نجات کا ذریعہ ہوگا ورنہ تمہاری پکڑ کا ذریعہ ہوگا)۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ یَوْماً قَرِیْباً مِّنْہُ وَنَحْنُ نَسِیْرُ فَقُلْتُ یَا نَبِیَ اللّٰہِ ﷺ! اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ عَنِ النَّارِ، قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَاِنَّہُ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَّسَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ، تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئاً وَتُقِیْمُ الصَّلَاۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ....... ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ۔ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُہُ الصَّلَاۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ...(ابن ماجه ۔ باب کف اللسان فی الفتنة / والترمذی ۔ باب ما جاء فی حرمة الصلاة ورواه احمد فی مسنده)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے

ساتھ تھا۔ ایک دن میں آپ ﷺ کے قریب تھا، ہم سب چل رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے پیغمبر! آپ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جسکی بدولت میں جنت میں داخل ہو جاؤں اور جہنم سے دور ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے بڑی بات پوچھی ہے۔ لیکن اللہ جس کے لئے آسان کر دے اس کے لئے آسان ہے۔ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکاۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اللہ کے گھر کا حج کرو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس معاملہ کی اصل، اس کا ستون اور اسکی عظمت نہ بتا دوں؟ میں نے کہا ضرور۔ آپ ﷺ نے فرمایا: معاملہ کی اصل اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کی عظمت اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ، فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَلَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئاً اِسْتِخْفَافاً بِحَقِّهِنَّ، كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْهُنَّ شَيْئاً اِسْتِخْفَافاً بِحَقِّهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعَلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَهْداً اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ قَدْ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَيْئاً اِسْتِخْفَافاً بِحَقِّهِنَّ، لَمْ يَكُنْ لَّهُ عِنْدَاللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔ (موطا مالك ۔ باب الامر بالوتر / ابن ماجه ۔ باب ما جاء فى فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها ورواه ابو داود واحمد)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو ان نمازوں

کواس طرح لے کرآئے کہ ان میں لاپرواہی سے کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے تو حق تعالیٰ شانہ کا عہد ہے کہ اس کو جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔اور جوشخص ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد اس سے نہیں، چاہے اس کو عذاب دیں چاہے جنت میں داخل کردیں۔ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو اِن نمازوں کو (قیامت کے دن) اس طرح لیکرآئے کہ ان میں لاپرواہی سے کسی قسم کی کوتاہی نہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے سے عہد کرکے اس کو جنت میں داخل فرمائیں گےاور جو اِن نمازوں کواس طرح لیکرآئے کہ ان میں لاپرواہیوں سے کوتاہیاں کی ہیں تو اللہ کااس سے کوئی عہد نہیں چاہے اسکوعذاب دیں، چاہے معاف فرمادیں.

غور فرمائیں کہ نماز کی پابندی پرجس میں زیادہ مشقت بھی نہیں ہے، مالک الملک دو جہاں کا بادشاہ جنت میں داخل کرنے کا عہد کرتا ہے پھر بھی ہم اس اہم عبادت سے لاپرواہی کرتے ہیں۔

عَنْ حَنْظَلَةَ الْاَسَيدِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَی وُضُوْئِھَا وَمَوَاقِیْتِھَا وَرُکُوْعِھَا وَسُجُوْدِھَا یَرَاھَا حَقًّا لِلّٰہِ عَلَیْہِ حُرِّمَ عَلَی النَّارِ (رواہ احمد فی مسندہ ۔ حدیث حنظلۃ الکاتب الاسیدی)۔

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص پانچوں نمازوں کی اس طرح پابندی کرے کہ وضواور اوقات کا اہتمام کرے، رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے اور اس طرح نماز پڑھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے ذمہ ضروری سمجھے تواس آدمی کو جہنم کی آگ پر حرام کردیا گیا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ:

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ (رواه الترمذی ۔ باب ما ان مفتاح الصلاۃ الطهور / ورواه احمد فی مسنده)۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جنت کی کنجی نماز ہے، اور نماز کی کنجی پاکی (وضو) ہے۔

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبِ الْاَسْلَمِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهُ بِوُضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ سَلْ، فَقُلْتُ اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: اَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ، قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ ، قَالَ: فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ (صحيح مسلم ۔ باب فضل السجود والحث عليها)۔

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس (آپ کی خدمت کے لئے) رات گزارتا تھا، ایک رات میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی اور ضرورت کی چیزیں پیش کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کچھ سوال کرنا چاہتے ہو تو کرو۔ میں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ اور۔ میں نے کہا: بس یہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اس خواہش کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ سجدے کر کے میری مدد کرو۔ (یعنی نماز کے اہتمام سے یہ خواہش پوری ہوگی)۔

خوش نصیب ہیں اللہ کے وہ بندے جو اِس دنیاوی زندگی میں نمازوں کا اہتمام کر کے جنت الفردوس میں تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مرافقت پائیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ (النسائی ۔ باب حب النساء، ورواه البيهقی والحاكم واحمد)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

.... میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

عَـنْ عَلِيٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ اٰخِرُ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَلصَّلاَةُ اَلـصَّلاَةُ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (ابو داود ۔ باب فی حق الملوك واحمد فی مسنده۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلا آخری کلام (نماز، نماز اور غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو) تھا۔

عَـنْ اُمِّ الْـمُـؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ مِنْ آخِرِ وَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَلصَّلاَةُ اَلصَّلاَةُ، وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ، حَتّٰى جَعَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ يُلَجْلِجُهَا فِیْ صَدْرِهٖ وَمَا يَفِيْضُ بِهَا لِسَانُهٗ (مسند احمد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز۔ اپنے غلاموں (اور ماتحت لوگوں) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، یعنی ان کے حقوق ادا کرو۔ جس وقت آپ ﷺ نے یہ وصیت فرمائی آپ ﷺ کی زبانِ مبارک سے پورے لفظ نہیں نکل رہے تھے۔

عَـنْ عَمْرو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ الـلّٰـهِ ﷺ: مُـرُوْا اَوْلَادَكُـمْ بِـالصَّلَاة وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَـلَيْهَـا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشر، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ۔ (رواه ابو داود ۔ باب متى يؤمر الغلام بالصلاة)

حضرت عمرو اپنے والد اور وہ اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں

نماز کا حکم کرو۔ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر انہیں مارو، اور اس عمر میں علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔

﴿وضاحت﴾ والدین کو حکم دیا گیا کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسکی نمازوں کی نگرانی کریں، دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر پٹائی بھی کریں تا کہ بلوغ سے قبل نماز کا پابند ہو جائے، اور بالغ ہونے کے بعد اس کی ایک نماز بھی فوت نہ ہو کیونکہ ایک وقت کی نماز جان بوجھ کر چھوڑنے پر احادیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، بلکہ بعض علماء کی رائے کے مطابق وہ ملتِ اسلامیہ سے نکل جاتا ہے۔

اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَتَبَ اِلٰی عُمَّالِہٖ اَنَّ اَھَمَّ اَمْرِکُمْ عِنْدِیْ الصَّلَاۃُ فَمَنْ حَفِظَھَا وَحَافَظَ عَلَیْھَا حَفِظَ دِیْنَہٗ وَمَنْ ضَیَّعَھَا فَھُوَ لِمَا سِوَاہُ اَضْیَعُ (موطا مالك ۔ کتاب وقوت الصلاۃ ۔ باب وقوت الصلاۃ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنوں کو یہ حکم جاری فرمایا کہ میرے نزدیک تمہارے امور میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے۔ جس نے نمازوں کی پابندی کر کے اسکی حفاظت کی، اس نے پورے دین کی حفاظت کی اور جس نے نمازوں کو ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ دین کے دیگر ارکان کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔

﴿وضاحت﴾ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ جو شخص نماز میں کوتاہی کرتا ہے، وہ یقیناً دین کے دوسرے کاموں میں بھی سستی کرنے والا ہوگا۔ اور جس نے وقت پر خشوع وخضوع کے ساتھ نمازوں کا اہتمام کرلیا، وہ یقیناً پورے دین کی حفاظت کرنے والا ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قرآن وحدیث میں فجر اور عصر نمازوں کی خصوصی تاکید

نماز پڑھنے والوں میں سے ہمارے کچھ بھائی فجر اور عصر خاص کر فجر کی نماز میں کوتاہی کرتے ہیں حالانکہ قرآن وحدیث میں اِن دونوں نمازوں (فجر اور عصر) کی خاص تاکید واہمیت مذکور ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

آیاتِ قرآنیہ:

☆ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ

(سورۃ البقرۃ:۲۳۸)

نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز (یعنی عصر) کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

☆ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (سورۃ بنی اسرائیل:۷۸)

نماز کو قائم کرو آفتاب کے ڈھلنے سے لیکر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی۔ یقیناً فجر کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے (یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں)۔

احادیثِ نبویہ:

عَنْ اَبِی مُوسَی الْاَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ (صحیح البخاری ۔ باب فضل صلاۃ الفجر)۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (یعنی فجر اور عصر) پابندی سے پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

عَـنُ اَبِیُ زُهَیُر عَمَّارَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنُهُ قَالَ سَمِعُتُ رَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوُلُ: لَنُ یَّـلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلَّی قَبُلَ طُلُوُعِ الشَّمُسِ وَقَبُلَ غُرُوُبِهَا یعنی الُفَجُرَ وَالُعَصُر (صحیح مسلم ۔ باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظة علیهما)

حضرت ابوزہیر عمارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا: وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا جس نے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے یعنی فجر اورسورج کے غروب ہونے سے پہلے یعنی عصر کی نمازیں پابندی سے پڑھیں۔

عَـنُ اَبِـیُ هُـرَیُـرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنُهُ اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : یَتَعَاقَبُوُنَ فِیُکُمُ مَلَائِکَةٌ بِاللَّیُلِ وَمَلَائِکَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجُتَمِعُوُنَ فِیُ صَلَاةِ الُفَجُرِ وَصَلَاةِ الُعَصُرِ ثُـمَّ یَعُرُجُ الَّذِیُنَ بَاتُوُا فِیُکُمُ فَیَسُأَلُهُمُ وَهُوَ اَعُلَمُ بِهِمُ کَیُفَ تَرَکُتُمُ عِبَادِیُ ؟ فَیَـقُـولُـوُنَ تَـرَکُـنَـاهُـمُ وَهُـمُ یُـصَـلُّوُنَ وَ آتَیُنَاهُمُ وَهُمُ یُصَلُّوُن۔ (صحیح البـخاری ۔ باب فضل صلاة العصر / ومسلم ۔ باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظة علیهما)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تمہارے پاس رات اوردن کے فرشتے باری باری آتے رہتے ہیں اوروہ فجر اور عصر کی نمازوں میں اکھٹے ہوتے ہیں۔ پھروہ فرشتے جو تمہارے پاس ہوتے ہیں، آسمان پر چلے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انھیں سب سے زیادہ جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کوکس حال میں چھوڑا۔ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم انہیں نماز کی حالت میں چھوڑ کر رخصت ہوئے اورنماز ہی کی حالت میں انکے پاس پہنچے تھے۔

عَـنُ جَرِیُرِ بُنِ عَبُدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنُه قَال کُنَّا عِنُدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَـلَّـم، فَـنَظَرَ اِلَی الُقَمَرِ لَیُلَةً۔ یَعُنِی الُبَدُرِ ۔ فَقَالَ: اِنَّکُم سَتَرَوُنَ رَبَّکُمُ

كَـمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰـى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا، ثُمَّ قَرَأَ: سَبِّحْ بِـحَـمْـدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا (صحيح البخارى ـ باب فضل صلاة العصر / وصحيح مسلم ـ باب فضل صلاتى الصبح والعصر....... وزاد مسلم: يعنى العصر والفجر).

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے چودہویں کے چاند کو دیکھا تو فرمایا کہ تم اپنے رب کو ایسے ہی دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تمہیں ذرا بھی شک وشبہ نہ ہوگا، لہذا تم اگر سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے قبل نمازوں (فجر اور عصر) کا اہتمام کرسکو تو ضرور کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ: (سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی پاکی بیان کر)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازوں کی پابندی، خاصکر فجر اور عصر کی نمازوں کے اہتمام سے جنت میں اللہ جلّ شانہ کا دیدار ہوگا جو جنت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے.

مجدّد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندیؒ جلد اوّل، مکتوب نمبر ۱۳۷ میں لکھتے ہیں: معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا میں نماز کا درجہ وہی ہے جو آخرت میں دیدارِ الٰہی کا ہے۔ اس دنیا میں بندہ کو مولیٰ کا انتہائی قرب نماز ہی میں حاصل ہوتا ہے، اور آخرت میں انتہائی قربت دیدار کے وقت نصیب ہوگی۔ (نماز کی حقیقت)

عَـنْ جُنْدُبِ بْنِ سَفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الـصُّبْـحَ فَهُـوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكَ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ (مسلم ـ باب فضل صلاة العشاء والصبح فى جماعة)

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جو شخص فجر کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے (لہذا اسے نہ ستاؤ) اور اس بات کا خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کو ستانے کی وجہ سے تم سے کسی چیز کا مطالبہ نہ فرمائیں کیونکہ جس سے اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کے بارے میں مطالبہ فرمائیں گے اس کی پکڑ فرمائیں گے پھر اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈالدیں گے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ صَلَّی الْعِشاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ، وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَكَأَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ كُلَّهُ (رواہ مسلم ۔ باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے، گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اَلَّذِیْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ (صحیح البخاری ۔ باب اثم من فاتته العصر/ وصحیح مسلم ۔ باب التغلیظ فی تفویت صلاۃ العصر).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی، وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔

عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ (صحیح البخاری ۔ باب اثم من ترك العصر).

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی، اس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَیْلَةً حَتّٰی اَصْبَحَ قَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیْطَانُ فِیْ اُذُنَیْہِ اَوْ قَالَ فِیْ اُذُنِہٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ حَتّٰی اَصْبَحَ وَمَا قَامَ اِلَی الصَّلَاۃِ (البخاری ۔ باب صفة ابلیس وجنودہ / ومسلم ۔ باب ما روی فیمن نام اللیل اجمع حتی اصبح)۔ قَالَ سُفْیَان ثَوْرِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ: ھٰذَا عِنْدَنَا یُشْبِہُ اَنْ یَکُوْنَ نَامَ عَنِ الْفَرِیْضَةِ (صحیح ابن حبان ۔ ذکر الاخبار عما یستحب للمرء من کثرۃ التھجد)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو صبح ہونے تک سوتا رہتا ہے (یعنی فجر کی نماز ادا نہیں کرتا ہے)۔
تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کے کانوں میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَأْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا ھُوَ نَامَ ۔ ثَلَاثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ مَکَانَ کُلِّ عُقْدَۃٍ: عَلَیْكَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ۔ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ: فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ، فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقَدَہ، فَاَصْبَحَ نَشِیْطاً طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ (ابو داود ۔ قیام اللیل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے جب کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اسکی گُدّی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے (ابھی رات بہت پڑی ہے، سوتا رہ)۔ اگر انسان بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کر لیتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے

پھر اگر نماز پڑھ لیتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ چنانچہ صبح کو چُست ہَشَّاش بَشَّاش ہوتا ہے۔ اور اگر نماز نہیں پڑھتا تو سست رہتا ہے، طبیعت بوجھل ہوتی ہے۔

عَـنْ اَبِـيْ هُـرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ صَلاَةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْـمُـنَـافِـقِيْـنَ مِنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ وَالْعِشاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْواً (صحيح البخارى ـ باب فضل العشاء فى جماعة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے بھاری عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں، اگر انہیں عشاء اور فجر کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ اِن نمازوں کے لئے ضرور مسجد جاتے چاہے انہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهما قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُنَّا اِذَا فَقَدْنَا الـرَّجُـلَ فِـى الْـفَـجْـرِ وَالْـعِشَـاءِ اَسَأْنَا بِهِ الظَّنَّ۔ (رواه الطبرانى فى الكبير والبزاز ـ مجمع الزوائد ـ باب صلاة العشاء الآخرة والصبح فى جماعة)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر ہم کسی شخص کو فجر اور عشاء کی نمازوں میں نہیں پاتے تو ہمیں اس کے سلسلہ میں بدگمانی ہونے لگتی۔ (یعنی یہ شخص کہیں منافق تو نہیں کیونکہ منافقین پر ہی عشاء اور فجر کی نمازیں بھاری پڑتی ہیں)۔

عَـنْ سَـمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَعْنِيْ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّـقُوْلَ لِاَصْحَابِهِ: هَلْ رَأى اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رُؤيَا؟ قَالَ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اَنْ يَـقُـصّ، وَاِنَّـهُ قَـالَ ذَاتَ غَـدَاةٍ: اِنَّـهُ اَتَـانِى اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِىْ وَاِنَّهُـمَـا قَـالَا لِـىْ: اِنْـطَـلِـقْ، وَاِنِّـى انْـطَـلَقْتُ مَعَهُمَا، وَاِنَّا اَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَاِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَاِذَا هُوَ يَهْوِى بِالصَّخْرَةِ لِرَأسِهِ فَيَثْلَغُ

رَأسَـه فَيَـدَهُـدَهُ الُـحَـجَرُ هَاهُنَا، فَيَتبَعُ الُحَجَرَ فَيأ خُذُه فَلاَ يَرُجِعُ اِلَيُهِ حَتّٰى يَـصِـحَّ رَأسُـهُ كَـمَا كَانَ، ثُـمَّ يَعُودُ عَلَيُهِ فَيَفُعَلُ بِهٖ مِثُلَ مَا فَعَلَ مَرَّةَ الُاولٰى، قَـالَ قُـلُـتُ لَهُـمَـا سُبُـحَـانَ اللّٰهِ مَا هٰذَان؟ قَالاَ لِىُ: اِ نُطَلِقُ، اِنُطَلِق ... اَمَّا الـرَّجُلُ الُاَوَّلُ الّذِىُ اَتَيُتَ عَلَيُهِ يُثُلَغُ رَأسُهُ بِالُحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَأخُذُ الُقُرآنَ فَيَـرُفِـضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الُمَكُتُوبَةِ (صحيح البخارى ـ باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح)۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ صبح کی نماز کے بعد صحابہ سے فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کوئی خواب دیکھتا تو بیان کرتا (حضور اسکی تعبیر ارشاد فرماتے) ایک دن صبح کو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں نے آج خواب دیکھا ہے کہ) دو آنے والے میرے پاس آئے، مجھ کو اٹھا کر کہا کہ چلئے، میں ان دونوں کے ساتھ چلا گیا۔ ہم ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص بڑا پتھر لیکر اس کے پاس کھڑا تھا وہ شخص اس لیٹے ہوئے شخص کے سر پر پتھر کو اس طرح مارتا ہے کہ سر پتھر سے کچل جاتا ہے اور پتھر لڑھکتا ہوا دور جا پڑتا ہے اتنے میں وہ اس پتھر کو اٹھاتا ہے وہ سر پھر صحیح ہوجاتا ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر دوبارہ اس کے سر پر پتھر مارتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ان دونوں ساتھیوں سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ابھی آگے تشریف لے چلیں۔ (بہت لمبی حدیث ہے جسمیں نبی اکرم ﷺ نے جنت اور دوزخ دیکھی اور مختلف قسم کے عذاب لوگوں کو ہوتے ہوئے دیکھا)۔ آخر میں ان فرشتوں نے بتایا کہ جس شخص کو پتھر سے کچلا جارہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن کو یاد کر کے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا ہے۔

نمازِ فجر کی با جماعت ادائیگی میں معاون چند امور

اگر مندرجہ ذیل چند امور کا خاص اہتمام رکھا جائے تو انشاء اللہ فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا آسان ہوگا:

۱) فجر کی نماز جماعت سے ادا کرنے کے فضائل ہمارے سامنے ہوں۔ (گزشتہ صفحات کا مطالعہ کریں)

۲) فجر کی نماز جماعت سے ادا نہ کرنے کی وعیدیں ہمیں معلوم ہوں۔ (گزشتہ صفحات کا مطالعہ کریں)

۳) رات کو جلدی سوئیں۔ (بلاضرورت عشاء کے بعد جاگنے کو علماء نے مکروہ کہا ہے)۔

۴) سوتے وقت فجر کی نماز جماعت سے ادا کرنے کا پختہ ارادہ کریں اور ارادہ کرنے میں مخلص بھی ہوں۔

۵) ایسے اسباب اختیار کریں جن سے فجر کی نماز کے لئے اٹھنا آسان ہو۔ مثلاً الارم Alarm والی گھڑی میں مناسب وقت پر الارم سیٹ کر کے اسکو مناسب جگہ پر رکھیں یا کسی ایسے شخص سے جو فجر کی نماز کے لئے پابندی سے اٹھتا ہے گھنٹی بجانے یا کواڑ کھٹکھٹانے کی تاکید کر دیں وغیرہ۔

٦) وضو کر کے اور اللہ کے ذکر کے ساتھ سوئیں کیونکہ اللہ کا نام لیکر سونے میں شیطان کے حملے سے حفاظت رہے گی (انشاء اللہ)۔

۷) اگر ممکن ہو تو دوپہر کا کھانا کھا کر تھوڑی دیر آرام کرلیا کریں، (یہ عمل مسنون بھی ہے)۔

۸) مغرب کی نماز سے قبل یا مغرب اور عشاء کے درمیان نہ سوئیں۔

۹) دیگر چار نمازوں کی پابندی کریں، اسکی بدولت پانچویں کی توفیق ہوگی (انشاء اللہ)۔

اگر ان امور کی رعایت کر کے سوئیں گے تو انشاء اللہ فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا آسان ہوگا، پھر بھی اگر کسی دن اتفاق سے بیدار ہونے میں تاخیر ہو جائے تو جس وقت بھی آنکھ کھلے سب سے پہلے نماز ادا کرلیں۔ انشاء اللہ تاخیر کا کوئی گناہ نہ ہوگا۔

نماز کی فضیلت

قرآن وحدیث میں نماز کے بے شمار فضائل مذکور ہیں، جن میں سے بعض فضیلتیں یہاں ذکر کی جارہی ہیں:

<u>آیاتِ قرآنیہ:</u>

☆ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ....
وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (سورۃ المومنون:۱-۱۱)

یقیناً ایمان والوں نے فلاح (کامیابی) پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں .... اور جو اپنی نمازوں کی خبر رکھتے ہیں، یہی وارث ہیں جو (جنت) الفردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

﴿وضاحت﴾ ان آیات میں کامیابی پانے والے مؤمنین کی چھ صفات بیان کی گئی ہیں: پہلی صفت' خشوع وخضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرنا .... اور آخری صفت پھر' نمازوں کی پوری طرح حفاظت کرنا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز کا اللہ تعالیٰ کے پاس کیا درجہ ہے اور کس قدر مہتم بالشان چیز ہے کہ مؤمنین کی صفات کو نماز سے شروع کر کے نماز ہی پر ختم فرمایا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو جنت کے وارث یعنی حق دار ہوں گے، جنت بھی جنت الفردوس' جو جنت کا اعلیٰ حصہ ہے جہاں سے جنت کی نہریں جاری ہیں۔ غرض جنت الفردوس کو حاصل کرنے کے لئے نماز کا اہتمام بے حد ضروری ہے۔

☆ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ....

وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَلٰی صَلَاتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ اُولٰٓئِکَ فِیۡ جَنّٰتٍ مُّکۡرَمُوۡنَ

(سورۃ المعارج:۱۹-۳۵)

بیشک انسان بڑے کچّے دل والا بنایا گیا ہے جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ہڑ بڑا اٹھتا ہےاور جب راحت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے،مگر وہ نمازی جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں .... اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔

﴿وضاحت﴾ ان آیات میں جنتیوں کی آٹھ صفات بیان کی گئی ہیں جن کو نماز سے شروع اور نماز ہی پر ختم کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز' اللہ کی نظر میں کس قدر مہتم بالشان عبادت ہے۔

☆ اَلَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا لَهُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَمَغۡفِرَۃٌ وَّرِزۡقٌ کَرِیۡمٌ (سورۃ الانفال:۳-۴)

جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں۔اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سچے ایمان والے یہی لوگ ہیں۔ان کے لئے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

﴿وضاحت﴾ نماز کی پابندی کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس بڑے درجے ہیں، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما کر عزت کی روزی عطا فرماتا ہے۔

☆ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی (سورۃ الاعلیٰ:۱۴-۱۵)

بیشک اس نے فلاح (کامیابی) پالی جو (کفر و شرک کی گندگی سے) پاک ہو گیا اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔

﴿وضاحت﴾ اس آیت اور اس کے علاوہ دیگر آیات میں صرف ایمان اور نماز کو جو

دنیا وآخرت کی کامیابی کا ذریعہ بتلایا گیا ہے، اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جو شخص نمازوں کو خشوع وخضوع کے ساتھ وقتوں پر ادا کرنے والا ہوگا وہ یقیناً دوسرے دینی ارکان کو بھی ادا کرنے والا، اور گناہوں سے بھی بچنے والا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنّ الصّلاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ اور اگر کبھی کوئی گناہ اس سے ارتکاب ہو بھی گیا تو وہ جلدی ہی توبہ واستغفار کر کے گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیگا۔

احادیثِ نبویہ:

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلَی رَمَضَانَ مَكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَآئِرَ (صحیح مسلم ۔ باب الصلوات الخمس....)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچوں نمازیں، جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے پچھلے رمضان تک درمیانی اوقات کے گناہوں کے لئے کفارہ ہیں جبکہ ان اعمال کو کرنے والا بڑے گناہوں سے بچے۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَرَئَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْراً بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقٰی مِنْ دَرَنِهِ شَیْءٌ؟ قَالُوْا: لَا يَبْقٰی مِنْ دَرَنِهِ شَیْءٌ قَالَ: فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا (صحیح البخاری ۔ الصلوات الخمس كفارة / وصحیح مسلم ۔ باب المشی الی الصلاة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جسمیں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ کچھ بھی

باقی نہ رہے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ جلّ شانہ اِن کی وجہ سے گناہوں کو مٹادیتے ہیں یعنی صاف کردیتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ (صحیح مسلم ۔ باب المشی الی الصلاۃ).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے کہ کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جسکا پانی جاری ہو اور بہت گہرا ہو، اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے۔

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هٰذَا الْوَرَقُ وَقَالَ: اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ، اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (رواه احمد فی مسنده--- ج 5 ص 437)۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ): اے محمد! آپ دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا کیجئے۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں۔ یہ باتیں، مکمل نصیحت ہیں ان لوگوں کے لئے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔

عَـنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّـہٖ یَـوْمَ لَا ظِـلَّ اِلَّا ظِـلُّـہٗ وَذَکَـرَ مِـنْھُـمْ: رَجُـلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ

(البخاری ۔ باب الصدقۃ بالیمین / ومسلم ۔ باب فضل اخفاء الصدقۃ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات قسم کے آدمی ہیں جن کو اللہ جلّ شانہ اپنی (رحمت کے) سایہ میں ایسے دن جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔اُن سات لوگوں میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جسکا دل مسجد سے اٹکا ہوا ہو (یعنی نماز کو وقت پرادا کرتا ہو)......................۔

عَـنْ اَنَـسٍ رَضِـیَ الـلّٰـہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِیْ صَلَاتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ (صحیح البخاری ۔ باب لِیَبْزُقَ عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری / وصحیح مسلم ۔ باب النھی عن البصاق فی المساجد)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اللہ سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے۔

عَـنْ اَبِـیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: قَسَمْتُ الصَّلَاۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ، فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ) قَالَ اللّٰہُ "حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ" فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ (اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) قَالَ اللّٰہُ " اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ" فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ (مَالِکِ یَوْمِ الـدِّیْـنِ) قَالَ اللّٰہُ "مَـجَّدَنِیْ عَبْدِیْ " فَـاِذَا قَـالَ الْـعَبْـدُ (اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ) قَالَ اللّٰہُ "ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ" ......

(صحیح مسلم ۔ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردیا ہے، اور بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے گا۔ جب بندہ کہتا ہے (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (میرے بندے نے میری خوبی بیان کی)۔ جب بندہ کہتا ہے (اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیم) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (میرے بندے نے میری تعریف کی)۔ جب بندہ کہتا ہے (مَالِكِ یَوْمِ الدِّین) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی)۔ جب بندہ کہتا ہے (إِیَّاكَ نَعْبُدُ وَإِیَّاكَ نَسْتَعِین) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے) یعنی عبادت کرنا میرے لئے ہے اور مدد مانگنا بندے کی ضرورت ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے دیا جائے گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ أُمِّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُصَلِّیْ لِلّٰہِ تَعَالٰی کُلَّ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً تَطَوُّعاً غَیْرَ الْفَرِیْضَةِ، اِلَّا بَنَی اللّٰہُ لَهُ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ (صحیح مسلم ۔ باب فضل السنن الراتبه قبل الفرائض و بعدھن و بیان عددھن)۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں جو کہ فرض نہیں ہیں، اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا گیا۔



فرض نماز جماعت کے ساتھ

مرد حضرات کے لئے فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے یا سنت مؤکدہ، اس سلسلے میں علماء کی مختلف رائیں ہیں۔ایک جماعت کی رائے ہے کہ واجب ہے حتی کہ بعض علماء کے نزدیک فرض نماز جماعت کے بغیر ہوتی ہی نہیں ہے۔علماء کی دوسری جماعت کی رائے ہے کہ سنتِ مؤکدہ ہے یعنی فرض نماز جماعت کے بغیر ادا کرنے پر فرض تو ذمہ سے ساقط ہو جائیگا، مگر معمولی عذر کی بناء پر جماعت کا ترک کرنا یقیناً گناہ ہے۔

غرض فرض نماز جماعت ہی کے ساتھ ادا کی جائے کیونکہ اسکی مشروعیت جماعت کے ساتھ وابستہ ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل قرآن کی آیات اور احادیثِ شریفہ میں مذکور ہے۔ البتہ اگر کوئی شرعی عذر ہو مثلاً بیماری، خوف، آندھی، طوفان، موسلا دھار بارش وغیرہ تو فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنے پر کوئی گناہ نہ ہوگا (انشاءاللہ)۔

آیاتِ قرآنیہ:

☆ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ

(سورۃ القلم:۴۲-۴۳)

جس دن پنڈلی کھول دی جائیگی اور سجدہ کے لئے بلائیں جائیں گے تو سجدہ نہ کرسکیں گے۔ نگاہیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذلت وخواری طاری ہوگی حالانکہ یہ سجدہ کے لئے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح سالم یعنی صحت مند تھے۔

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میدانِ قیامت میں اپنی ساق (پنڈلی) ظاہر فرمائے گا جس کو دیکھ کر مؤمنین سجدہ میں گر پڑیں گے مگر کچھ لوگ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان

کی کمر نہ مڑیگی بلکہ تختہ سی ہوکر رہ جائیگی۔

یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ یہ آیت صرف ان لوگوں کے لئے نازل ہوئی ہے جو جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیّبؒ (ایک بہت بڑے تابعی) فرماتے ہیں: حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح کو سنتے تھے مگر صحیح سالم، تندرست ہونے کے باوجود مسجد میں جا کر نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

غور فرمائیں کہ نمازیں نہ پڑھنے والوں یا جماعت سے ادا نہ کرنے والوں کو قیامت کے دن کتنی سخت رسوائی اور ذلت کا سامنہ کرنا پڑے گا کہ ساری انسانیت اللہ جلّ شانہ کے سامنے سجدہ میں ہوگی مگر بے نمازیوں کی کمریں تختے کے مانند کردیجائیں گی اور وہ سجدہ نہ کرسکیں گے۔ اللہ تعالیٰ! ہم سب کی اس انجام بد سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

☆ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (سورۃ البقرۃ:۴۳)

اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع ادا کرو (یعنی فرض نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرو)۔

☆ وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ مَّعَکَ

(سورۃ النساء:۱۰۲)

جب تو ان میں ہو اور ان کے لئے نماز کھڑی کرو، تو چاہئے کہ ان میں سے ایک جماعت تمہارے ساتھ کھڑی ہو (جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے)۔

﴿وضاحت﴾ جب مسلمان اور کافروں کی فوجیں ایک دوسرے کے مقابل جنگ کے لئے تیار کھڑی ہوں اور ایک لمحہ کی بھی غفلت مسلمانوں کے لئے سخت خطرناک ثابت ہوسکتی ہو تو ایسی صورت میں بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائیگی جیسا کہ اس آیت میں اور

احادیثِ شریفہ میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ جب خوف کی حالت میں نماز جماعت سے ادا کرنے کا حکم ہے تو امن کی حالت میں تو بدرجہ اَولیٰ فرض نماز جماعت کے ساتھ ہی ادا کی جائیگی اِلّا یہ کہ کوئی شرعی عذر ہو۔

احادیثِ نبویہ:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ، لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِحَطَب فَیُحْتَطَبُ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ

(صحیح البخاری ۔ باب وجوب صلاۃ الجماعۃ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکھٹی کرنے کا حکم دوں اور ساتھ ہی نماز کے لئے اذان کہنے کا حکم دوں پھر کسی آدمی کو نماز کے لئے لوگوں کا امام مقرر کردوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جا کر آگ لگادوں جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے (یعنی گھر یا دوکان میں اکیلے ہی نماز پڑھ لیتے ہیں)۔

جو حضرات شرعی عذر کے بغیر فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں، اُن کے گھروں کے سلسلہ میں اُس ذات کی جس کی اتباع کے ہم دعویدار ہیں، اور جس کو ہماری ہر تکلیف نہایت گراں گزرتی ہو، جو ہمیشہ ہمارے فائدے کی خواہش رکھتا ہو اور ہم پر نہایت شفیق اور مہربان ہو، یہ خواہش ہے کہ ان کو آگ لگادی جائے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُما قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یَمْنَعَہُ مِنْ اِتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ فَقَالَ: خَوْفٌ اَوْ

مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلُ مِنهُ الصَّلَاةُ الَّتِیُ صَلَّی۔ (رواه ابو داود وابن حبان وابن ماجه ۔ الترغیب والترهیب ۔ الترهیب من ترك حضور الجماعة بغیر عذر)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے مسجد کو نہ جائے (بلکہ وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرض یا خوف۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ اَعْمَی، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ یُّرَخِّصَ لَهُ فَیُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ، فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: فَأَجِبْ (صحیح مسلم ۔ باب یجب اتیان المسجد علی من سمع النداء)۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کہنے لگے: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لائے۔ یہ کہکر انھوں نے نماز گھر پر پڑھنے کی رخصت چاہی۔ رسول اکرم ﷺ نے انہیں رخصت دیدی لیکن جب وہ واپس ہونے لگے تو انہیں پھر بلایا اور پوچھا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تو مسجد میں ہی آکر نماز پڑھا کرو۔

غور فرمائیں کہ جب اس شخص کو جو نابینا ہے، مسجد تک پہنچانے والا بھی کوئی نہیں ہے اور گھر بھی مسجد سے دور ہے، نیز گھر سے مسجد تک کا راستہ بھی ہموار نہیں (جیسا کہ دوسری احادیث میں مذکور ہے) نبی اکرم ﷺ نے گھر میں فرض نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی تو بینا اور تندرست کو بغیر شرعی عذر کے کیونکر گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیجا سکتی ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اَلْجَفَاءُ کُلَّ الْجَفَاءِ وَالْکُفْرُ وَالنِّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِیَ اللّٰهِ یُنَادِیْ اِلَی الصَّلَاةِ فَلَا یُجِیْبُهُ

(رواہ احمد والطبرانی ۔ الترغیب والترھیب ۔ الترھیب من ترک حضور الجماعۃ لغیر عذر)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے کہ رسول اللہ** ﷺ **نے ارشاد فرمایا:**

ظلم اور سراسر ظلم اور کفرونفاق ہے اس شخص کا فعل جو نماز کے لئے اللہ کے منادی (مؤذن) کی آواز سنے اور اس کو قبول نہ کرے (یعنی نماز کو نہ جائے)۔

عَنْ اَبِی الدَّرْداءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا مِنْ ثَلاثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَلَا بَدْوٍ وَلَا تُقَامُ فِیْھِمُ الصَّلَاۃُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطَان، فَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ، فَاِنَّمَا یَأْکُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِیَۃَ (رواہ احمد وابو داود وابن خزیمۃ والحاکم وزاد رزین فی جامعہ) وَاِنَّ ذِئْبَ الْاِنْسَانِ الشَّیْطَانُ اِذَا خَلَا بِہٖ اَکَلَہُ۔ (الترغیب والترھیب ۔ الترھیب من ترک حضور الجماعۃ لغیر عذر)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ **فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ** ﷺ **کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان مسلّط ہوجاتا ہے۔ اس لئے جماعت کو ضروری سمجھو۔ بھیڑیا اکیلی بکری کو کھاجاتا ہے، اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے۔**

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً۔ (مسلم ۔ باب فضل صلاۃ الجماعۃ و بیان التشدید فی التخلف عنھا)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما **سے روایت ہے کہ رسول اللہ** ﷺ **نے ارشاد فرمایا:**

جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے اجر وثواب میں ستائیس (۲۷) درجہ زیادہ ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ

صَلَّی الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ، وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّهُ۔ (صحیح مسلم ۔ باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ)۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے، گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔

صحابہ کے ارشادات:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ تَعَالٰی غَداً مُسْلِماً، فَلْیُحَافِظْ عَلَی هٰؤُلاءِ الصَّلَوَاتِ، حَیْثُ یُنَادَیٰ بِهِنَّ، فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ سُنَنَ الْهُدٰی، وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِهِ لَتَرَکْتُمْ سَنَّةَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ ..... وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ یُؤْتَی بِهَا، یُهَادَی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ (صحیح مسلم ۔ باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الهدی)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہے کہ کل قیامت کے دن اللہ جلّ شانہ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہے (یعنی مسجد میں) اِس لئے کہ حق تعالیٰ شانہ نے تمہارے نبی ﷺ کے لئے ایسی سنّتیں جاری فرمائی ہیں جو سراسر ہدایت ہیں، اُن ہی میں سے یہ جماعت کی نمازیں بھی ہیں۔ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے تو تم نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑنے والے ہوگے اور یہ سمجھ لو کہ اگر تم نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے...........ہم تو اپنا حال یہ دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلّم کھلّا

منافق ہوتا وہ تو جماعت سے رہ جاتا (ورنہ حضور کے زمانے میں عام منافقوں کو بھی جماعت چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی) یا کوئی سخت بیمار' ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے سہارے سے گھسٹتا ہوا جا سکتا تھا وہ بھی صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

قَالَ عَلِیٌّ بْن اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: لَا صَلَاۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ قِیْلَ وَمَنْ جَارُ الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: مَنْ سَمِعَ الْاَذَانَ (مسند احمد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد کے علاوہ نہیں ہوتی۔ پوچھا گیا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اذان کی آواز سنے وہ مسجد کا پڑوسی ہے۔

قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: لَّاَنْ تَمْتَلِیُ اذنُ ابْنِ آدَمَ رَصَا صاً مذَاباً خَیْرٌ لَّہُ مِنْ اَنْ یَسْمَعَ النِّدَاءَ وَلَا یُجِیْبُ(کتاب الصلاۃ وحکم تارکھا۔ للشیخ ابن القیم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور جماعت میں حاضر نہ ہو اس کے کان پگھلے ہوئے سیسہ سے بھر دئے جائیں' یہ بہتر ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ یَصُوْمُ النَّھَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ وَلَا یَشْھَدُ الْجَمَاعَۃَ وَلَا الْجُمُعَۃَ قَالَ: ھُوَ فِی النَّارِ رواہ الترمذی (الترغیب والترھیب ۔ الترھیب من ترک الجمعۃ لغیر عذر)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفلیں پڑھتا ہے مگر جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوتا (اس کے متعلق کیا حکم ہے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ (گو مسلمان ہونے کی وجہ سے سزا بھگت کر جہنم سے نکل جائے)۔

تاخیر سے مسجد پہنچنے پر اجر عظیم سے محرومی

نماز پڑھنے والوں کی اچھی خاصی تعداد مسجدوں میں تاخیر سے پہنچتی ہے وہ اقامت کے وقت یا نماز شروع ہونے کے بعد مسجد آتی ہے، جس سے جماعت کی نماز یا بعض رکعتیں چھوٹ جاتی ہیں۔ چنانچہ اقامت کے وقت مسجد میں نمازیوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے لیکن بعد میں صفوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوجاتا ہے، حالانکہ اس تاخیر پر بڑے ثواب سے محروم رہنا پڑتا ہے۔

سکون، اطمینان اور وقار کی کمی: مسجد تاخیر سے پہنچنے پر رکعت کو پانے کے لئے احباب، جو مسجد میں دوڑتے ہیں اس سے نماز میں سکون، اطمینان اور وقار باقی نہیں رہتا ہے حالانکہ نماز کو اطمینان، سکون اور خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نیز رکعت پانے کے لئے دوڑنا مکروہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَۃَ فَامْشُوْا اِلَی الصَّلَاۃِ وَ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَارِ، وَلَا تُسْرِعُوْا وَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَأَ تِمُّوْا (صحیح البخاری ۔ باب لا یسعی الی الصلاۃ ولیأت بالسکینۃ والوقار)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اقامت سنو تو پورے وقار، اطمینان اور سکون سے چل کر نماز کے لئے آؤ اور جلدی نہ کرو۔ جتنی نماز پالو پڑھ لو اور جو رہ جائے وہ بعد میں پوری کرلو۔

قدموں کی تعداد کی کمی: تاخیر ہونے پر جماعت کی نماز کو پانے کے لئے دوڑنے یا تیز چلنے کی وجہ سے قدموں کی تعداد کم ہوجاتی ہے حالانکہ ہر ہر قدم پر ایک نیکی ملتی

ہے اورایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَطَهَّرَفِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ مَشَی اِلَی بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ لِیَقْضِیَ فَرِیْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطْوَاتُهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِیْئَةً وَالْاُخْرَی تَرْفَعُ دَرَجَةً (صحیح مسلم ـ المشی الی الصلاۃ تمحی به الخطایا و ترفع به الدرجات)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جوشخص اچھی طرح سے گھر میں وضو کرتا ہے پھر اللہ کے فرائض میں سے ایک فرض (نماز) کو ادا کرنے کے لئے اللہ کے گھر یعنی مسجد کی طرف چلتا ہے تو اس کے ایک قدم پر اسکی ایک بُرائی مٹادی جاتی ہےاور دوسرے قدم پرایک درجہ بلند ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلَی مَا یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدَ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔ (صحیح مسلم ـ باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل نہ بتاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتے ہیں اور درجے بلند فرماتے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتلایئے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناگواری اورمشقت کے باوجود کامل وضوکرنا، مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔ یہی حقیقی رباط ہے۔

عَـنْ جَـابِـرٍ بُـنِ عَبْـدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَلَتِ الْبُقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَـأَرَادَ بَـنُـوْ سَلِمَةَ اَنْ يَنْتَقِلُوْا اِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُـمْ: اِنَّـهُ قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوْا نَعَمْ، يَا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ! قَـدْ اَرَدْنَـا ذٰلِكَ، فَـقَـالَ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِیْ سَلِمَةَ دِيَـارُكُـمْ، تُكْتَبُ آثَارُكُمْ، دِيَارُكُمْ، تُكْتَبُ آثَارُكُمْ (صحيح مسلم ۔ باب فضل كثرة الخطأ الى المسجد)۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے اردگرد کچھ زمین خالی پڑی تھی۔ بنوسَلِمہ (جو مدینہ منورہ کا ایک قبیلہ تھا ان کے مکانات مسجد سے دور تھے انہوں) نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب ہی کہیں منتقل ہو جائیں۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک ہم یہی چاہ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنوسلمہ وہیں رہو، تمہارے (مسجد تک کے آنے کے) سب قدم لکھے جاتے ہیں۔ وہیں رہو، تمہارے (مسجد تک کے آنے کے) سب قدم لکھے جاتے ہیں۔

فرشتوں کے استغفار سے محرومی: مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والوں کے لئے فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہتے ہیں، مگر تاخیر سے مسجد پہنچنے والے حضرات، اس عظیم فضیلت سے محروم رہتے ہیں۔

عَـنْ اَبِـیْ هُـرَيْـرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلَاـةٍ مَـا كَانَ فِیْ مُصَلَّاهُ، يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَلـلّٰهُـمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰی يَنْصَرِفَ اَوْ يَحْدُثَ (صحيح مسلم ۔باب فضل صلاة الجماعة و انتظار الصلاة)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے جب تک وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ میں نماز کا انتظار کرتا رہے۔ فرشتے اس کیلئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں۔ یا اللہ! اسکی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰی صَلَاتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَصَلَا تِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ بِضْعاً وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُ ضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلَاةُ، لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰی يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِی الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِیَ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلَآئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰی فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ وَمَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ۔

(صحیح مسلم ۔ باب فضل صلاۃ الجماعۃ و انتظار الصلاۃ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی ہو اس نماز سے جو گھر میں پڑھ لی ہو یا بازار میں پڑھ لی ہو پچیس درجہ زیادہ ہوتی ہے اور بات یہ ہے کہ جب آدمی وضو کرتا ہے اور وضو کو کمال درجہ تک پہنچا دیتا ہے پھر مسجد کی طرف نماز کے ارادے سے چلتا ہے، کوئی اور ارادہ اسمیں شامل نہیں ہوتا تو جو قدم بھی رکھتا ہے اسکی وجہ سے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے اور ایک خطا معاف ہو جاتی ہے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے، اور پھر جب نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو جب تک وہ باوضو بیٹھا رہے گا فرشتے اس کیلئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں: یا اللہ! اسکی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما، اس کے گناہوں کو معاف فرما، جب تک وہ مسجد میں کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور باوضو رہے۔

پہلی صف سے محرومی: تاخیر کی وجہ سے عموماً پہلی صف میں اور صف کی دائیں جانب جگہ نہیں ملتی، حالانکہ احادیث میں پہلی صف میں نماز پڑھنے کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُّوْا ...... (صحیح البخاری ۔ باب الاستهمام فی الاذان)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہو جاتا، اور انھیں اذان اور پہلی صف قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ ہوتی تو وہ ضرور قرعہ اندازی کرتے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَ شَرُّهَا آخِرُهَا (مسلم ۔ تسویة الصفوف واقامتها)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے زیادہ ثواب پہلی صف کا ہے اور سب سے کم ثواب آخری صف کا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهَ ﷺ رَأَی فِیْ اَصْحَابِهِ تَأَخُّراً فَقَالَ: تَقَدَّمُوْا فَائْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَّتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرُهُمُ اللّٰهُ (مسلم ۔ باب تسویة الصفوف و اقامتها)۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ میں سُستی اور تاخیر کے آثار دیکھے تو فرمایا: آگے بڑھو اور میری مکمل اقتداء کرو تاکہ تمہارے بعد والے تمہاری مکمل اقتداء کریں، جب بھی کوئی قوم پیچھے ہٹتی ہے اللہ! اسے پیچھے ہٹا دیتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهُ

يُصَلُّوْنَ عَلَى مَيَامَنِ الصُّفُوْفِ (ابو داود ۔ باب من يستحب ان يلى الامام فى الصف....../ وابن ماجه ۔ باب فضل ميمنة الصف)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں میں دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

صحابہ کرام ؓ کو جب معلوم ہوا کہ صف کے دائیں جانب کی فضیلت بائیں کے مقابلہ میں زیادہ ہے تو سب کو شوق ہوا کہ اسی طرف کھڑے ہوں، جسکی وجہ سے بائیں طرف کی جگہ خالی رہنے لگی، تو اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد میں صف کے بائیں جانب اس لئے کھڑا ہوتا ہے کہ وہاں لوگ کم کھڑے ہوتے ہیں تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔

تکبیر اُولی کا فوت ہونا: تاخیر کی وجہ سے عموماً تکبیر اُولی چھوٹ جاتی ہے حالانکہ احادیث میں تکبیر اُولی (پہلی تکبیر) کو نماز کی ناک اور نماز کا نچوڑ قرار دیا گیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً فِیْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَتْ لَهُ بَرَائَتَان: بَرَائَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَائَةٌ مِنَ النِّفَاقِ (الترمذى ۔ باب ما جا من فضل التكبيرة الاولى)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چالیس دن اخلاص سے تکبیر اُولی کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا ہے تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں: ایک جہنم سے بری ہونے کا اور دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ شَیْءٍ صَفْوَةٌ وَصَفْوَةُ الصَّلَاةِ التَكْبِيْرَةُ الْاُوْلٰى (رواه البزار)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ہر چیز کا ایک نچوڑ (ماحصل) ہوتا ہے، اور نماز کا نچوڑ تکبیر اُولی ہے۔

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ اُنُفَۃٌ وَاِنَّ اُنُفَۃَ الصَّلَاۃِ التَّکْبِیْرَۃُ الْاُوْلٰی فَحَافِظُوْا عَلَیْھَا (رواہ البزاز)۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک ناک ہوتی ہے اور نماز کی ناک تکبیر اُولی ہے۔

جماعت کا فوت ہونا: تاخیر بعض مرتبہ جماعت ہی کے چھوٹنے کا سبب بن جاتی ہے حالانکہ جماعت سے نماز ادا کرنے کی بڑی اہمیت ہے حتی کہ بعض علماء نے فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کو فرض قرار دیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً (صحیح مسلم ۔ باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنھا)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے اجر وثواب میں ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءِ فَلَمْ یَمْنَعَہُ مِنْ اِتِّبَاعِہِ عُذْرٌ، قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ فَقَالَ: خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ، لَمْ تُقْبَلُ مِنْہُ الصَّلَاۃُ الَّتِیْ صَلّٰی۔ (رواہ ابو داود وابن حبان فی صحیحہ وابن ماجہ بنحوہ/ الترغیب والترھیب ۔ الترھیب من ترک حضور الجماعۃ بغیر عذر)۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے نماز کو نہ جائے (وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ ارشاد ہوا کہ مرض یا خوف۔

سنتوں کا فوت ہونا: تاخیر کی وجہ سے فرض نماز سے قبل، سنن چھوٹ جاتی ہیں، حالانکہ احادیث میں فرض نماز سے پہلے سنتیں پڑھنے کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں جیسا کہ سنن ونوافل کے بیان میں تفصیل سے مذکور ہے۔

دعا کے قبول ہونے کا خاص وقت فوت ہونا: تاخیر کی وجہ سے دعا کے قبول ہونے کا خاص وقت فوت ہو جاتا ہے، اور وہ اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ (الترمذی ۔ باب ما جاء فی أن الدعاء لا یرد بین الاذان و الاقامۃ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دُعا رد نہیں ہوتی ہے۔

یعنی اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت دُعا کے قبول ہونے کا خاص وقت ہے۔

اعمالِ خیر سے محرومی: وقت سے پہلے مسجد پہونچکر اعمالِ خیر مثلاً نوافل، ذکر، دعا اور تلاوتِ قرآن میں مشغولیت بہت آسان ہو جاتی ہے نیز جیسا کہ احادیث میں گزر چکا ہے کہ نماز کے انتظار میں صرف بیٹھنا بھی اجرِ عظیم کا باعث ہے مگر اقامت کے بعد مسجد تشریف لانے والے حضرات ان اعمال خیر سے محروم رہتے ہیں۔

جمعہ کی فضیلت سے محرومی: جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں پہنچنے والے حضرات جمعہ کی فضیلت سے محروم رہتے ہیں۔

☆ يٰـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُـوْدِىَ لِـلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (سورۃ الجمعۃ:۹)

اے ایمان والو! جب نمازِ جمعہ کے لئے اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر (نماز) کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔

وضاحت: دوڑنے سے مراد پورے اہتمام اور مستعدی کے ساتھ جانا ہے، بھاگنا مراد نہیں کیونکہ احادیث میں نماز کے لئے وقار اور سکون کے ساتھ آنے کی تاکید کی گئی ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فِىْ السَّاعَةِ الْاُوْلٰى فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشاً، وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ، حَضَرَتِ الْمَلآئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ (صحيح البخارى ـ باب فضل الجمعة / ومسلم ـ باب الطيب والسواك يوم الجمعة)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن جنابت کے غسل کی طرح غسل کرتا ہے (اہتمام کے ساتھ) پھر پہلی فرصت میں مسجد جاتا ہے تو گویا اس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے اونٹنی قربان کی۔ جو دوسری فرصت میں مسجد جاتا ہے گویا اس نے گائے قربان کی۔ جو تیسری فرصت میں مسجد جاتا ہے گویا اس نے مینڈھا قربان کیا۔ جو چوتھی فرصت میں جاتا ہے گویا اس نے مرغی قربان کی۔ جو پانچویں فرصت

میں جاتا ہے گویا اس نے انڈے سے خدا کی خوشنودی حاصل کی۔ پھر جب امام خطبہ کے لئے نکل آتا ہے تو فرشتے خطبہ میں شریک ہو کر خطبہ سننے لگتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَّوُا الصُّحُفَ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ يُهْدِی الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِی بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِی الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِی الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِی الْبَيْضَةَ

(صحیح مسلم ۔ باب فضل التهجير يوم الجمعة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے ہر دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پہلے آنے والے کا نام پہلے، اس کے بعد آنے والے کا نام اس کے بعد لکھتے ہیں (اسی طرح آنے والوں کے نام ان کے آنے کی ترتیب سے لکھتے رہتے ہیں)۔ جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے تو فرشتے اپنے رجسٹر جن میں آنے والوں کے نام لکھے گئے ہیں، لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ جو جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتا ہے اسے اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے بعد آنے والے کو گائے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے بعد آنے والے کو مینڈھا، اس کے بعد آنے والے کو مرغی، اس کے بعد آنے والے کو انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔



مسجد کی آبادی

زمین کے تمام حصوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب' مسجدیں ہیں، یہ آسمان والوں کے لئے ایسے ہی چمکتی ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔ اِن مساجد کو نماز، ذکر وتلاوت، دعوت وتبلیغ اور دیگر عبادتوں سے آباد رکھنے کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ مساجد کو آباد رکھنےوالوں کے لئے بےشمار فضیلتیں قرآن وحدیث میں وارد ہوئی ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ یہاں کیا جارہا ہے۔

آیاتِ قرآنیہ:

☆ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ

(سورۃ التوبۃ:۱۸)

اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں اور نمازوں کے پابند ہوں اور زکاۃ دیتے ہوں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں، توقع ہے کہ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

☆ فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ (سورۃ النور:۳۶-۳۷)

ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت

اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی ہے۔اس دن یعنی قیامت سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔

(ان گھروں سے مراد مساجد ہیں اوران کا ادب یہ ہے کہ ان میں جنابت کی حالت میں داخل نہ ہوا جائے، کوئی ناپاک چیز داخل نہ کی جائے، شور نہ مچایا جائے، دنیا کے کام اور دنیا کی باتیں نہ کی جائیں، بدبودار چیز کھا کرنہ جایا جائے)۔

احادیث نبویہ:

عَـنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی الـلّٰهِ تَعَالٰی مَسَاجِدُهَا، وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا (صحيح مسلم ـ باب فضل الجلوس فی مصلاه بعد الصبح و فضل المساجد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهما قَالَ: اَلْمَسَاجِدُ بُیُوْتُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ تُـضِـیْءُ لِاَهْلِ السَّماءِ كَمَا تُضِیْءُ نُجُوْمُ السَّمَاءِ لِاَهْلِ الْاَرْضِ۔ (رواه الطبرانی ورجاله موثقون ـ مجمع الزوائد ـ باب فضل المساجد)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مساجد زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں، یہ آسمان والوں کے لئے ایسے چمکتے ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔

عَـنْ عُـمَرَ بْنِ الْخَطَّاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَـقُـوْلُ: مَـنْ بَـنَی مَسْجِداً یُذْكَرُ فِیْهِ اسْمُ اللّٰهِ، بَنَی اللّٰهُ لَهُ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ

(صحيح ابن حبان ـ ذكر بناء اللّٰه فی الجنة لمن بنی مسجداً فی الدنيا)۔

حضرت عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی مسجد بنائی جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ابو داود ۔ باب ما جاء فی المشی الی الصلاۃ فی الظلم / والترمذی ۔ باب ما جاء فی فضل العشاء والفجر فی جماعۃ)۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اندھیروں میں بکثرت مسجدوں کو جاتے رہتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوشخبری سنا دیجئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ، اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ (صحیح البخاری ۔ باب فضل من غدا الی المسجد ومن راح / وصحیح مسلم ۔ باب المشی الی الصلاۃ تمحی به الخطایا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح اور شام مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ضیافت (مہمان نوازی) کا انتظام فرماتے ہیں، جتنی مرتبہ صبح یا شام مسجد جاتا ہے اتنی ہی مرتبہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ضیافت (مہمان نوازی) کا انتظام فرماتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْاِيْمَانِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا يَعْمُرُ

مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ (رواه الترمذی واللفظ لہ وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحھما والحاکم / الترغیب والترھیب ۔ کتاب الصلاۃ ۔ الترغیب فی لزوم المساجد والجلوس فیھا)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو بکثرت مسجد میں آتے جاتے دیکھو تو اس کے ایماندار ہونے کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (ترجمہ): مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ، وَتَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ كَانَ الْمَسْجِدُ بَيْتَهُ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَةِ وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ اِلَى رِضْوَانِ اللّٰهِ اِلَى الْجَنَّةِ (رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط والبزاز وقال اسنادہ حسن، ورجال البزاز کلھم رجال الصحیح ۔ مجمع الزوائد ۔ باب لزوم المسجد)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ جس کا گھر مسجد ہو (یعنی مسجدوں سے خصوصی تعلق ہو) اسے راحت دوں گا، اس پر خصوصی رحمت نازل کروں گا، پل صراط کا راستہ آسان کردوں گا، اپنی رضا نصیب کروں گا اور اسے جنت عطا کروں گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلْمَسَاجِدَ اَوْتَاداً، اَلْمَلآئِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ، اِنْ غَابُوْا يَفْتَقِدُوْنَهُمْ، وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ، وَاِنْ كَانُوْا فِيْ حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ. وَقَالَ ﷺ: جَلِيْسُ الْمَسْجِدِ عَلَى ثَلَاثٍ

خِصَالٍ: اَخٌ مُسْتَفَادٌ اَوْ كَلِمَةٌ مُحْكَمَةٌ، اَوْ رَحْمَةٌ مُنْتَظِرَةٌ (رواه احمد فی مسنده)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کثرت سے مسجدوں میں جمع رہتے ہیں وہ مسجدوں کے کھونٹے ہیں، فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اگر وہ مسجدوں میں موجود نہ ہوں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی ضرورت کے لئے جائیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا تین فائدوں میں سے ایک فائدہ حاصل کرتا ہے کسی بھائی سے ملاقات ہوتی ہے جس سے کوئی دینی فائدہ ہو جاتا ہے یا کوئی حکمت کی بات سننے کو مِل جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ کی رحمت مل جاتی ہے جس کا ہر مسلمان کو انتظار رہتا ہے۔

وضاحت مسجدوں میں جا کر فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی اہمیت اور فضیلت صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے اپنے گھروں ہی میں نماز ادا کرنا افضل ہے بلکہ موجودہ فتنوں کے دور میں تو عورتوں کے لئے گھروں میں ہی نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: عورتوں نے زیب و زینت اور نمائش جمال کا جو طریقہ ایجاد کرلیا ہے اگر رسول اللہ ﷺ اسے ملاحظہ فرما لیتے تو انہیں مسجدوں سے ضرور روک دیتے، جیسے کے بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔ (بخاری۔ باب انتظار الناس قیام الامام العالم)

۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی نماز اپنے گھر کے اندر' گھر کے صحن کی نماز سے بہتر ہے، اوراس کی نماز گھر کی چھوٹی کوٹھری میں' گھر کی نماز سے بہتر ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ عورت جس قدر پوشیدہ ہو کر نماز ادا کرے گی اسی اعتبار سے زیادہ مستحق ثواب ہوگی)۔ (ابو داود ۔ باب التشدید فی خروج النساء الی المساجد)

۔ ام المؤمنین ام سلمہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کی اپنی کوٹھری کی نماز' بہتر ہے اپنے بڑے کمرے کی نماز سے، اوراس کے بڑے کمرے کی نماز' بہتر ہے گھر کے صحن کی نماز سے، اوراس کے صحن کی نماز' مسجد کی نماز سے بہتر ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد جید)

خشوع وخضوع والی نماز

قیام، قرآن کی تلاوت، رکوع، سجدہ اور قعدہ وغیرہ نماز کا جسم ہیں اور اسکی روح خشوع وخضوع ہے۔ چونکہ جسم بغیر روح کے بے حیثیت ہوتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ نمازوں کو اس طرح ادا کریں کہ جسم کے تمام اعضاء کی یکسوئی کے ساتھ دل کی یکسوئی بھی ہو، تا کہ ہماری نمازیں' روح یعنی خشوع وخضوع کے ساتھ ادا ہوں۔ دل کی یکسوئی یہ ہے کہ نماز کی حالت میں بہ قصد خیالات ووساوس سے دل کو محفوظ رکھیں اور اللہ کی عظمت وجلال کا نقش اپنے دل پر بٹھانے کی کوشش کریں۔ جسم کے اعضاء کی یکسوئی یہ ہے کہ اِدھر اُدھر نہ دیکھیں، بالوں اور کپڑوں کو سنوارنے میں نہ لگیں بلکہ خوف وخشیت اور عاجزی وفروتنی کی ایسی کیفیت طاری کریں جیسے عام طور پر بادشاہ کے سامنے ہوتی ہے۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں نماز کو خشوع وخضوع اور اطمینان وسکون کے ساتھ ادا کرنے کی بار بار تعلیم دی گئی ہے، کیونکہ اصل نماز وہی ہے جو خشوع وخضوع اور اطمینان وسکون کے ساتھ ادا کی جائے، اور ایسی ہی نماز پر اللہ تعالیٰ انسان کو دنیا اور آخرت کی کامیابی عطا فرماتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل قرآن کریم کی آیات اور احادیث شریفہ سے معلوم ہوتا ہے۔

آیاتِ قرآنیہ:

☆ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (سورۃ المومنون:۱-۲)

یقیناً وہ ایمان والے کامیاب ہوگئے جن کی نمازوں میں خشوع ہے۔

☆ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ

(سورۃ البقرۃ:۴۵)

صبر اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کیا کرو۔ بیشک وہ نماز بہت دشوار ہے مگر جن کے

دلوں میں خشوع ہے ان پر کچھ بھی دشوار نہیں۔

☆ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ

(سورۃ البقرۃ:۲۳۸)

تمام نمازوں کی خاص طور پر درمیان والی نماز (یعنی عصر کی) پابندی کیا کرو اور اللہ کے سامنے باادب کھڑے رہا کرو۔

احادیث نبویہ:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَی الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوْا وَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا۔ (صحیح البخاری ۔ باب لا یسعی الی الصلاۃ ولیأت بالسکینۃ والوقار)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اقامت سنو تو پورے وقار، اطمینان اور سکون سے چل کر نماز کے لئے آؤ اور جلدی نہ کرو۔ جتنی نماز پالو پڑھ لو اور جو رہ جائے وہ بعد میں پوری کرلو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ فَرَدَّ، فَقَالَ: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ ثلاثاً، فَقَالَ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِیْ۔ فَقَالَ: اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اِقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِماً، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى

تَـطْـمَـئِـنَّ سَـاجِـداً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِساً وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلاَتِكَ كُلِّهَا (البخاری ۔ باب وجوب القراء ة للامام والمأموم فی الصلوات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ ایک اور صاحب بھی مسجد میں آئے اور نماز پڑھی پھر (رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور) رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ گئے اور جیسے نماز پہلے پڑھی تھی ویسے ہی نماز پڑھکر آئے، پھر رسول اللہ ﷺ کو آکر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طرح تین مرتبہ ہوا۔ اُن صاحب نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا، آپ مجھے نماز سکھایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو، پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ پھر رکوع میں جاؤ تو اطمینان سے رکوع کرو، پھر رکوع سے کھڑے ہو تو اطمینان سے کھڑے ہو، پھر سجدہ میں جاؤ تو اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سجدہ سے اٹھو تو اطمینان سے بیٹھو۔ یہ سب کام اپنی پوری نماز میں کرو۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِـنْ اِمْـرِءٍ مُسْـلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلاَةٌ مَّكْتُوْبَةٌ، فَيُحْسِنُ وَضُوْئَهَا وَخُشُوْعَهَا، اِلَّا كَـانَـتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً، وَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ (صحیح مسلم ۔ باب فضل الوضوء والصلاة عقبه)۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بھی فرض نماز کا وقت آنے پر اسکے لئے اچھی طرح وضو

کرتا ہے پھر خوب خشوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے جسمیں رکوع بھی اچھی طرح کرتا ہے تو جب تک کوئی کبیرہ (بڑا) گناہ نہ کرے یہ نماز اس کے لئے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے، اور یہ فضیلت ہمیشہ کے لئے ہے۔

عَـنُ عُـقُبَةَ بُـنِ عَامِرٍ الُجُهُنِیُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنُہُ اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَا مِنُ اَحَـدٍ یَتَـوَضَّأُ فَیُحُسِنُ الُوُضُوٗءَ وَیُصَلِّیُ رَکُعَتَیُنِ یُقُبِلُ بِقَلُبِہٖ وَوَجُھِہٖ عَلَیُھِمَا اِلَّا وَجَبَـتُ لَـہُ الُجَنَّۃُ۔ (ابو داود ۔ باب کراھیة الوسوسة وحدیث النفس فی الصلاۃ)۔

- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت اس طرح پڑھتا ہے کہ دل نماز کی طرف متوجہ رہے اور اعضاء میں بھی سکون ہو تو اسکے لئے یقیناً جنت واجب ہو جاتی ہے۔

عَـنُ اَبِـیُ ذَرٍّ رَضِـیَ اللّٰہُ عَنُہُ قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَزَالُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مُـقُبِلاً عَـلَی الُعَبُدِ فِیُ صَلاَتِہٖ مَا لَمُ یَلُتَفِتُ، فَاِذَا صَرَفَ وَجُھَہُ انُصَرَفَ عَنُہُ (النسائی ۔ باب التشدید فی الالتفات فی الصلاۃ)۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف اس وقت تک توجہ فرماتے ہیں جب تک وہ نماز میں کسی اور طرف متوجہ نہ ہو۔ جب بندہ اپنی توجہ نماز سے ہٹالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹالیتے ہیں۔

عَـنُ اَبِـیُ قَتَـادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنُہُ قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللّٰہِ ﷺ: اَسُوَأُ النَّاسِ سَرُقَۃً الَّـذِیُ یَسُـرِقُ مِـنُ صَلاَتِـہٖ. قَالُوُا یَا رَسُوُلَ اللّٰہِ! کَیُفَ یَسُرِقُ مِنُ صَلاَتِہٖ ؟ قَالَ: لَا یُتِمُّ رُکُوُعَھَا وَلَا سُجُوُدَھَا (رواہ احمد والطبرانی وابن خزیمة فی

صحيحه والحاكم و قال صحيح الاسناد / الترغيب والترهيب۔۔۔ الترهيب من عدم اتمام الركوع والسجود واقامة الصلب بينهما)۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے چوری کرے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! نماز میں کس طرح چوری کرے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے ادا نہ کرنا۔ (غرض اطمینان وسکون کے بغیر نماز ادا کرنے کو نبی اکرم ﷺ نے بدترین چوری قرار دیا)۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفَ وَمَا كُتِبَ لَهُ اِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهٖ، تِسْعُهَا، ثُمُنُهَا، سُبُعُهَا، سُدُسُهَا، خُمُسُهَا، رُبُعُهَا، ثُلُثُهَا، نِصْفُهَا (رواه ابو داود والنسائى وابن حبان فى صحيحه بنحوه ـ الترغيب والترهيب ـ الترهيب من عدم اتمام الركوع والسجود واقامة الصلب بينها)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لئے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے، اسی طرح بعض کے لئے نواں حصہ، بعض کے لئے آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھائی، تہائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ (رواه احمد باسناد جيد ـ الترغيب والترهيب ـ الترهيب من عدم اتمام الركوع والسجود واقامة الصلب بينها)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز کی طرف دیکھتے ہی نہیں جو رکوع اور سجدہ کے درمیان یعنی قومہ میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرے۔

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَی رَجُلاً لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ، فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَیْفَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا صَلَّیْتَ، قَالَ وَاحْسِبُهُ، قَالَ: وَلَوْ مِتَّ مِتَّ عَلٰی غَیْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ (صحیح البخاری ۔ باب اذا لم یتم السجود)۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو رکوع اور سجدہ کو پوری طرح سے ادا نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوگیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اگر تو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے مر گیا تو محمد ﷺ کے دین کے بغیر مرے گا۔

عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا لِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیَکُمْ کَأَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شَمْسٍ، اَسْکُنُوْا فِی الصَّلَاةِ (صحیح مسلم ۔ باب الامر بالسکون فی الصلاۃ)۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ نماز میں گھوڑے کی دُم کی طرح اپنے ہاتھ اٹھاتے ہو۔ نماز میں سکون اختیار کرو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَا یَکُفَّ شَعْراً وَلَا ثَوْباً (البخاری ۔ باب السجود علی سبعة اعظم / ومسلم ۔ باب اعضاء السجود والنهی عن کف الشعر والثوب)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سات

اعضاء پرسجدہ کرنے کا حکم دیا، اور نیز اس بات کا حکم فرمایا کہ نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: نَھَی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ نَقْرَۃِ الْغُرَابِ، وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ یُّوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَکَانَ فِی الْمَسْجِدِ کَمَا یُوْطِنُ الْبَعِیْرُ (رواہ احمد وابو داود والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحھما / الترغیب والترھیب ۔ الترھیب من عدم اتمام الرکوع والسجود)۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کوّے کی طرح ٹھونگے مارنے سے (یعنی جلدی جلدی نماز پڑھنے سے) اور درندہ کی کھال بچھا کر نماز پڑھنے سے اور اس سے کہ کوئی شخص مسجد میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر کرلے جیسے کہ اونٹ (اپنے اصطبل) میں ایک خاص جگہ مقرر کرلیتا ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَوَّلُ عِلْمٍ یُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ اَلْخُشُوْعُ، یُوْشِکُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ جَمَاعَۃٌ فَلَا تَرٰی فِیْہِ رَجُلًا خَاشِعاً (الترمذی ۔ باب ما جا فی ذھاب العلم)۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس چیز کا علم لوگوں سے اٹھالیا جائیگا وہ خشوع کا علم ہے۔عنقریب مسجد میں بہت سے لوگ آئیں گے، تم ان میں ایک شخص کو بھی خشوع والا نہ پاؤ گے۔



نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان بآواز ہوا خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو وہ واپس آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پھر بھاگ جاتا ہے اور اقامت پوری ہونے کے بعد پھر واپس آجاتا ہے تاکہ نمازی کے دل میں وسوسہ ڈالے۔ چنانچہ نمازی سے کہتا ہے یہ بات یاد کر اور یہ بات یاد کر۔ ایسی ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو باتیں نمازی کو نماز سے پہلے یاد نہ تھیں یہاں تک کہ نمازی کو یہ بھی خیال نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں ہوئیں۔ (مسلم ۔ باب فضل الاذان ....)

شیطان کی پہلی کوشش مسلمان کو نماز سے ہی دور رکھنا ہے کیونکہ نماز اللہ کی اطاعت کے تمام کاموں میں سب سے افضل عمل ہے۔ لیکن جب اللہ کا بندہ شیطان کی تمام کوششوں کو ناکام بنا کر اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب عمل نماز کو شروع کر دیتا ہے تو پھر وہ نماز کی روح یعنی خشوع وخضوع سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے، چنانچہ وہ نماز میں مختلف دنیاوی امور کو یاد دِلا کر نماز کی روح سے غافل کرتا ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اسباب اختیار کرے کہ جن سے نمازیں خشوع وخضوع کے ساتھ ادا ہوں۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کے چند اسباب ذکر کئے جارہے ہیں۔ اگر ان مذکورہ اسباب کو اختیار کیا جائے گا تو انشاء اللہ شیاطین سے حفاظت رہے گی اور ہماری نمازیں خشوع وخضوع کے ساتھ ادا ہوں گی۔

نماز شروع کرنے سے پہلے:

ا) جب مؤذن کی آواز کان میں پڑے تو دنیاوی مشاغل کو ترک کر کے اذان کے کلمات کا جواب دیں اور اذان کے اختتام پر نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھ کر اذان کے بعد کی دعا پڑھیں۔

۲) پیشاب وغیرہ کی ضروریات سے فارغ ہوجائیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:
(لاصَلاۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلا وَھُوَ یُدَافِعُہ الاخبَثَان ۔ صحیح مسلم) کھانے کی موجودگی میں (اگر واقعی بھوک لگی ہو) نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی اس حالت میں جب پیشاب پائخانہ کا شدید تقاضہ ہو۔

۳) بسم اللہ پڑھکر سنت کے مطابق اس یقین کے ساتھ وضو کریں کہ ہر عضو سے آخری قطرے کے گرنے کے ساتھ اس عضو کے ذریعہ کئے جانے والے گناہ بھی معاف ہو رہے ہیں اور وضو کی وجہ سے اعضاء قیامت کے دن روشن اور چمکدار ہوں گے جن سے تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ اپنے امت کے افراد کی شناخت فرمائیں گے۔

۴) صاف ستھرہ لباس پہن لیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: (یَا بَنِی آدَمَ خُذُوا زِینَتَکُم عِندَ کُلِّ مَسجِد) اے آدم کی اولاد! ہر نماز کے وقت ایسا لباس زیبِ تن کرلیا کرو جسمیں ستر پوشی کے ساتھ زیبائش بھی ہو (سورہ الاعراف ۳۱)۔ نیز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے (مسلم)۔

﴿وضاحت﴾ تنگ لباس ہرگز استعمال نہ کریں۔ نیز مرد حضرات پائجامہ یا کوئی دوسرا لباس ٹخنوں سے نیچے نہ پہنیں، احادیث میں ٹخنوں سے نیچے پائجامہ وغیرہ پہننے والوں کے لئے سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

۵) جو چیزیں نماز میں اللہ کی یاد سے غافل کریں، ان کو نماز سے قبل ہی دور کردیں۔

۶) اپنی وسعت کے مطابق سخت سردی اور سخت گرمی سے بچاؤ کے اسباب اختیار کریں۔

۷) شوروغل کی جگہ نماز پڑھنے سے حتی الامکان بچیں۔

﴿وضاحت﴾ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ مسجد میں جماعت کی نماز کے وقت اپنی دُوکان، کاروبار اور فیکٹری وغیرہ' خاص کر آواز کرنے والی مشینوں کو بند کردے تا کہ سکون کے ساتھ فرض نماز ادا کی جا سکے۔

۸) مرد حضرات فرض نماز جماعت کے ساتھ مسجدوں میں اور مستورات گھر میں ادا کریں۔
۹) صرف حلال روزی پر اکتفا کریں اگرچہ بظاہر کم ہی کیوں نہ ہو۔
۱۰) نماز میں خشوع وخضوع پیدا ہو جائے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہیں۔

نماز شروع کرنے کے بعد:

۱) نہایت ادب واحترام کے ساتھ اپنی عاجزی وفروتنی اور اللہ جلّ شانہ کی بڑائی، عظمت اور علوِ شان کا اقرار کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا کر زبان سے اللہ اکبر کہیں، دل سے یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ ہی بڑا ہے اور وہی جی لگانے کے لائق ہے اس کے علاوہ ساری دنیا حقیر اور چھوٹی ہے، اور دنیا سے بے تعلق ہو کر اپنی تمام تر توجہ صرف اسی ذات کی طرف کریں جس نے ہمیں ایک ناپاک قطرے سے پیدا فرما کر خوبصورت انسان بنادیا اور مرنے کے بعد اسی کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی اس دنیاوی زندگی کا حساب دینا ہے۔
۲) ثنا، سورہ فاتحہ، سورہ، رکوع وسجدہ کی تسبیحات، جلسہ وقومہ کی دعائیں، التحیات، نبی اکرم ﷺ پر درود اور دعاؤں وغیرہ کو سمجھ کر اور غور وفکر کرتے ہوئے اطمینان کے ساتھ پڑھیں، اگر تدبر وتفکر نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا معلوم ہو کہ نماز کے کس رکن میں ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں۔
۳) اس یقین کے ساتھ نماز پڑھیں کہ نماز میں اللہ جلّ شانہ سے مناجات ہوتی ہے جیسا کہ حضرت انس ؓ کی حدیث میں گزرا۔ نیز دوسری حدیث میں ہے کہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے دوران اللہ تبارک وتعالیٰ ہر آیت کے اختتام پر بندہ سے مخاطب ہوتا ہے۔
۴) اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، نیز بالوں اور کپڑوں کو سنوارنے میں نہ لگیں۔
۵) سجدہ کے وقت یہ یقین ہو کہ میں اس وقت اللہ کے بہت زیادہ قریب ہوں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ نماز کے دوران سجدہ کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ (مسلم)
۶) نماز کے تمام ارکان واعمال کو اطمینان اور سکون کے ساتھ ادا کریں۔

۷) نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق ہی نماز ادا کریں۔

۸) نماز میں خشوع وخضوع کی کوشش کے باوجود اگر بلا ارادہ دھیان کسی اور طرف چلا جائے تو خیال آتے ہی فوراً نماز کی طرف توجہ کریں۔اس طرح بلا ارادہ کسی طرف دھیان چلا جانا نماز میں نقصان دہ نہیں ہے (انشاء اللہ)۔

﴿وضاحت﴾ نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کے لئے کثرت سے اللہ کے ذکر کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے اس لئے صبح وشام پابندی سے اللہ کا ذکر کرتے رہیں کیونکہ ذکر شیطان کو دفع کرتا ہے اوراس کی قوت کو توڑتا ہے نیز دل کو گناہوں کے زنگ سے صاف کرتا ہے۔

اہم گزارش: نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے، اور نماز کی قبولیت کے لئے سب سے اہم اور بنیادی شرط: اخلاص ہے کیونکہ اعمال کی قبولیت کا انحصار نیت اور ارادہ پر ہوتا ہے جیسا کہ بخاری شریف کی پہلی حدیث میں ہے: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی........۔ لہذا نماز کی ادائیگی سے خواہ فرض ہو یا نفل صرف اللہ جلّ شانہ کی رضامندی مطلوب ہو۔دوسروں کو دکھانے کے لئے نماز نہ پڑھیں کیونکہ دوسروں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھنے کو احادیث میں فتنۂ دجال سے بھی بڑا فتنہ اور شرک قرار دیا ہے۔

☆ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کررہے تھے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہیں دجال کے فتنے سے زیادہ خطرناک بات سے آگاہ نہ کردوں؟ ہم نے عرض کیا: ضرور۔ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: شرکِ خفیٔ دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے اوروہ یہ ہے کہ ایک آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو اور نماز کو اس لئے لمبا کرے کہ کوئی آدمی اسے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ - باب الریاء والسمعہ)

☆ حضرت شداد بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا..................۔(مسند احمد۔ج ۴،ص ۱۲۵)

قرآن کریم میں مؤمنین کی صفات اور نماز

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ایمان والوں کی صفات میں سے نماز کی پابندی کرنے کو خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ جن میں سے بعض آیات مندرجہ ذیل ہیں:

☆ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (سورۃ التوبۃ:۷۱)

مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار ومعاون اور) دوست ہیں۔ وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔

☆ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ التوبۃ:۱۱۲)

وہ (ایمان والے) ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (یا راہِ حق میں سفر کرنے والے) رکوع اور سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے اور بری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدوں کا خیال رکھنے والے ہیں۔ اور ایسے مؤمنوں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔

☆ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ .... الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ .... اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (سورۃ الانفال:۲-۴)

بس ایمان والے تو ایسے ہی ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو اُن کے قلوب ڈر جاتے ہیں...... جو کہ نمازوں کی پابندی کرتے ہیں........یہی لوگ سچے ایمان والے ہیں۔ ان کے لئے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

☆ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰی صَلَا تِهِمْ یُحَافِظُوْنَ (سورۃ الانعام:۹۲)

اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں' ایسے لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی پابندی رکھتے ہیں۔

☆ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَا تِهِمْ خَاشِعُوْنَ (سورۃ المومنون:۱-۲)

یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔

☆ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ (سورۃ ابراہیم:۳۱)

میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جو ایمان لائے ہیں کہ نمازوں کو قائم رکھیں۔

☆ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (سورۃ الحج:۴۱)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جمادیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں اور زکاتیں دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

☆ لٰکِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِکَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا (سورۃ النساء:۱۶۲)

لیکن ان میں سے (اہل کتاب میں سے) جو کامل اور مضبوط علم والے ہیں اور ایمان

والے ہیں اور جو اُس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف اُتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں.......... یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑے اجر عطا فرمائیں گے۔

☆ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (سورۃ الفرقان: ۶۳-۶۴)

رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی (عاجزی) کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔ اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔

اس کے بعد سورہ کے اختتام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہی لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت میں بالا خانے دئے جائیں گے۔

☆ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ (سورۃ المائدۃ: ۵۵)

(مسلمانو) تمہارا دوست خود اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور ایمان والے ہیں جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور زکاۃ ادا کرتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔

نمازوں کا اہتمام کرنے والے ہی قرآن کریم کی ہدایات سے فیضیاب ہوتے ہیں:

ویسے تو اللہ کی کتاب تمام ہی انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے نازل ہوئی ہے مگر اس چشمۂ فیض سے سیراب وہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنے خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکموں کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں خاص کر نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں کئی مرتبہ ذکر کیا ہے:

☆ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ .... اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۃ البقرۃ:۲-۵)

اس کتاب میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے جو کہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں..................یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں۔

☆ تِلْکَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَکِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ھُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ (سورۃ النمل:۱-۳)

یہ آیتیں ہیں قرآن کی اور روشن کتاب کی، ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لئے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ ادا کرتے ہیں۔

☆ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ (سورۃ لقمان:۲-۴)

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں جو نیکو کاروں کے لئے رہبر اور (سراسر) رحمت ہے جو کہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں۔

☆ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَیْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ (سورۃ فاطر:۱۸)

(اے نبی) تم صرف انھیں کو آگاہ کرسکتے ہو جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ یعنی آپ کے ڈرانے سے وہی اپنا رویہ درست کرکے نفع اٹھائیگا جو خدا سے بن دیکھے ڈرتا ہو اور نمازوں کی پابندی کرتا ہو۔

﴿وضاحت﴾ ان آیات میں اقامۃ الصلاۃ سے مراد پابندی کے ساتھ نمازوں کا اہتمام کرنا ہے ورنہ نماز تو منافق بھی پڑھتے تھے۔

نماز اور انبیاء کرام قرآن میں

نمازؔ اللہ جلّ شانہ کے ہاں ایسا محبوب اور مہتم بالشان عمل ہے کہ اس کی فرضیت صرف امتِ محمدیہ ہی کے لئے نہیں بلکہ پہلی امتوں کے لئے بھی نماز پڑھنے کا حکم تھا۔ نیز اللہ جلّ شانہ نے بے شمار فرشتوں کی تخلیق صرف اسی لئے کی ہے کہ وہ نماز کے دو اہم رکن: رکوع اور سجدہ کی حالت میں قیامت تک رہیں۔

غرض جس طرح قرآن کریم میں نبی اکرم ﷺ کا ذکر نماز کے تعلق سے ملتا ہے، اسی طرح پہلے انبیاء کرام کا ذکر بھی کثرت سے موجود ہے، بعض آیات کا ذکر یہاں کیا جارہا ہے:

نبی اکرم ﷺ:

☆ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّکَ یَضِیْقُ صَدْرُکَ بِمَا یَقُوْلُوْنَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ (سورۃ الحجر:۹۷-۹۸)

ہمیں خوب معلوم ہے کہ ان (مشرکین) کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے، سو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہوجائیں۔

اسی لئے نبی اکرم ﷺ کی عادت تھی کہ جب بھی کوئی اہم بات پیش آتی تو آپ ﷺ نماز کی طرف جھپٹتے۔

☆ وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ (سورۃ طٰہٰ:۱۳۲)

(اے محمد) اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود بھی اس پر قائم رہ۔ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں۔

﴿وضاحت﴾ اس خطاب میں ساری امت نبی ﷺ کے تابع ہے یعنی ہر مسلمان کے لئے

ضروری ہے کہ وہ خود بھی نماز کی پابندی کرے اور اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تاَ کید کرتا رہے۔

☆ **اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ** (سورۃ الکوثر)

یقیناً ہم نے تجھے حوضِ کوثر دیا ہے، پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

☆ **یٰۤاَیُّھَا الۡمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا اَوۡزِدۡ عَلَیۡہِ** (سورۃ المزمل:۱-۴)

(اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے خطاب فرمایا:) اے چادر اوڑھنے والے! رات کو تہجد کی نماز میں کھڑے رہا کریں مگر کچھ دیر آرام فرمالیں یعنی آدھی رات یا آدھی رات سے کچھ کم یا آدھی رات سے کچھ زیادہ آرام فرمالیں۔

☆ **اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَنِصۡفَہٗ وَثُلُثَہٗ وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ** (سورۃ المزمل:۲۰)

آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی ہاجرہ اور اپنے شیر خوار بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مُلکِ شام سے مکہ کی سرزمین میں لاکر بیت اللہ کے قریب بنجر اور چٹیل میدان میں اقامت صلاۃ (نماز قائم کرنے) کے عظیم مقصد کے لئے بساتے ہیں اور اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں:

☆ **رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ** (سورۃ ابراہیم:۳۷)

اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے

حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔اے ہمارے پروردگار! یہ اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں۔

اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اور اپنی اولاد کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں:

☆ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ

(سورۃ ابراہیم:۴۰)

اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی (یعنی میرے ساتھ میری اولاد کو بھی نماز کا اہتمام کرنے والا بنا) اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔

﴿وضاحت﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنی اولاد کے لئے بھی نماز کی پابندی کرنے کی دعا مانگی، جس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کی بھی نمازوں کی فکر کرنی چاہئے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام:

☆ وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا وَکَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَکَانَ عِنْدَ رَبِّہٖ مَرْضِیًّا

(سورۃ مریم:۵۴-۵۵)

اس کتاب میں اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ بھی بیان کر، وہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔ وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکاۃ کا حکم دیتا تھا، اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کو ظاہر کرنے کے لئے بغیر باپ کے حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا۔ بغیر باپ کے بچہ کی پیدائش پر لوگوں

نے حضرت مریم علیہا السلام کے ارد گرد جمع ہو کر ان پر تہمتیں لگانی شروع کر دیں، حضرت مریم علیہا السلام نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اسی سے دریافت کر لو، مگر سبھی لوگوں نے کہا کہ ہم اس گود کے بچے سے کیسے بات کر سکتے ہیں، تبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیر خوار بچے ہوتے ہوئے بھی اللہ کے حکم سے بول اٹھتے ہیں:

☆ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا (سورۃ مریم:۳۰-۳۱)

انھوں نے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں۔ اور اس نے مجھے نماز اور زکاۃ کا حکم دیا جب تک بھی میں زندہ رہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام:

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی سے نکاح کر کے اور ان کے گھر دس سال گزارنے کے بعد اپنے وطن واپس ہو رہے ہیں۔ راستہ میں انتہائی سردی کے زمانے میں رات کی تاریکیوں میں ان کی اہلیہ کو دردِ زہ ہوتا ہے۔ دور پہاڑی پر روشنی نظر آتی ہے، اپنی اہلیہ کو وہیں چھوڑ کر اس روشنی کو آگ سمجھ کر لینے کے لئے چلے جاتے ہیں مگر وہ آگ نہیں بلکہ اللہ کی تجلی تھی، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس پہاڑی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرتا ہے:

☆ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ

(سورۃ طٰہٰ:۱۴)

بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا عبادت کے کوئی لائق نہیں ہے پس تو میری ہی

عبادت کر، اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت کا تاج پہنا کر سب سے پہلے نماز کا حکم فرمایا۔

☆ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ (سورۃ یونس:۸۷)

اور ہم نے موسی علیہ السلام اوران کے بھائی کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنے ان لوگوں کے لئے مصر میں گھر برقرار رکھو اور تم سب اپنے انہی گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو اور نماز کے پابند رہو اور آپ مسلمانوں کو بشارت دے دیں۔

حضرت زکریا علیہ السلام:

☆ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ (سورۃ آل عمران:۳۹)

پس فرشتوں نے انھیں آواز دی جب کہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام:

☆ قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ

(سورۃ ہود:۸۷)

انہوں نے (یعنی کافروں نے) جواب دیا کہ اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادوں کے معبودوں کو چھوڑ دیں۔

﴿وضاحت﴾ حضرت شعیب علیہ السلام بہت کثرت سے نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابراہیم، لوط، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام:

حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا تذکرہ

فرما کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

☆ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِـمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ (سورۃ الانبیاء:۷۳)

ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکاۃ دینے کی وحی (تلقین) کی اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔

حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت:

☆ يٰبُنَـىَّ اَقِمِ الصَّـلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (سورۃ لقمان:۱۷)

اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آجائے اس پر صبر کرنا۔ (یقین مان) کہ یہ بڑے تأکیدی کاموں میں سے ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کا نماز کے ساتھ شغف اور تعلق

حضورِ اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کا نماز کے ساتھ جو گہرا تعلق تھا، اور نماز میں ان کی جو حالت اور کیفیت ہوا کرتی تھی، اس کا اندازہ قرآن وحدیث سے ادنی سی واقفیت رکھنے والا شخص بھی کرسکتا ہے۔ بے شمار واقعات احادیث میں موجود ہیں، یہاں اختصار کی وجہ سے صرف چند احادیث وواقعات کا ذکر کیا جارہا ہے۔

(۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

.... میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے............ (مسندِ احمد، نسائی)

(۲) حدیث میں ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ ﷺ مسجد نبوی کے مؤذن حضرت بلالؓ سے ارشاد فرماتے: بلالؓ! اٹھو، نماز کا بندوبست کرکے ہمارے دل کو چین اور آرام پہنچاؤ۔ (مسند احمد، ابوداؤد)

(۳) حضور اکرم ﷺ کا نماز کے ساتھ گہرے تعلق کا واضح اندازہ اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے کہ ہجرت سے قبل آپ کو مکہ والوں نے طرح طرح سے ستایا، انھوں نے آپ پر ظلموں کے پہاڑ توڑے۔ چنانچہ کبھی آپ کی گردن میں چادر کا پھندا ڈالا گیا، کبھی آپ کے اوپر اونٹنی کی اوجڑی اور گھر کا کوڑا ڈالا گیا، طائف میں آپ پر پتھر برسائے گئے، اسی طرح جنگ اُحد میں دشمنوں نے آپ کو زخمی کیا مگر دوسروں کے درخواست کرنے پر بھی آپ نے ان کے حق میں ایک مرتبہ بھی بددعا نہیں کی لیکن غزوۂ خندق کے موقع پر جب دشمنوں نے مدینہ پر چڑھائی کر رکھی تھی ایک دن آپ ﷺ کو عصر کی نماز سورج کے غروب ہونے تک پڑھنے کی مہلت نہ ملی تو آپ ﷺ نے اُن دشمنانِ اسلام کے لئے اتنی سخت بددعا دی کہ ایسی سخت بددعا کسی دوسرے موقع پر آپ نے نہیں دی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿شَغَلُونِی عَنْ صَلاۃِ الْوُسْطٰی صَلاۃِ الْعَصْرِ مَلأَ اللّٰہُ بُیُوتَھُمْ وَقُبُورَھُمْ نَاراً﴾ (ان لوگوں نے مجھے عصر کی نماز

نہیں پڑھنے دی، اللہ ان کے گھروں اوران کی قبروں کو آگ سے بھردے)۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم)

(۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کو قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے بھی تو) معاف کردئے گئے ہیں، پھر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (صحیح بخاری)۔

حضور اکرم ﷺ جو راتوں کو اتنی لمبی لمبی نمازیں ادا کرتے، یہ نماز کے ساتھ خاص شغف اور تعلق کا ہی نتیجہ تھا۔

(۵) حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی عجیب بات جو آپ نے دیکھی ہو وہ سنا دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی کونسی بات عجیب نہ تھی۔ ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ میرے لحاف میں لیٹ گئے، پھر فرمانے لگے: چھوڑو، میں تو اپنے رب کی عبادت کروں۔ یہ فرما کر بستر سے اٹھے، وضو فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور رونا شروع کردیا یہاں تک کہ آنسو سینہ مبارک تک بہنے لگے۔ پھر رکوع فرمایا اس میں بھی اسی طرح روتے رہے۔ پھر سجدہ فرمایا اس میں بھی روتے رہے، پھر سجدہ سے اٹھے اور اسی طرح روتے رہے یہاں تک حضرت بلالؓ نے آکر صبح کی نماز کے لئے آواز دی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اتنا کیوں رو رہے ہیں جب کہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے بھی تو) اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادئے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا پھر میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ اور میں ایسا کیوں نہ کروں جب کہ آج رات مجھ پر ﴿اِنّ فِی خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالارْض وَاخْتِلَافِ

اَللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لآیَاتٍ لِأُولِی الْاَلْبَاب ﴾ سے سورہ آل عمران کے ختم تک کی آیات نازل ہوئی ہیں۔ (صحیح ابن حبان۔ ج ۲، صفحہ ۳۸۶)

(۶) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے رونے کی آواز (سانس رکنے کی وجہ سے) ایسی مسلسل آرہی تھی جیسے چکّی کی آواز ہوتی ہے۔ (ابوداود - باب البکاء فی الصلاۃ)

(۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اور مجھے یہ خیال تھا کہ آپ ﷺ کو یہ معلوم نہیں کہ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے سورہ بقرہ شروع فرمائی۔ میں نے (اپنے دل میں کہا) کہ سو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے لیکن جب آپ ﷺ نے سو آیتیں پڑھ لیں اور رکوع نہ فرمایا تو میں نے سوچا کہ دو سو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے مگر دو سو آیتوں پر بھی رکوع نہ فرمایا تو مجھے خیال ہوا کہ سورت کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ جب آپ ﷺ نے سورت ختم فرمادی تو اَللّٰھُمَّ! لَکَ الْحَمْدُ، اللّٰھُمَّ! لَکَ الْحَمْدُ، تین مرتبہ پڑھا۔ پھر سورہ آل عمران شروع فرمائی تو میں نے خیال کیا کہ اس کے ختم پر تو رکوع فرما ہی لیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ سورہ ختم فرمائی لیکن رکوع نہیں فرمایا اور تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ! لَکَ الْحَمْدُ، پڑھا۔ پھر سورہ مائدہ شروع فرمادی۔ میں نے سوچا کہ سورہ مائدہ کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے سورہ مائدہ کے ختم پر رکوع فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیم پڑھتے سنا اور آپ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جسکی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپ ﷺ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ فرمایا اور میں نے آپ ﷺ کو سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعْلٰی پڑھتے سنا اور آپ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جسکی وجہ سے) میں سمجھا کہ

آپ ﷺ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں جسکو میں نہیں سمجھ رہا تھا۔ پھر (دوسری رکعت میں) سورہ انعام شروع فرمائی تو میں آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر چلا گیا (کیونکہ میں مزید رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کی ہمت نہ کر سکا) (مصنف عبدالرزاق)

(۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات' میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نمازِ (تہجد) پڑھنے لگا، آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میرے دل میں ایک غلط چیز کا خیال آنے لگا۔ پوچھا گیا کہ کس چیز کا خیال آنے لگا۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خیال آیا کہ بیٹھ جاؤں یا نماز کو چھوڑ دوں (کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنی لمبی نماز پڑھنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا)۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۹) نبی اکرم ﷺ کا نماز کے ساتھ جو خاص تعلق تھا اسکا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ مرض الوفات میں مرض کی شدت کے باوجود وفات سے چار دن پہلے یعنی جمعرات کی مغرب تک تمام نمازیں آپ ﷺ خود ہی پڑھایا کرتے تھے۔ عشاء کے وقت بیماری کی شدت کی وجہ سے مسجد جانے کی طاقت نہ رہی، پھر بھی دو تین مرتبہ غسل کیا تا کہ صحابہ کرام کو عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھائیں مگر ہر بار غشی طاری ہوئی۔ بالآخر آپ ﷺ کے فرمان پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ ہفتہ یا اتوار کو نبی اکرم ﷺ نے جب اپنی طبیعت میں بہتری دیکھی تو دو آدمیوں کے سہارے سے چلکر ظہر کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد تشریف لائے۔ اگلے روز دوشنبہ کو نبی اکرم ﷺ اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے۔

(۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلا آخری کلام (نماز، نماز اور غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو) تھا۔ (ابوداؤد)

(۱۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز، اپنے غلاموں (اور ماتحت لوگوں) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، یعنی ان کے حقوق ادا

کرو۔جس وقت آپ ﷺ نے یہ وصیت فرمائی، آپکی زبان مبارک سے پورے لفظ نہیں نکل رہے تھے۔ (مسند احمد)

غرض نبی اکرم ﷺ نے زندگی کے آخری لمحات تک نماز کا اہتمام فرمایا اور امت کو بھی آخری وقت میں نماز کے اہتمام کرنے کی وصیت فرماگئے، یہ صرف نماز کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا خاص تعلق اور شغف کا نتیجہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی آخری وقت تک نمازوں کا اہتمام کرنے والا بنائے۔

(۱۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ہم سے باتیں کرتے تھے اور ہم حضور سے باتیں کرتے تھے لیکن جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ ﷺ ایسے ہوجاتے گویا ہم کو پہچانتے ہی نہیں اور ہمہ تن اللہ کی طرف مشغول ہوجاتے۔ (فضائل نماز)

(۱۳) حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک لکڑی گڑی ہوئی ہے۔(نماز کی حقیقت)

(۱۴) حضرت عمر فاروق ؓ کو جب خنجر سے زخمی کیا گیا تو ایک وقت آپ پر غشی سی کیفیت طاری تھی کہ کسی نے آپ کو نماز کے لئے بیدار کیا تو حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا: جی ہاں۔ نماز ضرور پڑھنی ہے جس نے نماز نہیں پڑھی اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ چنانچہ آپ نے اسی حال میں نماز ادا کی، اور ان کے زخم سے خون کا گویا فوارہ جاری تھا۔ (موطا امام مالک)

(۱۵) ایک غزوہ کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطرہ کے موقع پر رات کو پہرا دینے کے واسطے دو صحابیوں کو متعین فرمایا، ان میں سے ایک مہاجر تھے اور دوسرے انصاری۔ انھوں نے ڈیوٹی کے اوقات کو تقسیم کرلیا کہ ہر ایک آدھی رات پہرہ دے اور آدھی رات سوئے۔(یعنی ایک سوئے اور ایک پہرہ دے) اس تقسیم کے مطابق انصاری صحابی نے رات کے پہلے حصہ میں پہرا دینا شروع کیا، اور مہاجر ساتھی سوگئے۔ پھر انصاری صحابی نے بجائے خالی جاگنے کے یہ بہتر

سمجھا کہ نماز میں مشغول رہ کر یہ وقت گزارا جائے چنانچہ انھوں نے نماز شروع کردی۔ دشمن کی جانب سے کوئی آیا اور اس نے آدمی کھڑا دیکھ کر تیر مارا، اور جب یہاں کوئی حرکت نہ ہوئی اور نہ کوئی آواز نکلی تو یہ سمجھ کر نشانہ خطا کر گیا، دوسرا اور پھر تیسرا تیر مارا اور ہر تیر ان کے جسم میں پیوست ہوتا رہا اور یہ اس کو نکال نکال کر پھینکتے رہے اور نماز میں مشغول رہے پھر اطمینان سے رکوع کیا، پھر سجدہ کیا اور نماز پوری کر کے مہاجر ساتھی کو جگایا۔ انھوں نے اٹھکر دیکھا کہ ایک چھوڑ تین تین جگہ سے خون جاری ہے، انھوں نے ماجرا پوچھا اور کہا کہ تم نے مجھے شروع ہی میں کیوں نہ جگایا۔ ان انصاری صحابہ نے جواب دیا کہ میں نے ایک سورہ (سورۃ الکہف) شروع کر رکھی تھی، میرا دل نہ چاہا کہ اس کو ختم کرنے سے پہلے رکوع کروں لیکن پھر مجھے خطرہ ہوا کہ اگر اسی طرح پے در پے تیر لگتے رہے اور میں مر گیا تو حضور نے پہرہ داری کی جو خدمت میرے سپرد کی ہے وہ فوت ہو جائے گی، اس خیال سے میں نے رکوع کر دیا۔ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو سورہ کے ختم کرنے سے پہلے رکوع نہ کرتا اگرچہ مر ہی کیوں نہ جاتا۔ (نماز کی حقیقت)

(۱۶) حضرت ابوطلحہ انصاری ایک دن اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، ایک پرندہ اڑا اور کچھ دیر تک باغ میں چکر لگاتا رہا، ان کی نگاہ اس پر پڑی اور اس کے ساتھ تیرتی رہی، توجہ اس پرندہ کی طرف ہو جانے کی وجہ سے نماز میں بھول ہوگئی، یاد نہ رہا کہ یہ کون سی رکعت ہے، فوراً حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری نماز میں یہ خلل اس باغ ہی کی وجہ سے پڑا ہے، میں اب اس کو اپنی ملکیت سے نکالتا ہوں اور راہِ خدا میں دیتا ہوں جہاں آپ مناسب سمجھیں اس کو لگا دیں۔ تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ کا یہ باغ کئی لاکھ درہم کی مالیت کا تھا جس کو انھوں نے صرف اپنی نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی خاطر اللہ کے راستے میں عطا کر دیا۔ (نماز کی حقیقت)

(۱۷) حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کے زمانے میں ایک انصاری صحابی ایک دن اپنے باغ

میں نماز پڑھ رہے تھے، کھجوروں کے پکنے کا خاص موسم تھا، اور خوشے کھجوروں کے بوجھ سے جھکے پڑے تھے، ان کی نگاہ خوشوں پر پڑی اور وہ منظر ان کو بھلا معلوم ہوا۔ خیال کے ادھر لگ جانے سے ان کو نماز میں بھول ہوگئی اور یاد نہیں رہا کہ کتنی رکعت پڑھ چکے ہیں۔ نماز میں بس اتنا خلل آجانے سے انھیں اس قدر صدمہ ہوا کہ اسی وقت طے کرلیا کہ اس باغ کو اپنے پاس نہیں رکھوں گا۔ چنانچہ حضرت عثمان غنیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ماجرا ظاہر کر کے عرض کیا کہ میں اس کو راہِ خدا میں خرچ کرنا چاہتا ہوں۔ اب آپ کے حوالے ہے اس کا جو چاہیں کریں اور جہاں چاہیں لگا دیں۔ چنانچہ انھوں نے ۵۰ ہزار درہم میں اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت دینی کاموں میں صرف فرمادی۔ (نماز کی حقیقت)

(۱۸) حضرت خبیبؓ جب کافروں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوگئے اور ایک مدت تک قید میں رکھنے کے بعد قتل کرنے کے واسطے ان کو مقتل (قتل کرنے کے جگہ) میں لایا گیا تو سولی پر چڑھانے سے قبل ان سے پوچھا گیا کہ تمہاری اگر کوئی خاص تمنا ہو تو کہو۔ انھوں نے کہا: ہاں، ایک تمنا ہے اگر تم پوری کرسکو اور وہ صرف یہ ہے کہ دنیا سے جانے کا وقت ہے اور اللہ کے دربار کی حاضری قریب ہے، اگر تم مہلت دو تو دو رکعت نماز پڑھ لوں، چنانچہ مہلت دی گئی اور انھوں نے بڑے اطمینان اور خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ سمجھوگے کہ موت کے ڈر سے دیر کرنا چاہتا ہے تو دو رکعت اور پڑھتا۔ اسکے بعد سولی پر لٹکا دئے گئے۔ (نماز کی حقیقت)

ان چند واقعات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کا نماز کے ساتھ کیسا شغف اور تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم کو بھی نماز کے ساتھ ایسا ہی تعلق رکھنے والا بنائے۔

بے نمازی اور نماز میں سستی کرنے والے کا شرعی حکم

تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں کسی کو ناحق قتل کرنے، کسی کا مال لوٹنے، زنا کرنے، چوری کرنے اور شراب پینے سے بھی بڑا گناہ نماز کا ترک کرنا ہے۔

نماز، بالکلیہ نہ پڑھنے والوں یا صرف جمعہ وعیدین یا کبھی کبھی پڑھنے والوں کا قرآن وحدیث کی روشنی میں شرعی حکم کیا ہے، اس سلسلہ میں علماء کی متعدد رائیں ہیں:

۱) حضرت امام احمد ابن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص کافر ہے اور ملتِ اسلامیہ سے نکل جاتا ہے۔ اس کی سزا یہ ہے کہ اگر توبہ کر کے نماز کی پابندی نہ کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔ اس رائے کے مطابق بے شمار احکامات مرتب ہوتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

- وہ مکہ اور مدینہ کی سرزمین میں داخل نہیں ہوسکتا ہے۔
- اپنے والد یا قریبی رشتہ دار کے انتقال پر وراثت میں شریک نہیں ہوسکتا ہے۔
- ایسے شخص کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔
- مسلمان عورت کے ساتھ اسکا نکاح جائز نہیں ہے، اگر نکاح کر چکا ہے تو وہ فسخ ہو جائیگا۔
- اسکی نہ جنازے کی نماز پڑھی جائیگی اور نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا۔
- اسکی مغفرت کے لئے دعا بھی نہیں مانگی جائیگی۔

۲) حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ نمازوں کو چھوڑنے والا کافر تو نہیں، البتہ اسکو قتل کیا جائیگا۔

۳) حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اسکو قتل نہیں کیا جائیگا، البتہ حاکمِ وقت اسکو جیل میں ڈال دے گا۔ اور وہ جیل ہی میں رہے گا یہاں تک کہ توبہ کر کے نماز شروع کر دے یا پھر وہیں

مر جائے۔

نماز کو ترک کرنے یا اس میں سستی کرنے پر قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ میں بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ یہاں کیا جا رہا ہے:

آیاتِ قرآنیہ:

☆ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا (سورۃ مریم:۵۹-۶۰)

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انھوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، وہ غی میں ڈالیں جائیں گے۔ سوائے اُن کے جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، ایسے لوگ جنت میں جائیں گے۔

نماز کو ضائع کرنے والے کون ہیں؟ حضرت مجاہد، حضرت عکرمہ، حضرت عطاء اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی امت میں کچھ لوگ' آخری زمانے میں ایسے پیدا ہوں گے جو نمازوں کو ضائع کرکے اپنی خواہشوں کی اتباع کریں گے (تفسیر ابن کثیر، تفسیر بغوی)۔

نماز کو ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟

۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کو اس کے وقت پر اور اطمینان وسکون کے ساتھ ادا نہ کرنا' نماز کو ضائع کرنا ہے (تفسیر ابن کثیر، تفسیر قرطبی)۔

۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کہتے ہیں کہ نماز کو ضائع کرنا بالکلیہ ترک کرنا نہیں بلکہ وقتوں کو ضائع کرنا ہے، یعنی وقتوں پر نماز کا ادا نہ کرنا نماز کا ضائع کرنا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)۔

۔ حضرت سعید بن مسیّبؒ فرماتے ہیں کہ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک اور عصر کی نماز کو سورج کے غروب ہونے تک ادا نہ کرنا' نماز کو ضائع کرنا ہے (تفسیر بغوی)۔

غی سے کیا مراد ہے؟

۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غیؔ جہنم کی ایک بہت گہری وادی ہے جسمیں کھانا انتہائی خراب ہے (یعنی خون اور پیپ) (تفسیر ابن کثیر)۔

۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غیؔ جہنم کی ایک وادی ہے جسکی حرارت سے جہنم کی دیگر وادیاں پناہ مانگتی ہیں (تفسیر بغوی)۔

۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غیؔ جہنم کی ایک وادی ہے جو نہایت گہری اور شدید گرم ہے (تفسیر بغوی)۔

۔ حضرت عطاء کہتے ہیں کہ غیؔ جہنم کی ایک وادی ہے جسمیں خون اور پیپ بہتا ہے (تفسیر بغوی)۔

۔ حضرت وھب کہتے ہیں کہ غیؔ جہنم کی ایک نہر ہے جو انتہائی گہری ہے اور اسکا پانی بہت زیادہ خراب ہے (تفسیر بغوی)۔

۔ دیگر بعض علماء نے غی سے مراد خسارہ ونقصان یا دردناک عذاب لیا ہے (ابن کثیر، بغوی)۔

حقیقی توبہ:

(الا مَنۡ تَابَ) سے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اگر توبہ کر کے نمازوں کا اہتمام کرنے لگیں، خواہشات کی اتباع سے باز آجائیں، ایمان اور نیک اعمال کے تقاضوں کا اہتمام کرلیں تو ایسے لوگ مذکورہ انجامِ بد سے محفوظ اور جنت کے مستحق ہوں گے۔

☆ **مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ وَلَمۡ نَکُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ** (سورۃ المدثر:۴۲-۴۴)

تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا، وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے، نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے............۔

اہل جنت، جنت کے بالا خانوں میں بیٹھے جہنمیوں سے سوال کریں گے کہ کس وجہ سے تمہیں جہنم میں ڈال دیا گیا تو وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں نہ نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ یعنی ہم نے نہ اللہ کے حقوق ادا کئے اور نہ ہی بندوں کی خبر لی۔

غور فرمائیں کہ جہنمی لوگوں نے جہنم میں ڈالے جانے کی سب سے پہلی وجہ نماز نہ پڑھنا بتلایا کیونکہ نماز ایمان کے بعد اسلام کا اہم اور بنیادی رکن ہے جو ہر مسلمان کے ذمہ ہے۔

☆ مُنِيبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

(سورۃ الروم: ۳۰)

(لوگو!) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔

یعنی ایمان و تقوی اور نماز قائم کرنے سے گریز کر کے، مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔

☆ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَا تِهِمْ سَاهُوْنَ (سورۃ الماعون: ۴-۵)

ان نمازیوں کے لئے خرابی (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے جو نماز سے غافل ہیں۔

اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز یا تو پڑھتے ہی نہیں، یا پہلے پڑھتے رہے ہیں پھر سست ہو گئے یا نماز کو اس کے اپنے مسنون وقت میں نہیں پڑھتے، جب جی چاہتا ہے پڑھ لیتے ہیں یا تاخیر سے پڑھنے کو معمول بنا لیتے ہیں یا خشوع و خضوع کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ یہ سارے ہی مفہوم اس میں آجاتے ہیں، اس لئے نماز کی مذکورہ ساری ہی کوتاہیوں سے بچنا چاہئے۔

☆ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (سورۃ النساء: ۱۴۲)

بے شک منافق اللہ سے چالبازیاں کر رہے ہیں اور وہ انھیں اس چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے۔ اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں

کھڑے ہوتے ہیں۔

نماز اسلام کا اہم ترین رُکن اور اشرف ترین فرض ہے اور اسمیں بھی منافقین کاہلی اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں کیونکہ ان کا دل' ایمان، اللہ کا خوف اور خلوص سے محروم تھا یہی وجہ تھی کہ عشاء اور فجر کی نمازیں بطور خاص ان پر بہت بھاری تھی۔

آج اگر ہمارے لئے وقت پر خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرنا مشکل ہے، تو ہمیں اس کی خاص فکر کرنی چاہئے کیونکہ نماز کو وقت پر جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنا، یا اطمینان وسکون کے ساتھ ادا نہ کرنا مؤمنین کی شان نہیں بلکہ منافقین کا عمل ہے۔

☆ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ

(سورۃ التوبۃ:۵۴)

وہ (منافقین) کاہلی سے ہی نماز کو آتے ہیں اور بُرے دل سے ہی خرچ کرتے ہیں.

معلوم ہوا کہ نماز کو کاہلی اور سستی سے ادا کرنا منافقین کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

☆ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِالْمَسَاقُ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى (سورۃ القیامۃ:۲۸-۳۲)

اور جان لیا اس نے کہ یہ وقت جدائی ہے اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائیگی، آج تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہے، اس نے نہ تو تصدیق کی اور نہ نماز ادا کی بلکہ جھٹلایا اور روگردانی کی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا جرم اور سب سے پہلا جرم ایمان نہ لانا بتایا اور اس کے بعد دوسرا سب سے بڑا جرم نماز نہ پڑھنا قرار دیا۔

☆ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

(سورۃ المرسلات:۴۸-۴۹)

ان سے جب کہا جاتا ہے کہ رکوع کرلو تو نہیں کرتے۔(یعنی جب ان کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے تو نماز نہیں پڑھتے) اس دن جھٹلانے والوں کے لئے سخت ہلاکت ہے۔

<u>احادیث شریفہ:</u>

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (رواه احمد وابو داود والنسائى والترمذى وابن ماجه وابن حبان والحاكم/ الترغيب والترهيب ـ الترهيب من ترك الصلاة تعمداً)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے (اہل ایمان) اوران کے (اہل کفر) درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے، لہذا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ (صحيح مسلم ـ باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة)۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نماز کا چھوڑنا مسلمان کو کفر وشرک تک پہنچانے والا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِىْ خَلِيْلِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعِ خِصَالٍ فَقَالَ:...... وَلَا تَتْرُكُوا الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدِيْنَ فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّداً فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّةِ...... (رواه الطبرانى واحمد بن نصر فى كتاب الصلاة باسنادين لا باس بهما / الترغيب والترهيب۔ الترهيب من ترك الصلاة متعمداً)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب رسول اللہ ﷺ نے سات نصیحتیں کیں: .... جان کر نماز نہ چھوڑو، جو جان بوجھ کر نماز

چھوڑ دے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے ....۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْه قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ:...... وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّداً فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّداً فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰہِ ...... (رواه احمد والطبرانی فی الکبیر ۔ الترغیب والترھیب ۔ الترھیب من ترک الصلاۃ متعمداً)

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ۱۰ باتوں کی وصیت فرمائی:.. فرض نماز جان کر نہ چھوڑنا جو شخص فرض نماز جان کر چھوڑ دیتا ہے اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے.....

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا سَهْمَ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ۔ (رواه البزار ۔ الترغیب والترھیب ۔ الترھیب من ترک الصلاۃ متعمداً)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں اس شخص کا کوئی بھی حصہ نہیں جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ اور وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ...... لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ، اِنَّمَا مَوْضَعَ الصَّلَاةِ مِنَ الدِّیْنِ مَوْضَعَ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ (رواه الطبرنی فی الاوسط والصغیر وقال تفرد به الحسین بن الحکم الجبری ۔ الترغیب والترھیب ۔ الترھیب من ترک الصلاۃ متعمداً)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ......نماز کے بغیر دین نہیں۔ دین میں نماز کا درجہ وہی ہے جو جسمِ انسانی میں سر کا درجہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَا یَرَوْنَ شَیْئاً مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَیْرَ الصَّلَاةِ (الترمذی ۔ باب ما جاء فی ترک الصلاۃ)

حضرت عبداللہ بن شقیقؒ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ نماز کے سوا کسی اور دینی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہ سمجھتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَیْسَ صَلاَةٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ مِنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْواً (البخاری ۔ باب فضل العشاء فی جماعة)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نمازِ عشاء اور نمازِ فجر ادا کرنا منافقوں کے لئے سب سے زیادہ مشکل ہے، اگر انھیں اِن کے ثواب کا علم ہوتا تو اِن اوقات میں زمین پر گھسٹتے ہوئے بھی آتے (اور جماعت سے نماز پڑھتے)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلَّذِیْ تَفُوْتُهُ صَلاَةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهُ وَمَالُهُ (رواه مالك والبخاری ومسلم وابو داود والترمذی والنسائی ابن ماجة ۔ الترغیب والترهیب ۔ الترهیب من فوات العصر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے، اس کی حالت اس شخص کی طرح ہے جس کے اہل وعیال اور مال واسباب سب ہلاک ہو گیا ہو۔

عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ صَلاَةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ (رواه البخاری والنسائی وابن ماجة ۔ الترغیب والترهیب ۔ الترهیب من فوات العصر بغیر عذر)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔

اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِیْ طُعِنَ فِيْهَا فَأيُقِظَ عُمَرَ لِصَلاَةِ الصُّبْحِ فَقَالَ عُمَرُ الْفَارُوْق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَعَمْ، لَا حَظَّ فِی الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلاَةَ فَصَلّٰی عُمَرُ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا (موطا مالك ۔ باب العمل فيمن غلبه الدم جرح او رعاف)

حضرت مسور بن مخزمہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اس رات تشریف لے گئے جس رات آپ کے برچھا مارا گیا تھا۔ جب ان کو صبح کی نماز کے لئے بیدار کیا گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ہاں، ضرور۔ اسلام میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں جو نماز نہ پڑھے۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس حال میں نماز پڑھی کہ آپ کے جسمِ مبارک سے خون بہہ رہا تھا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الرُّؤيَا قَالَ: اَمَّا الَّذِیْ يُثْلَغُ رَأسُهُ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ يَأخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوْبَةِ (صحيح البخاری ۔ باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح)

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب کی حدیث میں نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن یاد کرکے بھلا دیتا ہے اور جو فرض نماز چھوڑ کر سوتا رہتا ہے اس کا سر (قیامت کے دن) پتھر سے کچلا جائیگا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهِ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلاَةَ يَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهُ نُوْرٌ وَّلَا بُرْهَانٌ وَّلَا نَجَاةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَقَارُوْنَ وَ هَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ (صحيح ابن حبان ۔

ذکر الزجر عن ترك المرء المحافظة على الصلوات المفروضة وراه الطبرانی والبیهقی واحمد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔ اور جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ (اسکے پورے ایماندار ہونے کی) کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا۔ اور وہ قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلاً یُصَلِّیُ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی رِجَالٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُیُوْتَهُمْ (صحیح مسلم ۔ باب فضل صلاۃ الجماعة......)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ نہ پڑھنے والوں کے بارے میں فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر جمعہ نہ پڑھنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلا ڈالوں۔

عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُناً بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قَلْبِهِ (النسائی ۔ التشدید فی التخلف عن الجمعه / والترمذی ۔ باب ما جاء فی ترك الجمعة من غیر عذر)۔

حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے تین جمعہ غفلت کی وجہ سے چھوڑ دئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔

سنن ونوافل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قرب میں ترقی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلے۔ جو وہ مجھ سے مانگتا ہے میں اس کو دیتا ہوں۔ (صحیح البخاری۔ باب التواضع)۔

﴿وضاحت﴾ ہاتھ پاؤں بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا اور محبت کے ماتحت ہوتا ہے، اس کا کوئی بھی عمل اللہ کی مرضی کے خلاف نہیں ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائیگا، اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اور خسارہ میں ہوگا۔ اور اگر کچھ نماز میں کمی پائی گئی تو ارشادِ خداوندی ہوگا کہ دیکھو اس بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کو پورا کردیا جائے، اگر نکل آئیں تو ان سے فرضوں کی تکمیل کردی جائیگی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، مسند احمد)۔

لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ فرض نمازوں کے ساتھ سنن ونوافل کا بھی خاص اہتمام کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوجائے جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ نوافل کے ذریعہ اللہ سے قریب ہوتا جاتا ہے۔ نیز اگر خدانخواستہ قیامت کے دن فرض نمازوں میں کچھ کمی نکلے تو سنن ونوافل سے اسکی تکمیل کردی جائے۔

<u>سننِ مؤکدہ:</u> (۲رکعت نمازِ فجر سے قبل، ۴رکعت نمازِ ظہر سے قبل، ۲رکعت نمازِ ظہر کے بعد، ۲ رکعت نمازِ مغرب کے بعد اور ۲ رکعت نمازِ عشاء کے بعد)۔

عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعاً غَيْرَ الْفَرِيْضَةِ، اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ (صحيح مسلم ۔ باب فضل السنن الراتبة)۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں جو کہ فرض نہیں ہیں، اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیا گیا۔

ترمذی میں یہ روایت وضاحت کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن رات میں یہ بارہ رکعتیں پڑھے گا، اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائیگا: ۴ ظہر سے پہلے اور ۲ ظہر کے بعد۔ ۲ مغرب کے بعد۔ ۲ عشاء کے بعد۔ ۲ فجر سے پہلے۔

عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهِ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعاً، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ فِيْ بَيْتِهِ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ (صحيح مسلم ۔ باب جواز النافلة قائماً او قاعداً)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں گھر میں ادا فرماتے پھر مسجد میں جا کر لوگوں کو (فرض) نماز پڑھاتے پھر واپس گھر تشریف لاتے

اور دو رکعت (ظہر کے بعد) ادا فرماتے۔ پھر لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے اور گھر واپس تشریف لاکر دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور گھر تشریف لاکر دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا جَمِیْعاً (مسلم ۔ باب استحباب رکعتی سنه الفجر والحث علیهما وتخفیفهما والمحافظة علیهما)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنتیں) دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دو رکعتیں پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ یَكُنِ النَّبِیُّ ﷺ عَلَی شَیْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهُدَةً مِنْهُ عَلَی رَكْعَتَی الْفَجْرِ (رواه البخاری و مسلم و ابوداود والنسائی وابن خزیمة ۔ الترغیب والترهیب ۔ الترغیب فی المحافظة علی رکعتین قبل الصبح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی سنتوں سے زیادہ کسی نفل کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔ (ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ فجر کی سنتیں مختصر پڑھا کرتے تھے)۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَدَعُوْا رَكْعَتَی الْفَجْرِ وَاِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَیْلُ (ابو داود ۔ باب رکعتی الفجر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنت) نہ چھوڑو اگرچہ گھوڑوں سے تم کو روندیا جائے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَكْعَتَی الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ (الترمذی ۔ باب ما جاء فی اعادتهما بعد

طلوع الشمس وقال الترمذی: والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وبه یقول سفیان ثوری ابن مبارك والشافعی واحمد واسحاق، وقال الحاکم: صحیح علی شرط الشیخین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر کی دو رکعتیں (سنت) نہ پڑھی ہوں تو اسے چاہئے کہ سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔**

عَنْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ (موطا مالك ۔ باب ما جاء فی رکعتی الفجر)

حضرت امام مالک رحمہ اللہ **فرماتے ہیں کہ انھیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہما **کی فجر کی دو رکعت فوت ہوگئیں، تو آپ نے سورج نکلنے کے بعد انھیں قضا پڑھا۔**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ (صحیح البخاری ۔ باب رکعتان قبل الظهر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا **فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے ۴ رکعت اور فجر سے پہلے دو رکعت کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔**

عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ (ابو داود ۔ باب الاربع قبل الظهر وبعدها / والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ۔ باب آخر من سنن الظهر)

حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا **روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھنے کی پابندی کی، اللہ تعالیٰ**

نے اسکو (جہنم کی) آگ پر حرام کردیا۔

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّىْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَتَمَسَّ وَجْهَهُ النَّارُ اَبَداً اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (النسائی ۔ باب الاختلاف علی اسماعیل بن ابی خالد)

حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن بندہ بھی ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھتا ہے اسے جہنم کی آگ انشاء اللہ کبھی نہیں چھوئے گی۔

﴿وضاحت﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ظہر سے پہلے کی چار سنتیں اور فجر سے پہلے کی دو سنتیں ثابت ہوئیں، یہ سننِ مؤکدہ ہیں، آپ ان کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ جبکہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں ظہر کے بعد چار رکعت کی فضیلت بیان ہوئی۔ یہ دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ دو نفل ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ صَلاَّهُنَّ بَعْدَهَا (الترمذی ۔باب آخر من سنن الظهر)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب ظہر سے پہلے ۴ رکعت نہ پڑھتے تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهُ ﷺ اِذَا فَاتَتْهُ الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلاَّهَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ (ابن ماجة ۔ باب من فاتته الاربع قبل الظهر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی ظہر سے پہلی ۴ رکعتیں

رہ جاتی تو آپ ﷺ ظہر کے بعد دو رکعت ادا کر کے فوت شدہ چار رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔

(وضاحت: کبھی کبھی حضور اکرم ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعت ادا کرتے تھے، جیسا کہ مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے)۔

سننِ غیر مؤکدہ:

عَنْ عَلِی بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ (الترمذی ۔ باب ما جاء فی الاربع قبل العصر)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ رَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَاً صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعاً (ابو داود ۔ باب الصلاۃ قبل العصر / والترمذی وقال حدیث حسن ۔ باب ما جاء فی الاربع قبل العصر)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھی۔

﴿وضاحت﴾ اگر وقت کم ہے تو دو رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ ابو داؤد کی روایت میں ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ عصر سے پہلے دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

عشاء کی نماز سے پہلے اگر وقت ہو تو ۴ رکعت ورنہ ۲ رکعت ہی پڑھ لیں:

شارحِ بخاری علامہ ابن حجرؒ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے آنحضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ: جس نے عشاء سے پہلے چار رکعت پڑھیں گویا اس نے رات کو تہجد پڑھی اور عشاء کے بعد چار رکعت پڑھنے والے کو شبِ قدر میں چار رکعت پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

بیہقی نے اس روایت کوحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اورنسائی ودارقطنی نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔(الدرایہ ج ۱ صفحہ ۱۹۸) (نماز پیمبر صفحہ ۲۵۳)۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضراتِ صحابہ کرام عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت کو مستحب سمجھتے تھے۔(مروزی۔قیام اللیل۔صفحہ ۵۸) (نماز پیمبر صفحہ ۲۵۳)۔

نواب صدیق حسن خان ؒ شرح بلوغ المرام (مسک الختام ج ۱ صفحہ ۵۲۵ و ۵۲۹) میں نقل کرتے ہیں کہ عشاء سے پہلے چار رکعت مستحب ہیں، نیز عشاء سے قبل دو رکعت نماز پڑھنے کو بھی وہ حدیث شامل ہے جس کی رو سے اذان واقامت کے درمیان نفل نماز پڑھنے کی ترغیب ہے۔ (نماز پیمبر صفحہ ۲۵۳)۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاۃِ الرَّسُوْلِ فَقَالَتْ: کَانَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءِ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی اَھْلِہٖ فَیُصَلِّیْ اَرْبَعاً ثُمَّ یَأْوِیْ اِلَی فِرَاشِہٖ .... (ابو داود ۔ باب صلاۃ اللیل)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی بابت پوچھا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر گھر آتے اور چار رکعتیں پڑھ کر بستر پر آرام فرماتے..........۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَتْ: مَا صَلَّی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَیَّ اِلَّا صَلَّی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَکْعَاتٍ (ابوداود ۔ باب الصلاۃ بعد العشاء)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کبھی عشاء کے بعد نماز پڑھکر میرے یہاں تشریف نہیں لائے مگر آپ نے چار یا چھ رکعتیں (مع دو رکعت سنتِ مؤکدہ) ضرور پڑھیں۔

نمازِ وتر کے بعد بیٹھکر دو نفل پڑھنا مستحب ہے:

عَـنْ اَبِیْ سَلمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ صَلاَةِ رَسُـوْلِ الـلّٰـہِ ﷺ فَـقَـالَـتْ: کَـانَ یُصَلِّیْ ثَلاَثَ عَشَرَةَ رَکْعَةً، یُصَلِّیْ ثَمَانِ رَکْـعَـاتٍ ثُـمَّ یُـوتِرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ (صحیح مسلم ۔ باب صلاة اللیل و الوتر)

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ **کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ** رضی اللہ عنہا **سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا تو حضرت عائشہ** رضی اللہ عنہا **نے فرمایا کہ آپ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، پہلے آٹھ رکعت تہجد پڑھتے، پھر تین وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔**

عَـنْ اُمِّ سَـلَـمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ خَـفِیْـفَتَیْـنِ وَھُـوَ جَالِسٌ (ابن ماجة ۔ باب ما جاء فی الرکعتین بعد الوتر جالساً / والترمذی ۔ باب ما جاء لا وتران فی لیلة)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا **فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دو ہلکی رکعتیں (نفل) بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔**

عَـنْ اَبِـیْ اَمَـامَةَ رَضِـیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَبِیَّ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْھِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَھُوَ جَالِسٌ یَقْرَأُ فِیْھِمَا اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ (رواہ احمد فی مسندہ ج5ص 260)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد دو رکعت (نفل) بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورہ (اِذَا زُلْـزِلَـت) اور دوسری رکعت میں سورہ (قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُون) پڑھتے تھے۔**

سنن ونوافل کی ادائیگی گھر میں:

سنن ونوافل کو گھر کے اُس خاص حصہ میں ادا کرنا جو نماز کے لئے مخصوص کیا گیا ہے، مسجد میں ادا کرنے سے افضل اور بہتر ہے۔ البتہ گھر میں اگر سکون واطمینان نہیں ہے یا مسجد سے واپس آ کر دنیاوی مشاغل میں گھِر جانے کا اندیشہ ہے تو بہتر ہے کہ مسجد میں ہی سنن ونوافل ادا کرلیں۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: صَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ (البخاری ۔ باب صلاة الليل/ ومسلم ۔ باب استحباب النافلة فی بيته)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے گھروں میں نمازیں پڑھا کرو اس لئے کہ سوائے فرض نمازوں کے باقی نمازیں (یعنی سنتیں اور نوافل) گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اذَا قَضَى اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فِيْ مَسْجِدِهِ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيْباً مِنْ صَلَاتِهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْراً (صحيح مسلم ۔ باب استحباب صلاة النافله فی بيته)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم فرض نماز مسجد میں ادا کرلو تو کچھ نماز (سنن ونوافل) گھر میں بھی پڑھا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نمازوں کی بدولت گھر میں خیر وبرکت پیدا کرتا ہے۔



نمازِ وتر

وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے، اگر تہجد کی نماز پڑھنے کا پختہ ارادہ ہے تو نمازِ تہجد کے بعد وتر پڑھنا زیادہ افضل ہے ورنہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ خَافَ اَلَّا یَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوتِرْ اَوَّلَہُ، وَمَنْ طَمِعَ اَنْ یَقُوْمَ آخِرَہُ فَلْیُوتِرْ آخِرَ اللَّیْلِ، فَاِنَّ صَلاَۃَ آخِرِ اللَّیْلِ مَشْھُوْدَۃً وَذٰلِکَ اَفْضَلُ (صحیح مسلم ۔ باب من خاف ان لایقوم من آخر اللیل فلیوتر اولہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے رات کے آخر حصہ میں آنکھ نہ کھلنے کا ڈر ہو، اسے وتر پڑھکر سونا چاہئے اور جسے اُٹھ جانے کا یقین ہو وہ رات کے آخر حصہ میں وتر پڑھے کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت افضل ہے.

عَنْ خَارِجَۃَ بْنِ حُذَافَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰہَ اَمَدَّکُمْ بِصَلاَۃٍ ھِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، اَلْوِتْرُ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلاَۃِ الْعِشَاءِ اِلَی اَنْ یُّطْلُعَ الْفَجْر (ابن ماجۃ ۔ باب ما جاء فی الوتر/ والترمذی ۔ باب ما جاء فی فضل الوتر/ وابو داود ۔ باب استحباب الوتر، وصححہ الحاکم)

حضرت خارجہ بن خذافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک ایسی نماز کا اضافہ کیا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، اور وہ وتر کی نماز ہے جس کا وقت عشاء کی نماز سے طلوعِ فجر تک ہے۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا، فَمَنْ لَمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا، فَمَنْ لَمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا

ثَلَاثاً (رواه احمد وابو داود واللفظ له وفی اسناده عبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ ورواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ۔ الترغیب والترھیب ۔ الترغیب فی صلاۃ الوتر وما جاء فیمن لم یوتر)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وتر حق ہے، جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ: قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا (صحیح مسلم ۔ باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے وتر ادا کرلو۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیْ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ اَوْنَسِیَهُ فَلْیُصَلِّه اِذَا ذَکَرَہ (ابو داود ۔ ابواب الوتر)۔ وفی البیھقی عنه قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ اَوْ نَسِیَهُ فَلْیُصَلِّه اِذَا اَصْبَحَ اَوْ ذَکَرَہ (سنن کبریٰ ۔ ابواب الوتر)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جو شخص وتر پڑھے بغیر سوگیا یا بھول گیا تو جب یاد آئے ضرور پڑھے۔ سنن بیہقی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وتر پڑھے بغیر سوگیا وہ صبح کو پڑھے اور جو بھول گیا وہ یاد آنے پر پڑھے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں انھیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبادہ بن صامت، حضرت قاسم بن محمد اور عبد اللہ بن عامر نے فجر کے بعد وتر پڑھے (یعنی بروقت نہ پڑھ سکے تو فجر کے بعد بطور قضا پڑھے) موطا مالک۔ باب الوتر بعد الفجر۔

نمازِ تہجد

قرآنِ کریم میں فرض نماز کے بعد جس نماز کا ذکر تاکید کے ساتھ بار بار کیا گیا ہے وہ تہجد کی نماز ہے جو تمام نوافل میں سب سے افضل نماز ہے۔ تہجد میں حضور اکرم ﷺ کا زیادہ تر عمل آٹھ رکعت نفل اور تین رکعت وتر پڑھنے کا تھا، البتہ کبھی کبھی کم یا اس سے زیادہ بھی پڑھتے تھے۔

<u>تہجد کی نماز کے سلسلہ میں قرآنِ کریم کی بعض آیات:</u>

☆ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (سورۃ السجدۃ:١٦)

وہ لوگ راتوں کو اپنے بستروں سے اٹھکر اپنے رب کو عذاب کے ڈر سے اور ثواب کی امید پر پکارتے رہتے ہیں (یعنی نماز، ذکر اور دُعا میں لگے رہتے ہیں) اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اُس میں سے خیرات کیا کرتے ہیں۔

یہ انکی صفت اور عمل ہے لیکن جزا اور بدلہ عمل سے بہت زیادہ بڑا ہے:

☆ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (سورۃ السجدۃ:١٧)

ایسے لوگوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان خزانہ غیب میں موجود ہے اسکی کسی شخص کو بھی خبر نہیں۔ یہ اِن کو اُن اعمال کا بدلہ ملے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

☆ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (سورۃ الفرقان:٦٣-٦٤)

رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی (عاجزی) کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔ اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔

اس کے بعد سورہ کے اختتام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہی لوگ ہیں جنھیں ان کے صبر کے بدلے جنت میں بالا خانے دئے جائیں گے۔

☆ **كَانُوْا قَلِيْلاً مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ**

(سورۃ الذاریات: ۱۷-۱۸)

وہ لوگ رات میں بہت ہی کم سویا کرتے تھے (یعنی رات کے اکثر حصہ میں عبادت میں مشغول رہتے تھے) اور شب کے آخری حصے میں استغفار کیا کرتے تھے۔

احادیث شریفہ:

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ، وَاَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ

(صحيح مسلم ۔ باب فضل صوم المحرم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے ماہِ محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی ہے یعنی تہجد۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ، و اَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

(الترمذى وقال حديث صحيح ۔ باب / وابن ماجة ۔ باب ما جاء فى قيام الليل)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، اور راتوں میں ایسے وقت نمازیں پڑھو جبکہ لوگ سو رہے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفاً یُرَی ظَاھِرُھَا مِنْ بَاطِنِھَا وَبَاطِنُھَا مِنْ ظَاھِرِھَا اَعَدَّھا اللّٰہُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَفْشَی السَّلَامَ وَصَلَّی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ (صحیح ابن حبان ۔ ذکر وصف الغرف التی اعدھا اللّٰہ لمن اطعم الطعام......)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن میں اندر کی چیزیں باہر سے اور باہر کی چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں۔ یہ بالا خانے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے تیار فرمائے ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، خوب سلام پھیلاتے ہیں اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ واَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالاَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَھْلَهُ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْ صَلَّی رَکْعَتَیْنِ جَمِیْعاً کُتِبَا فِی الذَّاکِرِیْنَ وَالذَّکِرَاتِ (ابو داود ۔ باب قیام اللیل)

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی رات میں اپنے گھر والوں کو جگاتا ہے اور میاں بیوی دونوں تہجد کی (کم از کم) دو رکعت پڑھ لیتے ہیں تو ان دونوں کا شمار ذکر کرنے والوں میں ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہُ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَھُوَ قُرْبَةٌ لَّکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ وَمُکَفِّرَةٌ لِّلسَّیِّآتِ وَمِنْھَاةٌ لِّلاِثْمِ (البیھقی ۔ الترغیب فی قیام اللیل)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہجد کا اہتمام کیا کرو، کیونکہ یہ سلف صالحین (نیک لوگوں) کا شیوہ ہے، قربِ الٰہی کا سبب ہے، خطاؤں کو مٹانے والا ہے اور گناہوں سے روکنے کا ذریعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاہُ، فَقُلْتُ لَہٗ : لِمَ تَصْنَعُ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا (صحیح البخاری ۔ باب قولہ لیغفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک و ما تاخر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کو قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کردئے گئے ہیں (اگر ہوتے بھی)، پھر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

نمازِ اشراق اور نمازِ چاشت

اکثر علماء نے اشراق اور چاشت کی نمازوں کو الگ الگ نماز شمار کیا ہے۔

طلوعِ آفتاب سے تقریباً بیس منٹ بعد اشراق کی نماز ادا کی جاتی ہے جو سورج میں تیزی آنے تک پڑھی جاسکتی ہے۔ چاشت کی نماز کا وقت سورج میں تیزی آنے کے بعد سے زوالِ آفتاب تک ہے۔

اشراق کے وقت ۲ یا ۴ رکعت ادا کریں۔ چاشت کی بھی چار رکعتیں ہیں، اگرچہ بعض احادیث میں آٹھ رکعتوں کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس لئے ان اوقات میں اللہ تعالیٰ جتنی توفیق دے نفل نماز ادا کرلیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّ عُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ (الترمذی ۔ باب ذکر ما یستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلاۃ الصبح حتی تطلع الشمس)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے اور سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

عَـنُ اَبِـیُ هُـرَیُـرَـةَ رَضِـیَ اللّٰہُ عَنُہُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوُلُ اللّٰہِ ﷺ بَعُثاً فَاعَظَمُوا الُـغَـنِیُمَۃَ، وَاَسُرَعُوا الُکَرَّۃَ، فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوُلَ اللّٰہِ مَا رَاَیُنَا بَعُثاً قَطُّ اَسُرَعَ کَـرَّـۃً وَلاَ اَعُظَمَ غَنِیُمَۃً مِنُ ھٰذَا الُبَعُثِ، فَقَالَ رَسُوُلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلاَ اُخُبِرُکُمُ بِـاَسُـرَعِ کَـرَّۃً مِنُہُ وَاَعُظَمَ غَنِیُمَۃً؟ رَجُلٌ تَوَضَّأَ فِیُ بَیُتِہٖ فَاَحُسَنَ الُوُضُوُءَ ثُمَّ تَـحَـمَّـلَ اِلَـی الُـمَسُـجِـدِ فَصَلَّی فِیُہِ الُغَدَاۃَ، ثُمَّ عَقَّبَ بِصَلاَۃِ الضُّحٰی فَقَدُ اَسُـرَعَ الُـکَـرَّۃَ وَاَعُظَمَ الُغَنِیُمَۃَ (صحیح ابن حبان ۔ ذکر اثبات اعظم الغنیمۃ لمعقب صلاۃ الغداہ برکعتی الضحی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جو بہت ہی جلد بہت سارا مالِ غنیمت لے کر واپس لوٹ آیا۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے کوئی ایسا لشکر نہیں دیکھا جو اتنی جلدی اتنا سارا مالِ غنیمت لیکر واپس لوٹ آیا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی کم وقت میں اس مال سے بہت زیادہ مالِ غنیمت کمانے والا شخص نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھر سے اچھی طرح وضو کر کے مسجد جاتا ہے، فجر کی نماز پڑھتا ہے، پھر (سورج نکلنے کے بعد) اشراق کی نماز پڑھتا ہے، تو یہ بہت تھوڑے وقت میں بہت زیادہ نفع کمانے والا ہے۔

عَـنُ مُـعَاذِ بُنِ اَنَسٍ الُجُهَنِیُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنُہُ اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: مَنُ قَعَدَ فِـیُ مُصَلَّاہ حِیُنَ یَنُصَرِفُ مِنُ صَلاَۃِ الصُّبُحِ حَتّٰی یُسَبِّحَ رَکُعَتِیُ الضُّحٰی لاَ یَـقُوُلُ اِلَّا خَیُراً غُفِرَ لَہُ خَطَایَاہ، وَاِنُ کَانَتُ اَکُثَرَ مِنُ زَبَدِ الُبَحُرِ (ابوداود ۔ باب صلاۃ الضحی)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا پھر دو رکعت اشراق کی نماز پڑھتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی ہوں۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ لَمْ تَمَسَّ جِلْدَهُ النَّارُ (رواه البيهقى فى شعب الايمان)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے: جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے، پھر دو یا چار رکعت (اشراق کی نماز) پڑھتا ہے تو اس کی کھال کو (بھی) دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِي اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفُكَ آخِرَهُ (صحيح ابن حبان ـ ذكر ما كيفى المرء آخر النهار باربع ركعات يصليهما من اوله)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں چار رکعت پڑھنے سے عاجز نہ بن، میں تمہارے دن بھر کے کام بنا دوں گا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَ اَنْ اَوْتِرَ قَبْلَ اَرْقُدَ (صحيح مسلم ـ باب استحباب صلاة الضحى)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، اشراق کی دو رکعت ادا کرنا، سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔

عَنْ اَبِی الدَّرْداءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَوْصَانِیْ حَبِیْبِیْ بِثَلَاثٍ لَنْ اَدْعُھُنَّ مَا عِشْتُ بِصِیَامِ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ وَصَلَاۃِ الضُّحٰی وَبِاَنْ لَا اَنَامُ حَتّٰی اُوْتِرَ (صحیح مسلم ۔ باب استحباب صلاۃ الضحی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے، جب تک میں زندہ رہوں گا ان کو نہیں چھوڑوں گا: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، اشراق کی نماز ادا کرنا، سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی الضُّحٰی اَرْبَعاً وَ یَزِیْدُ مَا شَاءَ اللّٰہُ (صحیح مسلم ۔ باب استحباب صلاۃ الضحی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اشراق کی چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور کبھی زیادہ بھی پڑھتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یُصْبِحُ عَلَی کُلِّ سُلَامَی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ: فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ، وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ، وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَ یُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھَمَا مِنَ الضُّحٰی (صحیح مسلم ۔ باب استحباب صلاۃ الضحی)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر صحیح سالم جوڑ یا ہڈی کے عوض ہر روز صبح کو تم پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا

صدقہ ہے، الْحَمْدُ للّٰہ کہنا صدقہ ہے، لا الٰہَ الا للّٰہ کہنا صدقہ ہے، اللّٰہ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اوران سب کے لئے وہ دو رکعتیں کافی ہوجاتی ہیں جنھیں کوئی چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا انَّهَا كَانَتْ تُصَلِّی الضُّحٰی ثَمَانِ رَكْعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِیْ اَبَوَای مَا تَرَكْتُهُنَّ (موطا مالك ۔ باب صلاة الضحی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاشت کی آٹھ رکعات پڑھا کرتی تھیں۔ پھر فرماتیں کہ اگر میرے والدین کو آرے سے چیر بھی دیا جائے تو میں یہ نہیں چھوڑوں گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلَی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (رواه ابن ماجة والترمذی ۔ الترغیب والترهیب ۔ الترغیب فی صلاة الضحی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے اس کے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

زوال کی نماز

بعض علماء کی رائے کے مطابق' زوال کے بعد ظہر کی چار رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ دو یا چار رکعت نفل نماز پڑھنا بھی باعثِ ثواب ہے۔ یہ زوال کی نماز کہلاتی ہے۔

۔ حضرت عبداللہ بن سائبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے اور آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف جائے۔ (ترمذی ۔ باب ماجاء فی الصلاۃ عندالزوال)

مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل

مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت بہت قیمتی وقت ہے، اس کو غنیمت سمجھ کر اس میں کچھ نوافل پڑھنا یقیناً اجر وثواب کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

☆ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (سورۃ السجدۃ:۱۶)

ان کے پہلو سونے کی جگہ سے جدا رہتے ہیں، اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اسمیں سے خیرات کیا کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت قتادۃ اور حضرت عکرمۃ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مغرب اور عشاء کے درمیان نفل نماز ادا کرنا ہے (تفسیر ابن کثیر، تفسیر فتح القدیر)۔

علامہ ابن جوزی اپنی کتاب زاد المسیر ج۶ صفحہ ۳۳۹ میں لکھتے ہیں:
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف میں نازل ہوئی جو مغرب اور عشاء کے درمیان نفل نماز پڑھتے تھے۔ (نماز پیمبر صفحہ ۳۱۸)۔

محمد بن نصر المروزی (المتوفی ۲۹۴ھ) نے قیام اللیل صفحہ ۵۶ پر بہت سے صحابہ کرام کا عمل نقل کیا ہے کہ وہ اس وقت میں نوافل پڑھتے تھے۔

حضرت ابو معمر فرماتے ہیں کہ حضراتِ صحابہ کرام مغرب کے بعد چار رکعت پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے (قیام اللیل صفحہ ۵۸)۔ (نماز پیمبر صفحہ ۳۱۸)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ انکے درمیان کوئی فضول بات نہیں کرتا تو اسے بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی۔ فضل التطوع)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد بن عمار ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر ؓ کو مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھتے دیکھا اور انھوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا تھا، اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھ لے تو اسکے تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔
(الترغيب والترهيب ۔ الترغيب فى الصلاة بين المغرب والعشاء)

﴿وضاحت﴾ مغرب کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ چار رکعت نوافل اور پڑھی جائیں تو چھ ہوجائیں گی۔ بعض علماء کے نزدیک یہ چھ رکعت' مغرب کی دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ ہیں۔

تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد

تحیۃ الوضوء (یعنی وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرنا) جنت میں لے جانے والا عمل ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ: حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِی الْاِسْلَامِ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ ۔ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلاً اَرْجٰی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْراً فِیْ سَاعَةِ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیْ (صحيح البخارى ۔ باب فضل الطهور بالليل والنهار و فضل الصلاة بعد الوضوء / وصحيح مسلم ۔ باب فضل بلال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک روز نمازِ فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے بلال! اسلام لانے کے بعد اپنا وہ عمل بتاؤ جس سے تمہیں ثواب کی سب سے زیادہ امید ہو، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے

جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے اعمال میں سب سے زیادہ امید جس عمل سے ہے وہ یہ ہے کہ میں نے رات یا دن میں جب کسی وقت وضو کیا ہے تو اُس وضو سے اتنی نماز (تحیۃ الوضو) ضرور پڑھی ہے جتنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت توفیق ملی ہے۔

عَـنْ عُـقْبَةَ بْـنِ عَـامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَـوَضَّـأَ فَـاَحْسَـنَ الْـوُضُـوْءَ ثُـمَّ صَـلَّى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ (النسائی ۔ ثواب من احسن الوضوء ثم صلی رکعتین)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہوکر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

مسجد میں داخل ہوکر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنا:

عَـنْ اَبِـيْ قَتَـادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْـمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسُ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ (البخاری ۔ ابواب التطوع ۔ باب ما جاء فی التطوع ....../ مسلم ۔ باب استحباب تحیة المسجد)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔

﴿وضاحت﴾ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں مسجد میں داخل ہوا کہ جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو اسے چاہئے کہ وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے۔ اگر کسی نے مسجد میں داخل ہوکر بیٹھنے سے پہلے فرض نماز یا سنت یا کوئی دوسری نماز ادا کرلی تو تحیۃ المسجد بھی اسی میں ادا ہو جائے گی۔

نمازِ جمعہ

☆ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (سورۃ الجمعۃ:۹)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کی اذان دیجائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو، اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

﴿وضاحت﴾ دوڑنے سے مراد پورے اہتمام اور مستعدی کے ساتھ جانا ہے، بھاگنا مراد نہیں کیونکہ احادیث میں نماز کے لئے وقار اور سکون کے ساتھ آنے کی تاکید کی گئی ہے۔

احادیث شریفہ:

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ وَیَدَّهَنُ مِنْ دُهْنِهِ اَوْ یَمُسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِهِ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ، ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ یَنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی (صحیح البخاری ۔ باب الدهن للجمة)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، جتنا ہو سکے پاکی کا اہتمام کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر سے خوشبو استعمال کرتا ہے، پھر مسجد جاتا ہے۔ مسجد پہنچ کر جو دو آدمی پہلے سے بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں نہیں بیٹھتا، اور جتنی توفیق ہو جمعہ سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ

دیتا ہے اس کو توجہ اور خاموشی سے سنتا ہے تو اِس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَصَلّٰی مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرَغَ الْاِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَیْنَهُ وَ بَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ (صحیح مسلم ۔ باب فضل من استمع و انصت فی الخطبة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، پھر مسجد میں آیا، اور جتنی نماز اس کے مقدر میں تھی ادا کی، پھر خطبہ ہونے تک خاموش رہا اور امام کے ساتھ فرض نماز ادا کی، اس کے جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

﴿وضاحت﴾ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر موقعہ مل جائے تو جمعہ کے دن خطبہ شروع ہونے سے پہلے چند رکعتیں ضرور ادا کر لینی چاہئیں۔

عَنْ یَزِیْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ لَحِقَنِیْ عَبَایَةُ بْن رِفَاعَةَ بْن رَافِعٍ رحمه اللّٰه وَاَنَا مَاشٍ اِلَی الْجُمُعَةِ فَقَالَ: اَبْشِرْ فَاِنَّ خُطَاكَ هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، سَمِعْتُ اَبَا عَبْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَی النَّارِ (الترمذی ۔ باب ما جاء فی فضل من اغبرت قدماه فی سبیل الله)

حضرت یزید بن ابی مریمؒ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لئے پیدل جارہا تھا کہ حضرت عبایہ بن رافعؒ مجھے مل گئے اور فرمانے لگے تمہیں خوشخبری ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ تعالیٰ

کے راستہ میں ہیں۔ میں نے ابوعبس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے قدم اللہ کے راستہ میں غبار آلود ہوئے تو وہ قدم جہنم کی آگ پر حرام ہیں۔

﴿وضاحت﴾ اسی مضمون کی روایت کچھ الفاظی اختلاف کے ساتھ (صحیح بخاری ۔ باب المشی الی الجمعہ) میں بھی مذکور ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ (صحیح البخاری ـ باب الانصات یوم الجعمة والامام یخطب / مسلم ـ باب فی الانصات یوم الجمعة فی الخطبة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے روز دورانِ خطبہ اپنے ساتھی سے کہا (خاموش رہو) اس نے بھی لغو کام کیا۔

یعنی دورانِ خطبہ کسی طرح کی بھی بات کرنا حتی کہ نصیحت کرنا بھی منع ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَبْوَةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ (الترمذی ـ باب ما جاء فی کراهیة الاحتباء والامام یخطب)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

﴿وضاحت﴾ آدمی اپنے گھٹنے گھڑے کر کے رانوں کو پیٹ سے لگا کر دونوں ہاتھوں کو باندھ لے تو اسے گوٹھ مارنا کہتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کُنْتُ جَالِساً اِلَی جَنْبِ الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ یَتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَخْطُبُ فَقَالَ

لَـهُ رَسُـوُلُ اللّٰهِ ﷺ اِجۡلِسۡ آذَیۡتَ وَآنَیۡتَ (صحیح ابن حبان ۔ ذکر الزجر عن تخطی المرء رقاب الناس یوم الجمعۃ فی قصدہ للصلاۃ)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن منبر کے قریب بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص لوگوں کی گردن کو پھلانگتا ہوا آیا اور رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیٹھ جا، تو نے تکلیف دی اور تاخیر کی۔

جب امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے جانا منع ہے، بلکہ پیچھے جہاں جگہ مل جائے بیٹھ جائیں۔ یاد رکھیں کہ نمازِ جمعہ کے لئے خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد پہنچنے پر جمعہ کی فضیلت سے محرومی رہتی ہے۔ صفحہ ۵۵ پر تفصیل مذکور ہے۔

<u>جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں:</u>

عَـنۡ عَبۡـدِ الـلّٰـهِ بۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِقَوۡمٍ یَّتَخَلَّفُوۡنَ عَـنِ الۡجُمُعَةِ لَقَدۡ هَمَمۡتُ اَنۡ آمُرَ رَجُلاً یُصَلِّیۡ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقُ عَلَی رِجَالٍ یَّتَخَلَّفُوۡنَ عَنِ الۡجُمُعَةِ بُیُوۡتَهُمۡ (صحیح مسلم ۔ باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنها)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ نہ پڑھنے والوں کے بارے میں فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر جمعہ نہ پڑھنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلا ڈالوں۔

عَـنۡ عَبۡـدِ الـلّٰهِ بۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا وَ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ حَدَّثَاه سَـمِـعَـا رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوۡلُ عَلَی اَعۡوَادِ مِنۡبَرِهِ : لَیَنۡتَهِیَنَّ اَقۡوَامٌ عَنۡ وَدۡعِهِمُ الۡـجُـمُـعَـاتِ اَوۡ لَیَخۡتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَی قُلُوۡبِهِمۡ ثُمَّ لَیَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡغٰفِلِیۡنَ (صحیح مسلم ۔ باب التغلیظ فی ترک الجمعۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ منبر کی سیڑھیوں پر فرما رہے تھے: خبردار! لوگ جمعہ چھوڑنے سے رک جائیں یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگادے گا، پھر یہ لوگ غافلین میں سے ہوجائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ الْجَعْدِ الضَّمْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ مَنْ تَرَکَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَھَاوُناً بِھَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلَی قَلْبِہِ (النسائی ۔ باب التشدید فی التخلف عن الجمعة / ورواہ ایضاً احمد ابو داود وابن ماجة والترمذی)

حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے تین جمعہ غفلت کی وجہ سے چھوڑ دئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادے گا۔

<u>سنن جمعہ:</u>

(۱۲۴ اور ۱۲۵) صفحہ پر مذکور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز سے قبل بابرکت گھڑیوں میں جتنی زیادہ سے زیادہ نماز پڑھ سکیں، پڑھیں۔ کم از کم خطبہ شروع ہونے سے پہلے چار رکعتیں تو پڑھ ہی لیں جیسا کہ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ صفحہ ۱۳۱) میں مذکور ہے: حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضراتِ صحابہ کرام نمازِ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (نماز پیمبر صفحہ ۲۷۹)۔

نمازِ جمعہ کے بعد دو رکعتیں یا چار رکعتیں یا چھ رکعتیں پڑھیں، یہ تینوں عمل نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت ہیں۔ بہتر یہ ہے کے چھ رکعت پڑھ لیں تاکہ تمام احادیث پر عمل ہوجائے اور چھ رکعتوں کا ثواب بھی مل جائے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَکْعَتَیْنِ (صحیح مسلم ۔ باب الصلاة بعد الجمعة)

حضرت سالمؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعاً (صحیح مسلم ۔ باب الصلاۃ بعد الجمعة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سے کوئی جمعہ پڑھ لے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ رَأَی ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَیَنْمَازُ عَنْ مُّصَلَّاهُ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ الْجُمُعَةَ قَلِیْلاً غَیْرَ کَثِیْرٍ، قَالَ: فَیَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ قَالَ: ثُمَّ یَمْشِیْ اَنْفَسَ مِنْ ذٰلِكَ فَیَرْکَعُ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: کَمْ رَأَیْتَ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَیَصْنَعُ ذٰلِكَ؟ قَالَ مِرَاراً (ابو داود ۔ باب الصلاۃ بعد الجمعة)

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جمعہ کے بعد نماز پڑھتے دیکھا کہ جس مصلّی پر آپ نے جمعہ پڑھا اس سے تھوڑا سا ہٹ جاتے تھے۔ پھر دو رکعتیں پڑھتے، پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کتنی مرتبہ ایسا کرتے دیکھا؟ انھوں نے فرمایا کہ بہت مرتبہ۔

اسی لئے علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھنی چاہئیں، اور حضراتِ صحابہ کرام سے چھ رکعات بھی منقول ہیں۔ (مختصر فتاوی ابن تیمیه، صفحه ۷۹)۔ (نماز پیمبر صفحہ ۲۸۱)۔

نمازِ تراویح

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهِ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (صحیح البخاری ۔ باب فضل من قام رمضان / وصحیح مسلم ۔ باب الترغیب فی قیام رمضان وهو التراویح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو (یعنی رات کو نمازیں پڑھے) اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔**

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تبارك وتَعَالٰی فَرَضَ صِیَامَ رَمَضَانَ عَلَیْکُمْ وسَنَنْتُ لَکُمْ قِیَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ اِیْمَاناً وَّاِحْتِسَاباً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ (النسائی ۔ باب ذکر اختلاف یحیی بن ابی کثیر / وابن ماجة--- باب ما جاء فی قیام شهر رمضان)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور (رات میں) قیام کا طریقہ میں نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے۔جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوگیا جیسے اس دن جب پیدا ہوا تھا۔**

شبِ قدر:

☆ اِنَّآاَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآاَدْرٰئکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُالْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی

مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورۃ القدر)

بیشک ہم نے قرآنِ پاک کو شبِ قدر میں اُتارا ہے۔(یعنی قرآنِ پاک لوحِ محفوظ سے سماءِ دنیا پر شبِ قدر میں اترا ہے) آپ کو کچھ معلوم بھی ہے کہ شبِ قدر کیسی بڑی چیز ہے۔ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (یعنی ہزار مہینوں تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اس سے زیادہ شبِ قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہے) اس رات میں فرشتے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لیکر زمین کی طرف اترتے ہیں۔ یہ رات سراپا سلام ہے، اور فجر کے طلوع ہونے تک (ان ہی برکات کے ساتھ) رہتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَاناً وَّاِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (صحیح البخاری ـ باب من صام رمضان ایماناً و احتسابا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو (یعنی رات کو نمازیں پڑھے) اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَحَرَّوُا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (صحیح البخاری ـ باب تحری لیلة القدر فی الوتر من العشر الاواخر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِی رَمَضَانَ

مَـالَا يَـجْتَهِـدُ فِـى غَيْـرِهِ، وَ فِـى الْـعَشْـرِ الْاَوَاخِرِ مِنْهُ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ (صحیح مسلم ۔ باب الاجتهاد فى العشر الاواخر من شهر رمضان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں اتنی عبادت کرتے تھے جتنی دوسرے مہینوں میں نہیں کرتے تھے۔اور رمضان کے آخری عشرہ میں رمضان کے دوسرے عشروں کے مقابلے میں زیادہ عبادت کیا کرتے تھے۔

نمازِعیدین (صلاة العيدين)

دونوں عیدوں میں طلوعِ آفتاب کے کچھ بعد اور زوال سے پہلے بغیر اذان واقامت کے زائد تکبیروں کے ساتھ دو رکعت نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے، اور اسکے بعد امام دو خطبے دیتا ہے،جس کا سننا ضروری ہے۔

عَـنْ اَنَـسٍ رَضِـىَ الـلّٰـهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَـلْـعَبُـوْنَ فِيْهِـمَـا فَـقَـالَ: مَـا هٰـذَانِ الْيَـوْمَـانِ؟ قَـالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْـجَـاهِـلِيَّةِ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْراً مِنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ (ابو داود ۔ باب صلاة العيدين)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے (تو دیکھا کہ) اہل مدینہ نے دو دن کھیل تماشے کے لئے خاص کرر کھے تھے۔آپ ﷺ نے پوچھا کہ دونوں کی حقیقت کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ زمانہء جاہلیت سے ہم نے اِن دِنوں کو کھیل تماشے کے لئے مختص کیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دِنوں کے بجائے دو بہتر دن عطا فرمائے ہیں: عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر۔

نمازِ حاجت (صلاۃ الحاجۃ)

زندگی میں اگر کوئی مشکل یا پریشانی سامنے آئے تو ہر ایمان والے کو چاہئے کو وہ اس پر صبر کرے اور اللہ کی ذاتِ عالی کی طرف رجوع کرے۔ اسی سے مدد چاہے اور اسی سے سوال کرے کیونکہ صرف وہی مشکل کشا، حاجت روا اور بگڑی بنانے والا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی دنیاوی اور اخروی ضرورت کو مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز' اطمینان، سکون اور خشوع وخضوع سے پڑھکر خوب عاجزی وزاری کے ساتھ اللہ جلّ شانہ سے دعا کرے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلَی اللّٰہِ اَوْ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ آدَمَ فَلْیَتَوَضَّأْ فَلْیُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لِیُثْنِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ ثُمَّ لِیَقُلْ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْباً اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمّاً اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَكَ رِضاً اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(الترمذی ۔ ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ، وابن ماجۃ ۔ ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے کوئی حاجت ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز ادا کرے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے، رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے

اور یہ دعا پڑھے (ترجمہ): اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بردبار اور نہایت کرم کرنے والا ہے، (ہر عیب سے) پاک اور عرشِ عظیم کا مالک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ (یا اللہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب اور تیری بخشش کے وسائل، نیز ہر نیکی سے حصہ پانے اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ یا ارحم الراحمین! میرے تمام گناہ معاف فرما دیجئے، میری ساری پریشانیاں دور کر دیجئے، اور میری تمام ضرورتیں جو تیری پسندیدہ ہوں پوری فرما دیجئے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عنه اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یُتِمُّهُمَا اَعْطَاهُ اللّٰہُ مَا سَأَلَ مُعَجِّلًا اَوْ مُؤَجِّلًا

(رواہ احمد فی مسند ۔ ج6/ صفحة 442)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر خشوع وخضوع سے دو رکعت نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے سوال کو پورا کرے گا، جلد یا دیر سے۔ (جیسے چاہے)۔

نمازِ تسبیح (صلاۃ التسبیح)

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَبِیَّ ﷺ قَالَ لِعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْـمُـطَّلِبِ: یَا عَبَّاس یَا عَمَّاهُ ! اَلاَ اُعْطِیْكَ، اَلاَ اَمْنَحُكَ، اَلاَ اَحْبُوْكَ، اَلاَ اَفْـعَـلُ بِكَ عَشَرَ خِـصَـالٍ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَـدِیْـمَهُ وَحَدِیْثَهُ، خَطَأهُ وَعَمَدَهُ، صَغِیْرَهُ وَکَبِیْرَهُ، سِرَّهُ وَعَلاَ نِیَتَهُ، عَشْرُ خِـصَـالٍ: اَنْ تُـصَـلِّـیَ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ تَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ وَسُـوْرَـةً، فَـاِذَا فَـرَغْـتَ مِـنَ الْـقِـرَائِةِ فِـیْ اَوَّلِ رَکْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَر، خَمْسَةَ عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْکَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاکِعٌ عَشْراً، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأسَكَ مِنَ الرُّکُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْـراً، ثُـمَّ تَهْـوِیْ سَاجِداً فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْراً ثُمَّ تَرْفَعُ رَأسَكَ مِـنَ الـسُّـجُـوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْراً ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْراً ثُمَّ تَرْفَعُ رَأسَكَ فَتَـقُـوْلُهَا عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ. تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ اَرْبَـعِ رَکْعَاتٍ. اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیْهَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَاِنْ لَمْ تَـفْـعَـلْ فَـفِـیْ کُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَـفْـعَـلْ فَـفِـیْ کُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِكَ مَرَّةً (الترمذی ـ بـاب مـا جاء فی صلاۃ التسبیح / وابن ماجة ـ باب ما جاء فی صلاۃ التسبیح / وابو داود ـ باب صلاۃ التسبیح)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے چچا عباس! کیا میں تمہیں ایک تحفہ، ایک انعام اور ایک بھلائی یعنی ایسی دس خصلتیں نہ بتاؤں کہ اگر آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ پہلے اور بعد کے، نئے اور پرانے، دانستہ اور نادانستہ، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر سب معاف فرمادے۔ وہ دس خصلتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعت نماز ادا کریں، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورہ پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاإله إلا اللّٰه وَاللّٰه اَكْبَر) پھر رکوع کریں، (سُبْحَانَ رَبّیَ الْعَظِيم) کہنے کے بعد رکوع ہی میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھیں۔ پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور (قومہ کے کلمات ادا کرنے کے بعد پھر) دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ اس کے بعد سجدہ کریں (سجدہ میں سُبْحَانَ رَبّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد) دس مرتبہ پھر وہی تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ سے اٹھکر دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھیں۔ دوسرے سجدہ میں جاکر (سُبْحَانَ رَبّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد) دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ اس طرح ایک رکعت میں تسبیحات کی کل تعداد پچھتر (۷۵) ہوگئی۔ چاروں رکعتوں میں آپ یہی عمل دہرائیں۔

(اے میرے چچا!) اگر آپ ہر روز ایک مرتبہ نمازِ تسبیح پڑھ سکتے ہیں تو پڑھیں۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو جمعہ میں ایک بار پڑھیں۔ اگر ہفتہ میں بھی نہ پڑھ سکیں تو پھر ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ اگر مہینے میں بھی نہ پڑھ سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ اگر سال میں بھی ایک بار نہ پڑھ سکیں تو ساری زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔



نمازِ استخارہ (صلاة الاستخارة)

جب بھی کوئی اہم کام درپیش ہو تو رات کو سونے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھکر دعائے استخارہ پڑھیں، اور سو جائیں۔ انشاءاللہ اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کے سلسلہ میں خواب میں کچھ اشارہ ہوجائیگا یا پھر طبیعت کا میلان ورجحان کسی ایک طرف ہوجائے گا۔ بس وہی کام کریں، انشاءاللہ اسی میں خیر وبھلائی ہوگی۔ مگر پہلے ہی دن بات واضح ہوجائے، یہ یقینی نہیں، بلکہ کئی مرتبہ ایسا کرنا پڑ سکتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِیْ الْاُمُوْرِ کُلِّهَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ یَقُوْلُ: اِذَا هَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِهِ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ، ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهِ. (صحیح البخاری ۔ باب الدعاء عند الاستخارة / ورواه الترمذی وابن ماجة والنسائی وابوداود)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں کے لئے اس

طرح استخارہ کرنا سکھاتے جس طرح قرآنِ پاک کی کوئی سورہ سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے: جب کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل ادا کرے پھر یہ دعا مانگے:

(ترجمہ) یااللہ! میں تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں، تیری قدرت کی برکت سے (اپنا کام کرنے کی) طاقت مانگتا ہوں، تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں، یقیناً تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو ہی غیب کو جاننے والا ہے۔

یااللہ! تیرے علم کے مطابق اگر یہ کام ( ) میرے حق میں دینی اور دنیاوی معاملات کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا جلد یا دیر میں میرے حق میں بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنادے، اس کا حصول میرے لئے آسان فرمادے، اور اسے میرے لئے بابرکت بنادے۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لئے دینی اور دنیاوی معاملات کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے نقصان دہ ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا جلد یا دیر میں میرے لئے نقصان دہ ہے تو اسے مجھ سے دور کردے اور میری سوچ اس طرف سے پھیر دے اور جہاں کہیں سے ممکن ہو بھلائی میرا مقدر بنادے اور مجھے اس پر مطمئن کردے۔

(دورانِ دعا ھـــذا الامـــر کی جگہ اپنے کام کا ذکر کریں یا دل میں اس کا خیال کریں)۔



نمازِ توبہ (صلاۃ التوبۃ)

ہر انسان غلطی کرسکتا ہے مگر مسلمان کی شان یہ ہے کہ اگر اس سے کوئی گناہ صادر ہو جائے تو اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو بلکہ اپنے کئے ہوئے گناہ پر نادم ہو کر آئندہ سیدھے راستے پر چلنے کا عہد کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر گناہوں سے پاک وصاف ہو جائے.

توبہ واستغفار کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھکر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگی جائے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ یُذْنِبُ ذَنْباً فَیُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ: وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَکَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ (ابو داود ۔ باب فی الاستغفار)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے، پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور اٹھکر دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

(ترجمہ) اور وہ بندے (جن کا حال یہ ہے) کہ جب ان سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی برا کام کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ تعالیٰ یاد آجاتے ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے طالب ہوتے ہیں اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کرسکتا ہے؟ اور برے کام پر وہ اڑتے نہیں، اور وہ یقین رکھتے ہیں (کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔

نمازِ استسقاء (صلاۃ الاستسقاء)

استسقاء کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے بارش مانگنا۔ اگر کبھی بارش نہ ہو اور بارش کی ضرورت ہو تو نہایت عاجزی اور مسکینی کی حالت میں شہر سے باہر نکل کر دو رکعت نمازِ استسقاء اذان و اقامت کے بغیر با جماعت ادا کریں، نماز کے بعد گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں۔ اور نیک فال کے طور پر اپنی اوڑھنے والی چادر کا رخ بدل لیں یعنی دائیں جانب کو بائیں اور بائیں جانب کو دائیں طرف کر لیں کہ اے اللہ تعالیٰ تو اپنے رحمت والے بادلوں کا رخ ہماری طرف کر دے۔

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَائَه وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ (صحيح مسلم ۔ باب صلاة الاستسقاء)

حضرت عباد اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مصلّی (عیدگاہ) کی طرف تشریف لائے اور بارش کی دعا مانگی، قبلہ رخ ہوئے اپنی چادر کا رخ بدلا اور دو رکعت نماز پڑھی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً يَسْتَسْقِي وَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعاً يَدَيْهِ ثُمَّ قَلَّبَ رِدَائَهُ فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ (ابن ماجة ۔ صلاة الاستسقاء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ استسقاء کے لئے نکلے اور اذان و اقامت کے بغیر دو رکعت نماز با جماعت پڑھائی۔ پھر ہمیں نصیحت کی اور دعا کی۔ پھر قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی، اور اپنی چادر کا رخ بدلا یعنی دائیں طرف کو بائیں کندھے پر اور بائیں جانب کو دائیں کندھے پر کیا۔

سورج وچاند گرہن کی نماز (صلاۃ الخسوف والکسوف)

جب بھی سورج یا چاند گرہن ہوجائے تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ خالقِ کائنات کی طرف متوجہ ہوں، دو رکعت نماز اذان واقامت کے بغیر باجماعت ادا کریں، اور اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیں۔ (دو رکعت سے زیادہ چار یا آٹھ رکعت بھی ادا کرسکتے ہیں)۔

اس نمازِ میں قراء ت، رکوع اور سجدہ وغیرہ کو اتنا لمبا کرنا چاہیئے کہ نماز پڑھتے پڑھتے ہی گرہن ختم ہوجائے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح ثابت ہے۔

عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَخَرَجَ ﷺ یَجُرُّ رِدَآئَہُ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَی الْمَسْجِدِ وَثَابَ النَّاسُ اِلَیْہِ فَصَلّٰی بِہِ رَکْعَتَیْنِ، فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ﷺ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ وَاِنَّھُمَا لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَصَلُّوْا وَادْعُوا حَتّٰی یَنْکَشِفَ بِکُمْ. وَذٰلِکَ اَنَّ ابْناً لِلنَّبِیِّ مَاتَ یُقَالُ لَہُ اِبْرَاھِیْمُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ فَقَالَ النَّاسُ فِیْ ذٰلِکَ (صحیح البخاری ۔ باب الصلاۃ فی کسوف القمر)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا۔ آپ ﷺ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے (تیزی سے) مسجد پہنچے۔ صحابہ کرام آپ کے پاس جمع ہوگئے۔ آپ ﷺ نے انھیں دو رکعت نماز پڑھائی اور گرہن بھی ختم ہوگیا۔ اسکے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت کی وجہ سے یہ گرہن نہیں ہوتے (بلکہ زمین اور آسمان کی دوسری مخلوقات کی طرح ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے اور ان کی روشنی وتاریکی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے) اسلئے جب سورج اور چاند گرہن ہو تو اس وقت تک نماز اور دعا میں مشغول رہو جب تک ان کا گرہن ختم نہ

ہوجائے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کے صاجزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات (اسی دن) ہوئی تھی اور بعض لوگ یہ کہنے لگے تھے کہ گرہن ان کی موت کی وجہ سے ہوا ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِـیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ -- فَقَالَ ﷺ(بَعْدَ الصَّلَاۃ): اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ وَاِنَّھُمَا لَا یَـنْـخَسِـفَـانِ لِـمَـوْتِ اَحَـدٍ وَلَا لِحَیَاتِہٖ، فَاِذَا رَأَیْتُمُوْھُمَا فَکَبِّرُوا وَادْعُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوْا ...... (صحیح مسلم ۔ باب صلاۃ الکسوف)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا..............نماز سے فارغ ہوکرآپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دونشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے سے گرہن نہیں ہوتے۔ اے لوگو! جب تم کو یہ موقعہ پیش آئے تو اللہ کے ذکر میں مشغول ہوجاؤ، دعا مانگو، تکبیر وتہلیل کرو، نماز پڑھو اور صدقہ وخیرات ادا کرو۔

نماز جنازہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَاناً وَاِحْتِسَاباً، وَكَانَ مَعَهُ حَتّٰی يُصَلَّی عَلَيْهَا وَيُفْرَغُ مِنْ دَفْنِهَا، فَاِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّی عَلَيْهَا، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ، فَاِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ (صحيح البخاری ۔ باب اتباع الجنازه من الايمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے ساتھ چلا یہاں تک کہ اسکی نماز جنازہ پڑھی اور اسکو دفن کرنے میں بھی شریک رہا تو وہ دو قیراط اجر (ثواب) لیکر لوٹتا ہے اور ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جو شخص نماز جنازہ میں شریک ہوا مگر تدفین سے پہلے ہی واپس آ گیا تو وہ ایک قیراط اجر (ثواب) کے ساتھ لوٹتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْها قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّی عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوا فِيْهِ (صحيح مسلم ۔ باب من صلی عليه مائة شفعوا فيه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی میت کے جنازہ میں ۱۰۰ مسلمان شریک ہو کر اس میت کے لئے شفاعت کریں (یعنی نمازِ جنازہ پڑھیں) تو ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ، فَيَقُوْمُ عَلَی جَنَازَتِهِ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً لَا

يُشْـرِكُـوْنَ بِـالـلّٰـهِ شَيْـئاً اِلَّا شَفَّعَهُـمُ اللّٰهُ فِيْهِ (صحيح مسلم ۔ باب من صلى عليه اربعون شفعوا فيه)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر کسی مسلمان کے انتقال پر ایسے چالیس آدمی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے ہیں، اس کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت (دعا) کو اِس میت کے حق میں قبول فرماتے ہیں۔

عَـنْ اَبِـىْ رَافِـعِ اَسْـلَـمَ مَـوْلَـى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ غَسَّـلَ مَيْتـاً فَـكَتَـمَ عَلَيْهِ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً، وَمَنْ كَفَّنَ مَيْتاً كَسَاهُ مِنِ سُـنْـدُسٍ وَاِسْتَبْـرَقٍ فِى الْجَنَّةِ وَمَنْ حَفَّرَ لِمَيِّتٍ قَبْراً فَأَجَنَّه فِيْهِ اَجْرَى اللّٰهُ لَهُ مِـنَ الْاَجْـرِ كَـاَجْـرِ مَسْـكَـنٍ اَسْـكَنَه اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (رواه الحاكم وقال صحيح على شرط مسلم ۔ الترغيب والترهيب ۔ الترهيب فى حفر القبور وتغسيل الموتى و تكفينهم)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی میت کو غسل دیا اور اسکے عیوب کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس مرتبہ مغفرت فرمائیں گے۔ اور جس شخص نے کسی میت کو کفن پہنایا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں باریک اور دبیز ریشم کا لباس پہنائیں گے۔ اور جس نے میت کے لئے قبر تیار کی اور اسے دفنایا تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کو رہائش دینے کے برابر قیامت تک صدقہ جاریہ کا ثواب دیں گے۔



اوقاتِ مکروھہ

نماز کے مکروہ اوقات پانچ ہیں: ان میں سے تین ایسے ہیں جن میں فرض اور نفل دونوں نمازیں مکروہ تحریمی ہیں۔ وہ تین اوقات یہ ہیں:

۱) سورج کے طلوع ہونے کے وقت۔

۲) زوالِ آفتاب کے وقت۔

۳) سورج کے غروب ہونے کے وقت۔

﴿وضاحت﴾ اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ سورج کے غروب ہونے کا وقت قریب آ گیا تو کراہت کے ساتھ اس دن کی عصر کی نماز سورج کے ڈوبنے کے وقت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

ان اوقات کے علاوہ دو اوقات ایسے ہیں کہ جن میں صرف نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، البتہ فوت شدہ فرض نماز کی قضا پڑھ سکتے ہیں۔

۱) نمازِ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک ہر طرح کی نفل نماز مکروہ ہے۔

۲) عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک ہر نفل نماز مکروہ ہے۔

☆ حضرت عمرو سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ مجھے ایسی چیز بتلایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی ہو اور مجھے معلوم نہ ہو، خاص طور پر نماز کے متعلق بتلایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز پڑھ کر کوئی اور نماز پڑھنے سے رُکے رہو تا آنکہ آفتاب طلوع ہو کر بلند ہو جائے، کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت سورج پرست کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ جب سورج کچھ بلند ہو جائے تو پھر نماز پڑھو کیونکہ ہر نماز بارگاہِ الٰہی میں پیش کی جاتی ہے، البتہ جب نیزہ بے سایہ ہو جائے (زوال کے وقت) تو نماز نہ پڑھو، کیونکہ یہ جہنم کو دہکانے کا وقت ہے اور جب

سایہ بڑھنا شروع ہو جائے تو پھر نماز پڑھو، کیونکہ نماز اللہ کے حضور پیش کی جاتی ہے۔ جب عصر کی نماز پڑھ چکو تو پھر دوسری نماز سے رک جاؤ تا آنکہ سورج غروب ہو جائے، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت سورج پرست کفار سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ (مسلم ۔ الاوقات التی نہی عن الصلاۃ فیھا)

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: صبح کی نماز کے بعد آفتاب کے بلند ہونے تک اور کوئی نماز نہیں ہے اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک اور کوئی نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ (بخاری ۔ لایتحری الصلاۃ قبل الغروب)۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی سزا

۔ حضرت ابو جہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر جان لے کہ اس پر کتنی بڑی سزا ہے تو وہ اس کے سامنے سے گزرنے کی بجائے چالیس تک ٹھہرا رہتا، تو یہ بہتر تھا۔ (موطا مالك، باب التشدید فی ان یمر احد بین یدی المصلی)

ابو النضرؒ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں، آپ کی مراد چالیس دن تھی یا چالیس مہینہ یا چالیس سال۔

۔ حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس پر کتنی سخت سزا ہے تو اس کے بدلے اگر وہ زمین میں دھنس جائے تو اس کے سامنے سے گزرنے سے یہ بہتر ہے۔ (موطا مالك، باب التشدید فی ان یمر احد بین یدی المصلی)

بعض شبہات کا ازالہ

۱) نماز کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا:

بعض حضرات جو نماز نہیں پڑھتے، سمجھانے پر کہتے ہیں کہ جمعہ سے یا رمضان سے یا سال کی ابتداء سے نماز کا اہتمام کریں گے۔ حالانکہ کسی کو نہیں معلوم کہ کس وقت اِس دارِ فانی (دنیا) کو الوداع کہنا پڑے۔ اگر ایسے وقت میں ملک الموت (موت کا فرشتہ) ہماری روح نکالنے آیا کہ ہمارا مولا ہم سے نمازوں کا اہتمام نہ کرنے کی وجہ سے ناراض ہے تو پھر ہمارے لئے انتہائی خسارہ اور نقصان ہے۔ اور موت کب آجائے، سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا، نہ کسی کو یہ معلوم کہ کس زمین میں مرے گا (سورہ لقمان، آیت نمبر ۳۴)۔ اور ہر گروہ کے لئے ایک میعاد معین ہے سو جس وقت ان کی میعادِ معین آجائیگی، اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے (سورہ الاعراف، آیت نمبر ۳۴)۔

لہذا ان حضرات سے التجا ہے کہ کسی دن یا کسی وقت پر اپنے ارادہ کو معلق نہ کریں بلکہ سچے دل سے توبہ کرکے آج سے بلکہ ابھی سے نمازوں کا خاص اہتمام فرمائیں کیونکہ نماز' دینِ اسلام کا عظیم رکن ہے، (ایمان کے بعد) اس کی فرضیت سب سے پہلے ہوئی اور قیامت کے دن سب سے پہلے اسی نماز کا حساب لیا جائیگا۔

یاد رکھیں کہ جو شخص نماز میں کوتاہی کرتا ہے، وہ یقیناً دین کے دوسرے کاموں میں بھی سستی کرنے والا ہوگا۔ اور جس نے وقت پر خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کا اہتمام کرلیا، وہ یقیناً پورے دین کی حفاظت کرنے والا ہوگا جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو حکم جاری فرمایا تھا کہ میرے نزدیک تمہارے امور میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے، جس نے نماز کی پابندی کرکے اسکی حفاظت کی، اس نے پورے دین کی حفاظت کی

اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ دین کے دیگر ارکان کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔

۲) نماز پر دنیاوی ضرورتوں کو ترجیح دینا:

بعض حضرات سے جب نماز کے اہتمام کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ والدین کی خدمت، بچوں کی تربیت اور ان کی دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کوشش کرنا بھی تو ضروری ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ امور بھی ضروری ہیں مگر ان اعمال کے لئے نماز کو ترک کرنا یا نماز کی اہمیت کو کم سمجھنا کونسی عقلمندی ہے؟ حضور اکرم ﷺ اور صحابہؓ کرام نہ صرف فرض نماز کی پابندی فرماتے بلکہ سنن ونوافل کا بھی خاص اہتمام فرماتے اور اپنے گھر والوں کے حقوق کما حقہ ادا کرتے۔ اور انہیں حضرات کی زندگیاں ہمارے لئے نمونہ ہیں۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ہم سے باتیں کرتے تھے اور ہم حضور سے باتیں کرتے تھے لیکن جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ ﷺ ایسے ہوجاتے گویا ہم کو پہچانتے ہی نہیں اور ہمہ تن اللہ کی طرف مشغول ہوجاتے۔ (فضائل نماز)

☆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اللہ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کی فرمانبرداری ....(بخاری ومسلم)

یاد رکھیں کہ نماز میں کوتاہی کرکے گھر والوں کی دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنا دین نہیں بلکہ دین اسلام کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں (سورہ المنافقون آیت ۹)۔ لہذا دنیاوی ضرورتوں کو نماز پر فوقیت نہ دیں بلکہ نمازوں کو ان کے اوقات پر ادا کریں۔

۳) بیماری میں نمازوں میں کوتاہی کرنا:

بعض حضرات بیماری میں نماز کو بالکلیہ ترک کردیتے ہیں حتی کہ نماز پڑھنے والا طبقہ بھی نماز کا اہتمام نہیں کرتا حالانکہ صحت وتندرستی کی طرح بیماری کی حالت میں بھی نماز کو ان کے اوقات میں پڑھنا ضروری ہے، البتہ شریعتِ اسلامیہ نے اتنی اجازت دی ہے کہ شدید بیماری کی وجہ سے مسجد جانا مشکل ہے تو گھر میں ہی نماز ادا کرلیں، کھڑے ہوکر نماز نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر نماز پڑھیں۔ بیٹھ کر بھی نماز پڑھنا مشکل ہے تو لیٹ کر حتی کہ اشارہ سے بھی نماز پڑھ سکتے ہیں تو اس کو ضرور ادا کریں۔

☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بواسیر کا مریض تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکو تو کھڑے ہوکر پڑھو، بیٹھ کر پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو، لیٹ کر پڑھ سکو تو لیٹ کر پڑھو (بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)۔

☆ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سخت بیماری کی حالت میں بھی جماعت سے نماز ادا کرنے کا اہتمام فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم تو اپنا حال یہ دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلّم کھلاّ منافق ہوتا وہ تو جماعت سے رہ جاتا یا کوئی سخت بیمار' ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے سہارے سے گھسٹتا ہوا مسجد جا سکتا تھا وہ بھی صف میں کھڑا کردیا جاتا تھا۔

لہذا صحت ہو یا بیماری، خوشی ہو یا غم، تکلیف ہو یا راحت، سردی ہو یا گرمی سب برداشت کرکے نمازوں کا اہتمام کریں۔

٤) سفر میں نماز ادا نہ کرنا:

سفر میں بھی نماز کا اہتمام کرنا ضروری ہے، مگر شرم یا لاپرواہی کی وجہ سے نماز پڑھنے والے بھی سفر میں نماز کا اہتمام نہیں کرتے حالانکہ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سفر میں حتی کہ دشمنوں سے جنگ کے عین موقع پر بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا فرماتے۔

لہذا سفر میں بھی نماز کی پابندی کریں، پانی مہیا نہیں تو تیمّم کر کے نماز ادا کریں، قبلہ کا رخ معلوم نہیں اور کوئی شخص بتانے والا بھی نہیں تو غور وفکر کے بعد قبلہ کا تعین کر کے اسی طرف نماز پڑھیں، کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی گنجائش نہیں تو بیٹھ کر ہی ادا کریں۔

﴿وضاحت﴾ اگر آپ کا سفر ۴۸ میل سے زیادہ کا ہے تو شہر کی حدود سے باہر جاتے ہی آپ شرعی مسافر ہو جائیں گے، اور ظہر، عصر اور عشاء کے وقت' بجائے چار رکعت کے دو دو رکعت فرض پڑھیں۔ البتہ اگر کسی مقیم امام کے پیچھے نماز با جماعت ادا کریں تو پوری نماز ہی پڑھیں۔ ہاں اگر امام بھی مسافر ہو تو چار رکعت کے بجائے دو ہی رکعت ادا کریں۔ سنتوں اور نفل کا حکم یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہے تو پوری پوری پڑھیں اور اگر جلدی ہو، یا تھکن ہے یا کوئی اور دشواری ہے تو بالکل نہ پڑھیں کوئی گناہ نہیں، البتہ وتر اور فجر کی سنتیں نہ چھوڑیں۔

۵) معمولی عذر کی وجہ سے جماعت کا ترک کرنا:

بعض حضرات یہ سمجھ کر کہ فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا صرف سنتِ مؤکدہ ہے، معمولی عذر کی وجہ سے فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا نہیں کرتے بلکہ دوکان یا گھر میں اکیلے ہی پڑھ لیتے ہیں، حالانکہ علماء کرام نے فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کو جو سنتِ مؤکدہ کہا ہے اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ معمولی معمولی عذر کی وجہ سے فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے میں کوتاہی کی جائے، کیونکہ فرض نماز کی مشروعیت تو جماعت ہی کے ساتھ ادا کرنا ہے، صرف شرعی عذر کی وجہ سے جماعت کی نماز کا ترک کرنا جائز ہے۔ معمولی عذر کی وجہ سے جماعت کی نماز کا ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہے جیسا کہ صفحہ (۴۱) سے صفحہ (۴۷) تک قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا۔



چند ہدایات

۱) والدین حضرات کے لئے:

ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ذات سے نمازوں کا اہتمام کرکے اپنی اولاد کی بھی نمازوں کی نگرانی کرے۔ جس طرح اولاد کی دنیاوی تعلیم اور ان کی دیگر ضرورتوں کو پورا کرنے کی دن رات فکر کی جاتی ہے اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ ان کی آخرت کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ کس طرح جہنم کی آگ سے بچکر ہمیشہ ہمیشہ کی جنت میں داخل ہونے والے بن جائیں۔ ایمان والوں کی اِس ذمہ داری کو قرآن وحدیث میں جگہ جگہ ذکر کیا گیا ہے، بعض آیات اوراحادیث یہاں ذکر کی جارہی ہیں:

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنھیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں (سورہ التحریم آیت ۶)۔

☆ (اے محمد!) اپنے گھر کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جما رہ (سورہ طٰہٰ، آیت ۱۳۲)۔ اس خطاب میں ساری امت نبی اکرم ﷺ کے تابع ہے، یعنی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی نماز کی پابندی کرے اور اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تاکید کرتا رہے۔

☆ (حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا) اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد میں سے بھی (مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنادے) (سورہ ابراہیم، آیت ۴۰) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنی اولاد کے لئے بھی نماز کی پابندی کرنے کی دعا مانگی، جس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کی بھی نماز کی فکر کرنی چاہئے۔

☆ (حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت) اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا۔ (سورہ لقمان، آیت ۱۷)۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے تمہارے ماتحت لوگوں کے سلسلہ میں باز پرس ہوگی.........مرد اپنے اہل وعیال کا ذمہ دار ہے۔اس سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں باز پرس ہوگی.....................۔(بخاری و مسلم)۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم کرو۔ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر انہیں مارو۔ (ابوداؤد)۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھا۔ شام میں حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا کہ لڑکے نے نماز پڑھ لی، تو لوگوں نے کہا ہاں۔ (ابوداؤد)۔ غرض نبی اکرم ﷺ بچوں کی بھی نماز کی نگرانی فرمایا کرتے تھے۔

۲) سرمایہ کاروں کے لئے:

جن حضرات کے ماتحت' لوگ کام کرتے ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ذات سے نماز کا اہتمام کر کے اپنے ملازمین کی بھی نماز کی فکر کریں، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شخص سے اسکے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہوگا۔

سرمایہ کار' نماز کا اہتمام کرنے والے ملازمین کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں اور انھیں نماز پڑھنے کی مکمل سہولت دیں۔اور نماز میں کوتاہی کرنے والوں کو سمجھاتے رہیں تاکہ وہ بھی نمازوں کی پابندی کر کے دونوں جہاں کی کامیابی حاصل کرنے والے بن جائیں۔

۳) کھیلنے والوں کے لئے:

کھیلنا صحت کے لئے مفید ہے جس کی شریعت نے بھی اجازت دی ہے مگر کھیلنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ اذان کے وقت یا اس سے کچھ قبل کھیل بند کردیں تا کہ وضوو غیرہ سے فارغ ہو کر نماز جماعت کے ساتھ ادا کر سکیں۔ (بعض کھیل مطلقاً ناجائز ہیں، علماء سے رجوع کریں)

شریعتِ اسلامیہ نے ایسے کھیل کی بالکل اجازت نہیں دی ہے جو نماز کے ضائع ہونے حتی کہ جماعت کی نماز کے فوت ہونے کا بھی سبب بنے۔ بلکہ ایسا کھیل تو آخرت میں دردناک عذاب کا سبب بنے گا، (اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے معاف نہیں فرمایا)۔

٤) خواتین کے لئے:

بعض خواتین' گھر کے مشاغل کی وجہ سے نماز کو مستحب وقت پر ادا کرنے میں کوتاہی کرتی ہیں۔ حالانکہ اگر تھوڑی سی بھی فکر کرلیں تو نماز کو مستحب وقت پر ادا کرنا آسان ہوگا۔

اللہ کو سب سے زیادہ محبوب عمل نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں صفحہ (۱۹) پر گزرا۔ نیز نماز کو شرعی عذر کے بغیر وقت پر ادا نہ کرنا نماز کو ضائع کرنا ہے جیسا کہ صفحہ (۹۲) پر ذکر کیا گیا۔

لہذا معمولی عذر کی وجہ سے نماز کو ادا کرنے میں تاخیر نہ کریں بلکہ اذان کے بعد فوراً ہی گھر میں نماز پڑھ لیں۔

دوسری کوتاہی' جو خواتین میں عموماً پائی جاتی ہے وہ نمازوں کو اطمینان، سکون اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا نہ کرنا ہے، حالانکہ اصل نماز خشوع وخضوع والی نماز ہے جیسا کہ صفحہ (٦٣) سے صفحہ (٧٣) تک تفصیل سے لکھا گیا۔ لہذا نماز کو وقت پر اطمینان وسکون اور خشوع خضوع کے ساتھ ادا کریں، نیز جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اسکو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کریں۔

۵) تمام مسلمانوں کے لئے:

ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ذات سے نمازوں کا اہتمام کرکے اس بات کی کوشش اور فکر کرے کہ امتِ مسلمہ کا ہر ہر فرد نماز کی پابندی کرنے والا بن جائے۔ نیز خود بھی اللہ کے حکموں کو نبی اکرم ﷺ کے طریقہ پر بجالائے اور دوسروں کو بھی اچھائیوں کا حکم کرتا رہے اوران کو برائیوں سے روکنے کی کوشش کرتا رہے۔

اگر امت مسلمہ کا بڑا طبقہ واقعی نماز کا اہتمام کرنے والا بن جائے تو قرآنِ کریم کا اعلان ہے کہ معاشرے میں برائیاں خود بخود دور ہوجائیں گی۔ ﴿(نماز قائم کیجئے، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے﴾ سورہ العنکبوت، آیت ۴۵۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بار بار بیان کیا ہے جن میں سے چند آیات کا ذکر یہاں کیا جارہا ہے:

☆ سورہ توبہ کی آیت نمبر ۷۱ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے معاون ومددگار ہیں، ان کے چار اوصاف ہیں:

(۱) اچھائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں (۲) نماز قائم کرتے ہیں (۳) زکاۃ ادا کرتے ہیں (۴) اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یعنی جس طرح ہر مؤمن پر اللہ اور اسکے رسول کے اطاعت کرنا، نماز قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا (اگر مال پر زکاۃ فرض ہے) ضروری ہے اسی طرح اچھائیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا ہر ایمان والے کے لئے ضروری ہے، اگرچہ ہر شخص حسبِ استطاعت ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مکلّف ہے۔

☆ سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۱۲ میں اللہ تعالیٰ مؤمنین کی صفات بیان کررہے ہیں کہ وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (یا راہِ حق میں سفر کرنے والے)، رکوع اور سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم کرنے والے اور برے کاموں

سے روکنے والے اوراللہ تعالیٰ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں۔ اور ایسے ہی مؤمنین کو آپ خوشخبری سنادیجئے۔

☆ سورہ العصرمیں اللہ تعالیٰ زمانے کی قسم کھاکرارشادفرماتا ہے کہ تمام انسان خسارے اورنقصان میں ہیں مگر وہ لوگ جواپنے اندر چار صفات پیدا کرلیں (۱) ایمان لائیں (۲) نیک اعمال کریں (۳) محض اپنی انفرادی اصلاح وفلاح پرقناعت نہ کریں بلکہ امت کے تمام افراد کی بھی کامیابی کی فکر کریں (۴) دین پر چلنے اوراس کو دوسروں تک پہنچانے میں جو مشکلات آئیں ان پرصبر کریں۔

☆ تم بہترین امت ہولوگوں کی نفع رسانی کے لئے تم کو پیدا کیا گیاہے، اچھائیوں کا حکم کرتے ہو، برائیوں سے روکتے ہواوراللہ پرایمان لاتے ہو۔(سورہ آل عمران، آیت ۱۱۰)

☆ اللہ تعالیٰ مؤمنین سے خطاب فرماکرارشادفرماتا ہے: نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو۔ (سورہ المائدۃ، آیت نمبر۲)۔

☆ حضورِ اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پرایک لاکھ سے زائد صحابہ کے مجمع کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا: حاضرین' غائبین تک میری بات کو پہنچادیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ حضوراکرم ﷺ کی وصیت پوری امت کو ہے۔ (صحیح بخاری۔ باب الخطبۃ ایام منی) یعنی امت کے ہر ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پیغامِ حق کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری ایک بات بھی اگرکسی کو پہنچے تو اُس کی ذمہ داری ہے کہ وہ دوسروں تک اس بات کو پہنچائے۔ (بخاری ۔ باب ماذکرعن بنی اسرائیل)

اذان، وضو اور مسواک کے فضائل کا مختصر بیان

اذان:

۔ قیامت کے دن' اذان دینے والے سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے یعنی سب سے ممتاز نظر آئیں گے۔ (مسلم ۔ باب فضل الاذان..........)

۔ مؤذن کی آواز جہاں جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ ہر جاندار اور بے جان جو اُس کی آواز کو سنتے ہیں اُس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (مسند احمد) مجمع الزوائد ۔ باب فضل الاذان

۔ مؤذن کی آواز کو جو درخت، مٹی کے ڈھیلے، پتھر، جن اور انس سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن مؤذن کے لئے گواہی دیں گے۔(ابن خزیمہ) منتخب احادیث صفحہ ۱۸۱

۔ جس نے بارہ سال اذان دی اس کیلئے جنت واجب ہوگئی (حاکم)(منتخب احادیث صفحہ۱۸۳).

۔ اذان دینے والوں کو قیامت کی سخت گھبراہٹ کا خوف نہیں ہوگا اور نہ انکو حساب دینا ہوگا، بلکہ وہ مشک کے ٹیلے پر تفریح کریں گے۔(ترمذی، طبرانی) مجمع الزوائد۔باب فضل الاذان

۔ جو شخص اذان سننے کے بعد اذان کے بعد کی دعا پڑھے تو اس کے لئے قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی شفاعت واجب ہوگئی۔ (بخاری ۔ باب الدعاء عند النداء)

وضو:

۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا یعنی سنتوں اور آداب و مستحبات کا اہتمام کیا تو اس کے گناہ جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ (مسلم۔ باب خروج الخطایا........................)

۔ جب مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اس دوران کلی کرتا ہے تو اسکے منہ کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب چہرا دھوتا ہے تو چہرے کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کی جڑوں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ .... (نسائی۔باب مسح الاذنین مع الراس)

۔ میری اُمت قیامت کے دن اس حال میں بلائی جائے گی کہ ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرے وضو میں دھلنے کی وجہ سے روشن اور چمکدار ہوں گے.....۔ (بخاری ۔ باب فضل الوضو ......)

۔ مؤمن کا زیور قیامت کے دن وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے یعنی اعضاء کے جن حصوں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک زیور پہنایا جائیگا۔ (مسلم۔باب تبلغ الحلیہ ....)

۔ جو شخص مستحبات اور آداب کا اہتمام کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر یہ پڑھے ﴿اَشْھَدُ اَن لا اِلٰہَ الا اللّٰہُ وَحْدَہ لا شَرِیكَ لَه وَاَشْھَدُ اَنّ مُحَمّداً عَبْدُہ وَرَسُولُہ، اللّٰھُمّ اجْعَلْنِی مِنَ التّوّابِیْنَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ﴾ تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔(مسلم۔ الذکرالمستحب عقب الوضو)

۔ جو شخص وضو ہونے کے باوجود دوبارہ وضو کرتا ہے تو اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (ابوداؤد۔ باب الرجل یجدد الوضو) (وضاحت: علماء نے لکھا ہے کہ وضو کے باوجود نیا وضو کرنے کی شرط یہ ہے کہ پہلے وضو سے کوئی عبادت کرلی ہو)۔

مسواک:

۔ مسواک کرنا تمام انبیاء کی سنت ہے۔ (ترمذی ۔ باب ماجاء فی فضل التزویج...)

۔ مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔(نسائی۔الترغیب فی السواک)

۔ مسواک کرکے دو رکعت نماز پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔ (رواہ البزاز، مجمع الزوائد۔ باب ماجاء فی السواک)

۔ جب بھی جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لاتے، نبی اکرم ﷺ کو مسواک کرنے کی تاکید فرماتے.............۔ (مسند احمد) (منتخب احادیث صفحہ ۲۸۳)

۔ دن یا رات میں جب بھی نبی اکرم ﷺ سوکر اُٹھتے تو وضو سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔ (ابوداؤد ۔ باب السواک لمن قام باللیل)

۔ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو اچھی طرح صاف کرتے۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔ (مسلم ۔ باب السواک)

تکملہ

طہارت کا بیان

وضو کے فرائض: (وضو میں چار فرض ہیں، جن میں سے اگر ایک بھی چھوٹ جائے تو وضو نہیں ہوگا)۔

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک، اور دونوں کان کی لو تک چہرا دھونا۔

(۲) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں: (سنت چھوڑنے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر ثواب کم ملتا ہے)۔

(۱) نیت کرنا۔ (۲) شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا۔ (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۴) تین بار کلی کرنا۔ (۵) مسواک کرنا۔ (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔ (۷) تین بار چہرا دھونا۔ (۸) تین بار کہنیوں سمیت دونوں بانہیں دھونا۔ (۹) سارے سر کا اور کانوں کا مسح کرنا۔ (۱۰) ڈاڑھی اور انگلیاں کا خلال کرنا۔ (۱۱) لگاتار اس طرح دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا عضو دھل جائے۔(۱۲) ترتیب وار دھونا کہ پہلے چہرہ دھوئیں، پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں۔

وضو کے مستحبات: (یعنی جن چیزوں کا کرنا' آپ کے لئے باعثِ ثواب ہے)۔

(۱) قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا۔ (۲) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔ (۳) داہنی طرف سے شروع کرنا۔ (۴) دوسرے سے حتی الامکان مدد نہ لینا۔ (۵) بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

مکروہاتِ وضو: (یعنی جن امور سے آپ کو حتی الامکان بچنا چاہئے)۔

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔ (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۳) پانی زیادہ بہانا۔ (۴) وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا۔ (۵) خلافِ سنت وضو کرنا۔ (۶) زور سے چھپکے مارنا۔

نواقصِ وضو: (یعنی جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

(۱) پاخانہ یا پیشاب کرنا۔ (۲) ہوا خارج ہونا۔ (۳) بدن کے کسی حصہ سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جانا۔ (۴) منہ بھر کے قے ہونا۔ (۵) ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سو جانا۔ (۶) نشہ میں مست یا بے ہوش ہو جانا۔(۷) رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

غسل کے فرائض: (غسل میں تین فرض ہیں، جن میں سے اگر ایک بھی چھوٹ جائے تو غسل نہیں ہوتا)۔

(۱) خوب حلق تک، پانی سے منہ بھر کر کلّی کرنا۔

(۲) ناک میں سانس کے ساتھ پانی چڑھانا جہاں تک نرم جگہ ہے۔

(۳) تمام بدن پر ایک بار پانی بہانا کہ بال برابر بھی جگہ سوکھی نہ رہ جائے۔

غسل کی سنتیں: (سنت چھوڑنے سے غسل تو ہو جاتا ہے مگر ثواب کم ملتا ہے)۔

(۱) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۲) ظاہری ناپا کی دور کرنا اور استنجا کرنا۔ (۳) غسل کی نیت کرنا۔ (۴) وضو کرنا۔ (۵) بدن کو ملنا۔ (۶) سرے بدن پر تین بار پانی بہانا۔

غسل کے مکروہات: (یعنی جن امور سے آپ کو حتی الامکان بچنا چاہئے)۔

(۱) پانی بہت زیادہ استعمال کرنا۔ (۲) اتنا کم پانی لینا کہ اچھی طرح غسل نہ کرسکیں۔

(۳) ننگا ہونے کی حالت میں غسل کرتے وقت کسی سے بات چیت کرنا۔ (۴) قبلہ رو ہو کر غسل کرنا۔

تیمّم کے فرائض: تیمّم میں تین فرض ہیں۔

(۱) نیت کرنا۔

(۲) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر پورے چہرے پر پھیرنا۔

(۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کو ملنا۔

تیمّم کا طریقہ:

بیماری اور پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو کی جگہ تیمّم کر لینے کا حکم ہے۔ جسکا طریقہ یہ ہے کہ اوّل ناپا کی دور کرنے کی نیت کریں۔ پھر پاک مٹی یا ایسی چیز پر جو مٹی کے حکم میں ہو، دونوں ہاتھ مار کر ایک بار اپنے چہرے پر پھیر لیں، پھر دوسری مرتبہ پاک مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت ملیں۔

پانچوں نمازوں کے اوقات:

نمازِ فجر:	صبح صادق سے، سورج کے طلوع ہونے تک۔
نمازِ ظہر:	زوالِ آفتاب سے، نمازِ عصر کا وقت شروع ہونے تک۔
نمازِ عصر:	جب ہر چیز کا سایہ، اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اور غروبِ آفتاب تک رہتا ہے۔
نمازِ مغرب:	غروبِ آفتاب سے، تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک۔
نمازِ عشاء:	سورج چھپنے کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد سے، صبح صادق تک (آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز کے لئے مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے)۔

پانچوں نمازوں کی رکعتیں:

نمازِ فجر کی چار رکعتیں: پہلے دو سنتیں، پھر دو فرض۔

نمازِ ظہر کی بارہ رکعتیں: پہلے چار سنتیں، پھر چار فرض، پھر دو سنتیں، پھر دو نفل۔

نمازِ عصر کی آٹھ رکعتیں: پہلے چار سنتیں غیر مؤکدہ، پھر چار فرض۔

نمازِ مغرب کی سات رکعتیں: پہلے تین فرض، پھر دو سنتیں، پھر دو نفل۔

نمازِ عشاء کی سترہ رکعتیں: پہلے چار سنتیں غیر مؤکدہ، پھر چار فرض، پھر دو سنتیں، پھر دو نفل، پھر تین وتر، اور دو نفل۔

دن رات میں کل ۱۷ رکعتیں فرض، ۳ وتر، ۱۲ رکعتیں سنن مؤکدہ، ۸ رکعتیں سنن غیر مؤکدہ ہیں

مسئلہ: جمعہ کے دن ظہر کے وقت ظہر کی نماز کے بجائے نمازِ جمعہ (دو فرض امام کے ساتھ) ادا کی جائیگی۔ نمازِ جمعہ' عورتوں پر فرض نہیں ہے لہذا وہ اس کی جگہ نمازِ ظہر ادا کریں۔
اگر کسی شخص نے جمعہ کی نماز' امام کے ساتھ نہیں پڑھی تو اس کی جگہ نمازِ ظہر (چار رکعت) ادا کرے، ہاں اگر مسافر ہو تو دو رکعت ظہر کی ادا کرے۔
نماز جمعہ کی ۱۴ رکعتیں اس طرح ہیں: پہلے ۴ سنتیں، پھر ۲ فرض، پھر ۴ سنتیں، پھر ۲ سنتیں، پھر ۲ نفل۔

مسئلہ: نفل اور غیر مؤکدہ سنتوں کا حکم یہ ہے کہ پڑھنے پر بہت ثواب ملے گا، اور نہ پڑھنے پر کوئی گناہ نہیں، البتہ سننِ مؤکدہ کو عذر کے بغیر نہیں چھوڑنا چاہیئے کیونکہ احادیث میں ان کی خاص تاکید اور اہمیت وارد ہوئی ہے۔

نماز کے شرائط وفرائض اور واجبات

شرائطِ نماز:

(۱) بدن کا پاک ہونا۔
(۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔
(۳) ستر کا چھپانا۔ (مردوں کو ناف سے گھٹنوں تک، اور عورتوں کو چہرہ، ہاتھوں اور قدموں کے علاوہ تمام بدن کا ڈھانکنا فرض ہے)
(۴) نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا۔
(۵) نماز کا وقت ہونا۔
(۶) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

(۷) نماز کی نیت کرنا۔

فرائض وارکانِ نماز:

(۸) تکبیر تحریمہ۔

(۹) قیام یعنی کھڑا ہوا۔

(۱۰) قراءت یعنی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔

(۱۱) رکوع کرنا۔

(۱۲) سجدہ کرنا۔

(۱۳) قعدہ اخیرہ کرنا۔

(۱۴) اپنے ارادہ سے نماز ختم کرنا۔

اگران شرائط اور فرائض میں سے کوئی ایک چیز بھی جان کر یا بھول کر رہ جائے تو نماز ادا نہیں ہوگی۔

واجباتِ نماز:

(۱) الحمد پڑھنا۔

(۲) الحمد کے ساتھ کوئی سورت ملانا۔

(۳) فرضوں کی پہلی دو رکعت میں قراءت کرنا۔

(۴) الحمد کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

(۵) رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہونا۔

(۶) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

(۷) پہلا قعدہ کرنا۔

(۸) التحیات پڑھنا۔

(۹) لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔

(۱۰) ظہر اور عصر میں قراءت آہستہ پڑھنا۔

(۱۱) امام کے لئے مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں، اور فجر و جمعہ و عیدین اور تراویح کی سب رکعتوں میں قراءت بلند آواز سے پڑھنا۔

(۱۲) دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا۔

(۱۳) عیدیں میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔

ان مذکورہ واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہوتا ہے۔

نماز کی سنتیں

یہ امور نماز میں سنت ہیں، جن کے ترک کرنے پر نماز تو ادا ہو جائیگی مگر ثواب میں کمی ہوگی۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا اور عورتوں کو سینے تک اٹھانا۔

(۲) مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنا۔

(۳) ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰھُمّ آخر تک پڑھنا۔

(۴) اَعُوذُ بِاللّٰہِ (پوری) پڑھنا۔

(۵) بِسْمِ اللّٰہِ (پوری) پڑھنا۔

(۶) ایک رکن سے دوسرے رکن کو منتقل ہونے کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

(۷) رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کم از کم تین مرتبہ کہنا۔

(۸) رکوع سے اٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہنا۔

(۹) سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعْلیٰ کہنا۔

(۱۰) دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات کے لئے مردوں کو بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور سیدھا پاؤں کھڑا کرنا، اور عورتوں کو دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر کولھوں پر بیٹھنا۔

(۱۱) درود شریف پڑھنا۔

(۱۲) درود کے بعد دعا پڑھنا۔

(۱۳) سلام کے وقت دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا۔

(۱۴) سلام میں فرشتوں، مقتدیوں اور نیک جنات جو حاضر ہیں ان کی نیت کرنا۔

نماز کے مستحبات:

(۱) اگر چادر اوڑھے ہو تو کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے لئے مردوں کو چادر سے ہاتھ نکالنا۔

(۲) جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو روکنا۔

(۳) جمائی آئے تو منہ بند کر لینا۔

(۴) کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کی جگہ اور رکوع میں قدموں پر اور سجدہ میں ناک پر اور قعدہ میں گود میں اور سلام کے وقت کاندھوں پر نظر رکھنا۔

مکروہات نماز:

یہ چیزیں نماز میں مکروہ ہیں۔

(۱) کپڑا اسمیٹنا۔
(۲) جسم یا کپڑے سے کھیلنا۔
(۳) انگلیاں چٹخانا۔
(۴) دائیں یا بائیں طرف گردن موڑنا۔
(۵) انگڑائی لینا۔
(٦) مرد کو سجدہ میں کہنیوں سمیت کلائیاں زمین پر بچھانا۔
(۷) سجدے میں (مردوں کے لئے) پیٹ کو رانوں سے ملانا۔
(۸) بغیر عذر کے چاروں زانو (پالتی مار کر) بیٹھنا۔
(۹) امام کا محراب کے اندر کھڑے ہو کر نماز پڑھانا۔
(۱۰) صف سے علیحدہ تنہا کھڑا ہونا۔
(۱۱) سامنے یا سر پر تصویر ہونا۔
(۱۲) تصویر والے کپڑوں میں نماز پڑھنا۔
(۱۳) کندھوں پر چادر یا کوئی کپڑا لٹکانا۔
(۱۴) پیشاب یا پاخانہ یا زیادہ بھوک کا تقاضی ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔
(۱۵) سر کھول کر نماز پڑھنا (یہ کراہت مردوں کے لئے ہے)۔
(۱٦) آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر باوضو قبلہ کی طرف منہ کرکے اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اس کے قریب فاصلہ رہے، اور نماز کی نیت کرکے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لیں۔ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے، اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھیں۔

نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھیں۔ ادب سے کھڑے رہیں۔ صرف اللہ تعالی کی طرف دھیان رکھیں۔

ہاتھ باندھ کر ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھیں۔ پھر تعوذ یعنی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم اور پھر تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ کر الحمد شریف پڑھیں۔ الحمد شریف ختم کرکے آہستہ سے آمین کہیں۔ پھر کوئی سورت یا چند آیات پڑھیں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کے لئے جھکیں، رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیں۔ رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْم تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھیں، پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوجائیں، اس کے بعد تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد پڑھیں، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھیں، پھر دونوں ہاتھ رکھیں پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک، پھر پیشانی زمین پر رکھیں، پھر سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھیں۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھیں اور بیٹھ جائیں۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے دوسرے سجدہ میں جائیں اور اسی طرح سجدہ کریں جیسا ابھی بتایا، دونوں سجدوں تک ایک رکعت پوری ہوگئی۔

اب تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوجائیں، صرف بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھیں، اس کے بعد کوئی سورت یا چند آیات پڑھیں۔ پھر رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کرکے بیٹھ جائیں، اور پہلے تشہد یعنی التحیات پھر درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں، پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہوگئی۔

اگر تین یا چار رکعت والی نماز پڑھنی ہو تو دو رکعت پر بیٹھ کر صرف التحیات پڑھیں۔ اس کے بعد فوراً تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہتے ہوئے کھڑے ہوجائیں۔ بسم اللہ اور الحمد شریف پڑھ کر رکوع وسجدے کریں۔ اگر تین رکعت پڑھنا ہو تو بیٹھ کر التحیات' درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

اور اگر چار رکعت پڑھنا ہو تو تیسری رکعت پڑھ کر نہ بیٹھیں بلکہ تیسری رکعت کے دونوں سجدے کر کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور چوتھی رکعت یعنی بسم اللہ اور الحمد شریف پڑھ کر' رکوع اور سجدے کر کے بیٹھ جائیں اور التحیات پھر درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

مسئلہ: نفل نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی الحمد شریف کے بعد کوئی سورت یا چند آیات پڑھیں کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورت یا چند آیات پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا کے علاوہ کچھ نہ پڑھیں۔ تعوذ، تسمیہ، الحمد شریف اور سورت صرف امام پڑھے گا۔ اسی طرح دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی امام کے پیچھے خاموش کھڑے رہیں، ہاں رکوع سجدہ کی تسبیح اور التحیات و درود شریف اور اس کے بعد والی دعا امام کے پیچھے بھی پڑھیں۔

مسئلہ: رکوع اس طرح کرنا چاہئے کہ کمر اور سر برابر رہیں یعنی سر نہ کمر سے اونچا رہے نہ نیچا ہو جائے اور دنوں ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں کی انگلیاں سے پکڑ لیا جائے۔

مسئلہ: سجدہ اس طرح کرنا چاہئے کہ ہاتھوں کے پنجے زمین پر اس طرح رہیں کہ انگلیاں پھیلی ہوئی اور آپس میں ملی رہیں اور سب کا رخ قبلہ کی طرف ہو۔ اور کلائیاں زمین سے اونچی رہیں۔ پیٹ رانوں سے اور دونوں کہنیاں پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور دونوں پاؤں کی انگلیاں اس طرح مڑی رہیں کہ ان کے سر قبلہ رخ ہو جائیں۔ عورتوں کے لئے پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو بغل سے ملا کر رکھنا چاہئے۔

مسئلہ: رکوع سے اٹھتے وقت امام صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہے اور جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو وہ صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہے، اور جو تنہا پڑھے وہ ان دونوں کو کہے۔

مسئلہ: دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات و درود شریف پڑھتے وقت' مردوں کے لئے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔ دونوں گھٹنے قبلہ کی طرف رہیں۔ داہنے پاؤں کی انگلیاں اچھی طرح موڑ دیں کہ قبلہ رخ ہو جائیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں سیدھی رہیں۔ اور عورتوں کو دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بیٹھنا چاہئے۔

مصادر و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مطبع
۱	القرآن الکریم		
۲	ترجمہ شیخ الہند	مولانا محمود الحسن صاحب	مجمع ملک فہد، مدینہ منورہ
۳	تفسیر عثمانی	مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب	مجمع ملک فہد، مدینہ منورہ
۴	تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن کثیرؒ	المکتبہ العصریہ، بیروت
۵	تفسیر بغوی	الحسین بن مسعود الفراء	داراحیاء التراث العربی، بیروت
۶	صحیح البخاری	محمد بن اسماعیل البخاریؒ	دار ابن کثیر، بیروت
۷	صحیح مسلم	مسلم بن حجاج النیسابوریؒ	داراحیاء التراث العربی، بیروت
۸	مؤطا امام مالک	امام مالک بن انسؒ	داراحیاء التراث العربی، مصر
۹	سنن ترمذی	محمد بن عیسیٰ ابو عیسیٰ ترمذیؒ	داراحیاء التراث العربی، بیروت
۱۰	سنن ابوداؤد	سلیمان بن الاشعث ابوداؤد سجستانیؒ	دار الفکر، بیروت
۱۱	سنن ابن ماجہ	ابوعبداللہ محمد ابن ماجہؒ	دار الفکر، بیروت
۱۲	سنن نسائی	احمد بن شعیب ابوعبدالرحمٰن نسائیؒ	مکتب مطبوعات اسلامیہ، سوریا
۱۳	مسند احمد	امام احمد بن حنبلؒ	مؤسسۃ قرطبہ، مصر
۱۴	سنن دارقطنی	علی بن عمر ابوالحسن دارقطنیؒ	دارالمعرفہ، بیروت
۱۵	صحیح ابن حبان	محمد بن حبان بن احمد التمیمیؒ	مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت
۱۶	مجمع الزوائد	علی بن ابی بکر الہیثمیؒ	دارالکتاب العربی، بیروت
۱۷	الترغیب والترھیب	عبدالعظیم عبدالقوی المنذریؒ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۱۸	ریاض الصالحین	ابوزکریا یحییٰ بن شرف النوویؒ	مکتبۃ العلم، دہلی
۱۹	فضائل اعمال	شیخ محمد زکریا کاندھلویؒ	مکتب فیض عام، دہلی
۲۰	منتخب احادیث	شیخ محمد یوسف کاندھلویؒ	مکتب فیض عام، دہلی
۲۱	کتاب الصلاۃ	مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	

۲۲	کتاب الصلاۃ واحکام تارکہا	علامہ ابن قیمؒ	المطبعۃ السلفیۃ، القاہرہ
۲۳	نماز پیمبر ﷺ	شیخ محمد الیاسؒ	المکتبہ المدنیہ، دیوبند
۲۴	نماز کی حقیقت	مولانا محمد منظور نعمانیؒ	الفرقان بکڈپو، لکھنو
۲۵	نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا	مولانا نذیر الحق میرٹھی	سلمان پبلیکیشنز، دہلی
۲۶	نماز (اہمیت اور بنیادی احکام)	پروفیسر نعمت ظہیر	دین ودانش پبلیکشنز، علی گڑھ
۲۷	الصلاۃ فی القرآن الکریم	د. فہد بن عبد الرحمٰن الرومی	مطابع الفرزدق، الریاض
۲۸	الصلاۃ	شیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی	دارالقبلہ للثقافۃ الاسلامیہ، جدہ
۲۹	حکم تارک الصلاۃ	شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ	دارالوطن للنشر، الریاض
۳۰	کیف تخشعین فی الصلاۃ	د. رقیہ بنت محمد المحارب	دارالقاسم، الریاض
۳۱	الابانۃ عن اسباب الاعنانہ علی صلاۃ الفجر وقیام اللیل	د. رقیہ بنت محمد المحارب	دارالقاسم، الریاض
۳۲	مختصر قیام اللیل	شیخ محمد بن نصر المروزیؒ	دارالوطن للنشر، الریاض
۳۳	لماذا اصلّی	شیخ عبدالرءوف الحناوی	دارالوطن للنشر، الریاض
۳۴	رسالۃ عاجلۃ الی جار المسجد	شیخ محمد بن عبدالعزیز المسند	دارالوطن للنشر، الریاض
۳۵	یا من فقدناہ فی المسجد	شیخ محمد بن سرّار بن علی الیامی	دارالوطن للنشر، الریاض
۳۶	اَرحنا بالصلاۃ	شیخ عبدالقیوم السحیبانی	دارالقاسم، الریاض
۳۷	احادیث وعظات فی فضل التبکیر الی الصلوات	شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الجبرین	دارابن خزیمہ، الریاض
۳۸	عظیم الاجر فی المحافظۃ علی صلاۃ الفجر	شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین	دارالوطن للنشر، الریاض
۳۹	ارجع فصل فانک لم تصلی	شیخ عبدالملک القاسم	دارالقاسم، الریاض
۴۰	الصلاۃ الصلاۃ	شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ	دارالوطن للنشر، الریاض
۴۱	یا اہلاہ صلوا صلوا	شیخ عبدالقیوم السحیبانی	دارالقاسم، الریاض
۴۲	ابناؤنا والصلاۃ	شیخ عبدالملک القاسم	دارالقاسم، الریاض

مصنف کا تعارف

مولانا ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی کا تعلق سنبھل (یوپی) کے علمی گھرانے سے ہے، ان کے دادا مشہور ومعروف محدث، مقرر اور مجاہد آزادی مولانا محمد اسماعیل سنبھلیؒ تھے، جنہوں نے مختلف اداروں میں تقریباً ۱۷ سال بخاری شریف کا درس دیا جبکہ ان کے نانا مفتی مشرف حسین سنبھلیؒ تھے جنہوں نے مختلف اداروں میں افتاء کی ذمہ داری نبھانے کے ساتھ ساتھ بخاری واحادیث کی دیگر کتابیں بھی پڑھائیں۔

ابتدائی تعلیم سنبھل میں ہی حاصل کی چنانچہ مڈل اسکول پاس کرنے کے بعد عربی تعلیم کا آغاز کیا۔ دریں اثناء ۱۹۸۶ میں یوپی بورڈ سے ہائی اسکول بھی پاس کیا۔ ۱۹۸۹ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ دارالعلوم دیوبند کے قیام کے دوران یوپی بورڈ سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۹۴ میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ (نیو دہلی) سے BA (Arabic) کے امتحان میں امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کی۔ نیز دہلی کے قیام کے دوران جامعہ ملیہ اسلامیہ سے ترجمہ کے دو کورس کئے، بعدہ دہلی یونیورسٹی سے MA(Arabic) کیا۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ (نیو دہلی) کے شعبہ عربی کی جانب سے مولانا ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی کو "الجوانب الادبية والبلاغية والجمالية فی الحديث النبوی" یعنی حدیث کے ادبی وبلاغی وجمالی پہلو پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری دسمبر ۲۰۱۴ء میں تفویض کی گئی۔ ڈاکٹر نجیب قاسمی نے پروفیسر ڈاکٹر شفیق احمد خان ندوی سابق صدر شعبہ عربی اور پروفیسر رفیع العماد فینان کی سرپرستی میں عربی زبان میں ۴۸۰ صفحات پر مشتمل اپنا تحقیقی مقالہ پیش کیا۔

۱۹۹۹ سے ریاض میں برسرروزگار ہیں۔ سعودی عرب میں حصول روزگار کے ساتھ ساتھ متعدد کتابیں ﴿حج مبرور، مختصر حج مبرور، حی علی الصلاۃ، عمرہ کا طریقہ، تحفۂ رمضان، معلومات قرآن اور اصلاحی مضامین﴾ تحریر کیں جن کے مختلف ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں۔ متعدد سالوں سے ریاض شہر میں حج تربیتی کیمپ بھی منعقد کررہے ہیں۔ وقتاً فوقتاً مختلف موضوعات پر مضامین اردو اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

مولانا ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی کی ویب سائٹ (www.najeebqasmi.com) کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔



ناشر: فریڈم فائٹر مولانا اسماعیل سنبھلی ویلفئیر سوسائٹی، سنبھل